سورۂ نبا مکیہ ہے، اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ

یہ ف۲ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کررہے ہیں ف۳ بڑی خبر کی ف۴ جس میں وہ

مُخْتَلِفُوْنَ ؕ﴿۳﴾ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ

کئی راہ ہیں ف۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۶ کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۪ۙ﴿۷﴾ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ﴿۸﴾ وَّ جَعَلْنَا

زمین کو بچھونا نہ کیا ف۷ اور پہاڑوں کو میخیں ف۸ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۹ اور تمہاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪﴿۱۱﴾

نیند کو آرام کیا ف۱۰ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۱ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا ف۱۲

وَّ بَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنْزَلْنَا

اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں (تعمیر کیں) ف۱۳ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ف۱۴ اور بھری

ف۱ سورۂ نبأ: اس کو سورۂ تساؤل اور سورۂ "عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ" بھی کہتے ہیں، یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو تہتر کلمے نو سو ستر حرف ہیں۔ ف۲ کفارِ قریش ف۳ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو ان میں باہم گفتگوئیں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں؟ اس آیت میں ان کی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیمِ شان کے لیے اِستفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کررہے ہیں، اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے ف۴ "بڑی خبر" سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ۔ ف۵ کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی تو سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ، اسی طرح سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن۔ ف۶ اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو۔ اس کے بعد اللّٰہ تعالٰی نے اپنے عجائبِ قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللّٰہ تعالٰی کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللّٰہ تعالٰی عالم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور بعدِ فنا پھر حساب و جزا کے لیے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ف۷ کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرارگاہ ہو۔ ف۸ جن سے زمین ثابت و قائم رہے ف۹ مرد و عورت ف۱۰ تمہارے جسموں کے لیے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔ ف۱۱ جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے ف۱۲ کہ تم اس میں اللّٰہ تعالٰی کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو۔ ف۱۳ جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کُھنگی (پرانا پن) و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی، مُراد اِن چنائیوں سے سات آسمان ہیں۔ ف۱۴ یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی۔

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ

بدلیوں سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ اور گھنے

اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ﴿۱۷﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

باغ ۱۵ف بے شک فیصلے کا دن ۱۶ف ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ۱۷ف

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُیِّرَتِ

تو تم چلے آؤ گے ۱۸ف فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہوجائے گا ۱۹ف اور پہاڑ چلائے جائیں

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِیْنَ

گے کہ ہوجائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا بے شک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا

مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾

ٹھکانا اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے ۲۰ف اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو

اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ

مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ ۲۱ف بے شک انہیں حساب کا خوف

حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾

نہ تھا ۲۲ف اور ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ۲۳ف ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ۲۴ف

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآىٕقَ

اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ۲۵ف باغ ہیں ۲۶ف

ع ۱

وَّ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا

اور انگور اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ۲۷ف جس میں نہ کوئی

ف۱۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کردیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب! نیز اِن اَشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عَبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام اَفعال وعَبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل، اس برہانِ قوی سے ثابت ہوگیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں۔ ف۱۶ ثواب و عذاب کے لیے ف۱۷ مراد اِس سے نفخۂ اَخیرہ ہے۔ ف۱۸ اپنی قبروں سے حساب کے لیے مَوقِف کی طرف۔ ف۱۹ اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے۔ ف۲۰ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔ ف۲۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا۔ ف۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے۔ ف۲۳ لوحِ محفوظ میں۔ ف۲۴ ان کے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں ہم ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں وقتِ عذاب ان سے کہا جائے گا ف۲۵ جنت میں جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی۔ ف۲۶ جن میں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت ف۲۷ شرابِ نفیس کا۔

لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ۚ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ

بیہودہ بات سنیں اور نہ جھٹلانا وا۲۸ صلہ تمہارے رب کی طرف سے و۲۹ نہایت کافی عطا وہ جو رب ہے آسمانوں کا

وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ﴿۳۷﴾ یَوْمَ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے و۳۰ جس دن

یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۗؕ لَا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ

جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا و۳۱ مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا و۳۲ اور

قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

اس نے ٹھیک بات کہی و۳۳ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے و۳۴

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚ۵ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَ

ہم تمہیں و۳۵ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا و۳۶ جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا و۳۷ اور

یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ع﴿۴۰﴾

کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا و۳۸

ع ۲ / ۲

ایاتها ۴۶	۷۹ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ۸۱	رکوعاتها ۲

سورۂ نزعٰت مکیہ ہے، اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

و۲۸ یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔ و۲۹ تمہارے اعمال کا و۳۰ بسبب اس کے خوف کے۔ و۳۱ اس کے رُعب وجلال سے و۳۲ کلام یا شفاعت کا و۳۳ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' مراد ہے۔ و۳۴ عملِ صالح کرکے تاکہ عذاب سے محفوظ رہے۔ و۳۵ اے کافرو! و۳۶ مراد اس سے عذابِ آخرت ہے۔ و۳۷ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روزِ قیامت دیکھے گا۔ و۳۸ تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اسے بدلہ دلایا جائے گا، اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے۔ یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مومنین پر اللہ تعالٰی کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر و سرکش نہ ہوتا۔ ایک قول مفسّرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر اِفتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم اور ان کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدتِ عذاب میں مبتلا پائے گا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔ و۱ ''سورۃ النّٰزِعَاتِ'' مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ستانوے کلمے سات سو ترپن حرف ہیں۔

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾

قسم ان کی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں (چلیں) ف۵

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی ف۸

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾

اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھاسکیں گے ف۱۰

وقف لازم

یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا جب گلی ہڈیاں ہوجائیں گے ف۱۳

وقف لازم

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ

بولے یوں تو یہ پلٹنا نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶ جبھی وہ کھلے میدان

وقف لازم

بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ

میں آپڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل

وقف لازم

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ۖ فَقُلْ هَلْ لَّكَ

طویٰ میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اُٹھایا ف۲۰ اس سے کہہ کیا تجھے رغبت

اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾ وَ اَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ

اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی

ف۲ یعنی ان فرشتوں کی ف۳ کافروں کی ف۴ یعنی مومنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں۔ ف۵ جسم کے اندر یا آسمان و زمین کے درمیان مومنین کی روحیں لے کر۔ کَمَارُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رضِیَ اللّٰه تعالٰی عنه۔ ف۶ اپنی خدمت پر جس کے مامور ہیں۔ (روح البیان) ف۷ یعنی اُمورِ دُنیویہ کے انتظام جو اُن سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں۔ یہ قسم اس پر ہے ف۸ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اُولیٰ سے اِضطراب میں آجائے گی اور تمام خَلق مرجائے گی۔ ف۹ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باِذنِ الٰہی زندہ کردی جائے گی، ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ ف۱۰ اس دن کی ہَول اور دہشت سے، یہ حال کفار کا ہوگا۔ ف۱۱ جو مرنے کے بعد اُٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو ف۱۲ یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کئے جائیں گے۔ ف۱۳ ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کئے جائیں گے ف۱۴ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے، یہ مقُولہ ان کا بطریقِ اِستہزاء تھا اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللّٰه تعالٰی کے لیے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادرِ برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ ف۱۵ نفخۂ اَخیرہ۔ ف۱۶ جس سے سب جمع کرلیے جائیں گے اور جب نفخۂ اَخیرہ ہوگا ف۱۷ زندہ ہوکر۔ ف۱۸ یہ خطاب ہے سیدِ عالم صلی اللّٰه علیه وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللّٰه تعالٰی نے آپ کی تسکین کے لیے حضرت موسیٰ علیه السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں، مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں، آپ اس سے غمگین نہ ہوں۔

الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾

دکھائی ف۲۴ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۵ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۶ اپنی کوشش میں لگا ف۲۷ تو لوگوں کو جمع کیا ف۲۸ پھر پکارا

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۹ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ف۳۰

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ

بے شک اس میں سیکھ (سبق) ملتا ہے اُسے جو ڈرے ف۳۱ کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا ف۳۲ مشکل یا آسمان کا

بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ

اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور

الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ

اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶ اس میں سے ف۳۷ اس کا پانی اور چارہ نکالا ف۳۸ اور

الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت

الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ یَوْمَ یَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ

سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی

یَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ

جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے سرکشی کی ف۴۳ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بے شک جہنم ہی اس کا

الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے روکا ف۴۶

ف۱۹ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے۔ ف۲۰ اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ف۲۱ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے ف۲۲ یعنی اس کی ذات وصفات کی معرفت کی طرف ف۲۳ اس کے عذاب سے ف۲۴ ید بیضا اور عصا ف۲۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ف۲۶ یعنی ایمان سے اِعراض کیا۔ ف۲۷ فساد انگیزی کی ف۲۸ یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو ف۲۹ یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں۔ ف۳۰ دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا۔ ف۳۱ اللہ عزوجل سے۔ اس کے بعد منکرِین بَعث کو عِتاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۲ تمہارے مرنے کے بعد ف۳۳ بغیر ستون کے ف۳۴ ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں ف۳۵ نورِ آفتاب کو ظاہر فرما کر ف۳۶ جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی۔ ف۳۷ چشمے جاری فرما کر ف۳۸ جسے جاندار کھاتے ہیں۔ ف۳۹ روئے زمین پر تاکہ اس کو سکون ہو ف۴۰ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس میں مُردے اٹھائے جائیں گے۔ ف۴۱ دنیا میں نیک یا بد ف۴۲ اور تمام خَلق اس کو دیکھے۔ ف۴۳ حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا۔ ف۴۴ آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا۔ ف۴۵ اور اس نے جانا کہ اسے روزِ قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لیے حاضر ہونا ہے۔ ف۴۶ حرام چیزوں کی۔

تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے ف۴۷ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَاؕ ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَاؕ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ

تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق ف۴۸ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو

مَنْ یَّخْشٰىهَاؕ ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا۠ ﴿۴۶﴾

جو اس سے ڈرے گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے ف۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

اٰیاتُها ۴۲ | ۸۰ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّیَّةٌ ۲۴ | رکوعها ۱

سورۂ عبس مکیہ ہے، اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤىۙ ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ ﴿۲﴾ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤىۙ ﴿۳﴾

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ف۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ف۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو ف۴

اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰىؕ ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰىۙ ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ ﴿۶﴾

یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے ف۵ تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو ف۶

وَ مَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰىؕ ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰىۙ ﴿۸﴾ وَ هُوَ یَخْشٰىۙ ﴿۹﴾

اور تمہارا کچھ زِیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو ف۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا (ناز سے دوڑتا ہوا) آیا ف۸ اور وہ ڈر رہا ہے ف۹

ف۴۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ کے کافر ف۴۸ اور اس کا وقت بتانے سے کیا غرض ف۴۹ یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہَول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ ف۱ ''سورۂ عَبَس'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سوتیں کلمے پانچ سو تینتیس حرف ہیں۔ ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ف۳ یعنی عبداللہ بن اُمِّ مکتوم۔ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبدالمُطّلِب اور اُبَی بن خَلف اور اُمَیَّہ بن خَلف اَشرافِ قریش کو اسلام کی دعوت فرمارہے تھے اس درمیان میں عبداللہ ابن اُمِّ مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالٰی نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمائیے! ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرمارہے ہیں، اس سے قطع کلام ہوگا۔ یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ''نابینا'' فرمانے میں عبداللہ بن اُمِّ مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا۔ اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عبداللہ بن اُمِّ مکتوم کا اکرام فرماتے تھے۔ ف۴ گناہوں سے۔ آپ کا ارشاد سن کر ف۵ اللہ تعالٰی سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے ف۶ اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو۔ ف۷ ایمان لاکر اور ہدایت پاکر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیامِ الٰہی پہنچا دینا ہے۔ ف۸ یعنی ابنِ ام مکتوم ف۹ اللہ عزوجل سے۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِیْ

تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں ف۱۰ یہ تو سمجھانا ہے ف۱۱ تو جو چاہے اُسے یاد کرے ف۱۲ ان

صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿١٤﴾ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۭ

صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ف۱۳ بلندی والے ف۱۴ پاکی والے ف۱۵ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے

بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ

نکوئی والے ف۱۶ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ف۱۷ اُسے کاہے سے بنایا پانی کی

نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ

بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ف۱۸ پھر اسے راستہ آسان کیا ف۱۹ پھر اُسے موت دی

فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْیَنْظُرِ

پھر قبر میں رکھوایا ف۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ف۲۱ کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا ف۲۲ تو آدمی

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ

کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ف۲۳ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ف۲۴ پھر زمین کو خوب

شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّ

چیرا تو اس میں اُگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور

حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا

گھنے باغیچے اور میوے اور دُوب (گھاس) تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب

جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿٣٤﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿٣٥﴾

آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ف۲۵ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ

وقف لازم

ف۱۰ ایسا نہ کیجئے ف۱۱ یعنی آیاتِ قرآن مخلوق کے لیے نصیحت ہیں۔ ف۱۲ اور اس سے پند پذیر ہو۔ ف۱۳ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ف۱۴ رفیع القدر ف۱۵ کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے ف۱۶ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔ ف۱۷ کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے۔ ف۱۸ کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مُضغہ کی شان میں تکمیلِ آفرینش تک۔ ف۱۹ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا۔ ف۲۰ کہ بعدِ موت بے عزت نہ ہو۔ ف۲۱ یعنی بعدِ موت حساب وجزا کے لیے، پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی۔ ف۲۲ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لا کر حکمِ الٰہی کو بجا نہ لایا۔ ف۲۳ جنہیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جزو بدن ہوتے ہیں اور کس نظامِ عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح ربِّ عزوجل عطا فرماتا ہے۔ ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے: ف۲۴ بادل سے ف۲۵ یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کردے گی۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ؕ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِیًٔ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ﴿۳۷﴾

اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے ف۲۶ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے ف۲۷

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ف۲۸ ہنستے خوشیاں مناتے ف۲۹ اور کتنے مونھوں پر اس دن

عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع

گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے ف۳۰ یہ وہی ہیں کافر بدکار

ع ۱ ۴۲ ۵

ایاتہا ۲۹ ۸۱ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ ۷ رکوعہا ۱

سورۂ تکویر مکیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ

جب دھوپ لپیٹی جائے ف۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ف۳ اور جب پہاڑ

سُيِّرَتْ ۪ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ

چلائے جائیں ف۴ اور جب تھلکی (گابھن) اونٹنیاں ف۵ چھوٹی پھریں ف۶ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں ف۷ اور

اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ۙ﴿۶﴾ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۪ۙ﴿۷﴾ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ

جب سمندر سلگائے جائیں ف۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں ف۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

ف۲۶ ان میں سے کسی کی طرف مُلتفِت (متوجہ) نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی۔ ف۲۷ قیامت کا حال اور اس کے اہوال بیان فرمانے کے بعد مُکَلَّفِین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شَقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے: ف۲۸ نورِ ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے ف۲۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم اور اس کی رضا پر۔ اس کے بعد اَشقِیاء کا حال بیان فرمایا جاتا ہے: ف۳۰ ذلیل حال وحشت زدہ صورت۔ ف۱ ''سورۂ کُوِّرَت'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچ سو تیس حرف ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ روزِ قیامت کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہئے کہ ''سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ'' اور ''سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ'' اور ''سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ'' پڑھے۔ (ترمذی) ف۲ یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے ف۳ بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارہ اپنی جگہ باقی نہ رہے ف۴ اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں ف۵ جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیانے کا وقت قریب آ گیا ہو ف۶ نہ ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگران، اس روز کی دہشت کا یہ عالَم ہو، اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔ ف۷ روزِ قیامت بعدِ بَعث کہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں، پھر خاک کر دیئے جائیں۔ ف۸ پھر وہ خاک ہو جائیں ف۹ اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بدبدوں کے ساتھ یا یہ معنی کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں۔

سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ

پوچھا جائے ف١٠ کس خطا پر ماری گئی ف١١ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے

كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ

کھینچ لیا جائے ف١٢ اور جب جہنم کو بھڑکایا جائے ف١٣ اور جب جنت پاس لائی جائے ف١٤ ہر جان کو معلوم

نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾

ہوجائے گا جو حاضر لائی ف١٥ تو قسم ہے ان ف١٦ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں ف١٧

وَ الَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

اور رات کی جب پیٹھ دے ف١٨ اور صبح کی جب دم لے ف١٩ بے شک یہ ف٢٠ عزت والے رسول ف٢١ کا

كَرِیْمٍ ﴿١٩﴾ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ﴿٢١﴾

پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالکِ عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ف٢٢ امانت دار ہے ف٢٣

وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿٢٣﴾ وَ مَا هُوَ

اور تمہارے صاحب ف٢٤ مجنون نہیں ف٢٥ اور بے شک انھوں نے اسے ف٢٦ روشن کنارہ پر دیکھا ف٢٧ اور یہ نبی

عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿٢٤﴾ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَیْنَ

غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر

تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

جاتے ہو ف٢٨ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے اس کے لیے جو تم میں

یَّسْتَقِیْمَ ﴿٢٨﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٩﴾

ع ١ ٢٩ ٦

سیدھا ہونا چاہے ف٢٩ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

ف١٠ یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی ہو جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ف١١ یہ سوال قاتل کی توبیخ کے لیے ہے تا کہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی۔ ف١٢ جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے۔ ف١٣ دشمنانِ خدا کے لیے ف١٤ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے ف١٥ نیکی یا بدی۔ ف١٦ ستاروں ف١٧ یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خَمسَہْ مُتَحَیِّرَہ کہتے ہیں: (١) زُحَل، (٢) مُشتَری، (٣) مِرِّیخ، (٤) زُہرہ، (٥) عُطارِد (كَذَا رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔) ف١٨ اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے ف١٩ اور اس کی روشنی خوب پھیلے ف٢٠ قرآن شریف ف٢١ حضرت جبریل علیہ السلام ف٢٢ یعنی آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ف٢٣ وحی الٰہی کا ف٢٤ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف٢٥ جیسا کہ کفارِ مکہ کہتے ہیں ف٢٦ یعنی جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں ف٢٧ یعنی آفتاب کے جائے طلوع پر ف٢٨ اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو ف٢٩ یعنی جس کو حق کا اتباع اور اس پر قیام منظور ہو۔

سورۂ انفطار مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا

فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

دیئے جائیں ف۲ اور جب قبریں کریدی جائیں ف۳ ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا ف۴ اور

اَخَّرَتْ ﴿٥﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿٦﴾ الَّذِیْ

جو پیچھے ف۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے ف۶ جس نے

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ

تجھے پیدا کیا ف۷ پھر ٹھیک بنایا ف۸ پھر ہموار فرمایا ف۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا ف۱۰ کوئی نہیں ف۱۱ بلکہ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ﴿٩﴾ وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ﴿١١﴾

تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ف۱۲ اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں ف۱۳ معزز لکھنے والے ف۱۴

یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ

کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو ف۱۵ بے شک نکوکار ف۱۶ ضرور چین میں ہیں ف۱۷ اور بے شک بدکار ف۱۸

لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿١٤﴾ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿١٥﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىٕبِیْنَ ﴿١٦﴾

ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے

ف۱ ''سورۂ اِنفطار'' مکی ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں اسی کلمے تین سو ستائیس حرف ہیں۔ ف۲ اور شیریں وشور (میٹھے اور کڑوے) سب مل کر ایک ہو جائیں۔ ف۳ اور ان کے مُردے زندہ کر کے نکالے جائیں۔ ف۴ عمل نیک یا بد ف۵ چھوڑی، نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث۔ ف۶ کہ تو نے باوجود اس کے نعمت وکرم کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی ف۷ اور نیست سے ہست کیا۔ ف۸ سالم الاعضاء سنتا دیکھتا ف۹ اَعضاء میں مناسبت رکھی ف۱۰ لمبا یا ٹھنگنا، خوب رو، یا کم رو، گورا یا کالا، مرد یا عورت ف۱۱ تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہئے ف۱۲ اور روزِ جزا کے منکر ہو ف۱۳ تمہارے اعمال واَقوال کے اور وہ فرشتے ہیں۔ ف۱۴ تمہارے عملوں کے ف۱۵ نیکی یا بدی، اُن سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ ف۱۶ یعنی مومنین صادق الایمان۔ ف۱۷ جنت میں ف۱۸ کافر۔

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ؕ﴿۱۸﴾

اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن

يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ؕ وَالۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ ع

جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی و۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

رکوعها ١ ۸۳ سُوۡرَةُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ مَكِّيَّةٌ ٨٦ اٰیاتها ٣٦

سورۂ مطففین مکیہ ہے، اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ﴿۲﴾

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ (ناپ کر) لیں پورا لیں

وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ

اور جب انھیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انھیں

مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۙ﴿۵﴾ يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ﴿۶﴾

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے و۲ جس دن سب لوگ و۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ؕ﴿۷﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا سِجِّيۡنٌ ؕ﴿۸﴾

بے شک کافروں کی لکھت و۴ سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے و۵ اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے و۶

كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ؕ﴿۹﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ

وہ لکھت ایک مُہر کیا نوِشتہ (تحریر نامہ) ہے و۷ اس دن و۸ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے

و۱۹ یعنی کوئی کافر کسی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا۔ (خازن) و۱ ''سورۂ مُطَفِّفِین'' ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو اُنہتّر کلمے اور سات سوتیس حرف ہیں۔ شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابو جُہَینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور، دینے کا اور۔ ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔ و۲ یعنی روزِ قیامت، اس روز ذرّہ ذرّہ کا حساب کیا جائے گا۔ و۳ اپنی قبروں سے اٹھ کر و۴ یعنی ان کے اعمال نامے۔ و۵ سجّین ساتویں زمین کے اَسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔ و۶ یعنی وہ نہایت ہی ہول و ہیبت کا مقام ہے۔ و۷ جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ و۸ جبکہ وہ نوشتہ (لکھا ہوا) نکالا جائے گا۔

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى

دن کو جھٹلاتے ہیں ف۹ اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گنہگار ف۱۰ جب اس پر ہماری آیتیں

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

پڑھی جائیں کہے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں ف۱۲ بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

ان کی کمائیوں نے ف۱۳ ہاں ہاں بے شک وہ اس دن ف۱۴ اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں ف۱۵

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ ف۱۶ جسے تم

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

جھٹلاتے تھے ف۱۷ ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت ف۱۸ سب سے اونچے محل عِلّیّین میں ہے ف۱۹ اور تو کیا جانے

مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

علیین کیسی ہے ف۲۰ وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ (تحریرنامہ) ہے ف۲۱ کہ مُقرّب ف۲۲ جس کی زیارت کرتے ہیں بے شک نکوکار

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ

ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں ف۲۳ تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی

النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ

پہچانے ف۲۴ نتھری (خالص وپاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر

ف۹ اور روزِ جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں۔ ف۱۰ حد سے گزرنے والا۔ ف۱۱ ان کی نسبت کہ یہ ف۱۲ اس کا کہنا غلط ہے۔ ف۱۳ اُن مَعاصی اور گناہوں نے جو وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمالِ بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہوگئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطۂ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے تو دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہوجاتا ہے اور یہی رین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا۔ (ترمذی) ف۱۴ یعنی روزِ قیامت ف۱۵ جیسا کہ دنیا میں اس کی توحید سے محروم رہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت مُیسّر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لیے وعید وتہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو۔ حضرت امام مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔ ف۱۶ عذاب ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے ف۱۹ عِلّیّین ساتویں آسمان میں زیرِ عرش ہے۔ ف۲۰ یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے۔ ف۲۱ علّیین میں۔ اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں۔ ف۲۲ فرشتے ف۲۳ اللّٰہ تعالٰی کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو جو اس نے انہیں عطا فرمائیں اور اپنے دُشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں۔ ف۲۴ کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے۔ ف۲۵ کہ اَبرار ہی اس کی مہر توڑیں گے۔

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ

چاہیے کہ للچائیں للچانے والے ف۲۶ اور اس کی ملونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے ف۲۷ وہ چشمہ جس سے

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مُقرَّبان بارگاہ پیتے ہیں ف۲۸ بے شک مجرم لوگ ف۲۹ ایمان والوں سے ف۳۰

يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى

ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ف۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے ف۳۲ اور جب ف۳۳ اپنے گھر

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ

پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے ف۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ

لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ

بہکے ہوئے ہیں ف۳۵ اور یہ ف۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے ف۳۷ تو آج ف۳۸ ایمان

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ

والے کافروں سے ہنستے ہیں ف۳۹ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں ف۴۰ کیوں

ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کئے کا ف۴۱

ع ۱ ۳۶ ۸

ف۲۶ طاعات کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر۔ ف۲۷ جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے۔ ف۲۸ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے۔ ف۲۹ مثل ابوجہل اور ولید بن مُغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤساءِ کفار کے ف۳۰ مثل حضرت عمّار وخبّاب و صُہَیب وبلال وغیرہ فُقراءِ مومنین کے۔ ف۳۱ مومنین ف۳۲ بطریقِ طعن وعیب کے۔ شانِ نزول: منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جارہے تھے منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مَسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۳۳ کفار ف۳۴ یعنی مسلمانوں کو بُرا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے۔ ف۳۵ کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذّتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۳۶ کفار ف۳۷ کہ ان کے اَحوال واَعمال پر گرفت کریں بلکہ انہیں اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنا حال درست کریں دوسروں کو بے وقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ف۳۸ یعنی روزِ قیامت ف۳۹ جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت ومحنت پر ہنستے تھے، یہاں معاملہ برعکس ہے: مؤمن دائمی عیش وراحت میں ہیں اور کافر ذلت وخواری کے دائمی عذاب میں، جہنّم کا دروازہ کھولا جاتا ہے، کافر اس سے نکلنے کے لیے دروازے کی طرف دوڑتے ہیں، جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہوجاتا ہے، بار بار ایسا ہی ہوتا ہے۔ کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے ف۴۰ کفار کی ذلت ورسوائی اور شدتِ عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں۔ ف۴۱ یعنی ان اعمال کا جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے۔

سورۂ انشقاق مکیہ ہے، اس میں پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان شق ہو ف۲ اور اپنے رب کا حکم سنے ف۳ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین

مُدَّتْ ؕ﴿۳﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ؕ﴿۵﴾

دراز کی جائے ف۴ اور جو کچھ اس میں ہے ف۵ ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے ف۶ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے ف۷

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

اے آدمی بےشک تجھے اپنے رب کی طرف ف۸ یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا ف۹ تو وہ جو

اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ یَنْقَلِبُ

اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے ف۱۰ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا ف۱۱ اور اپنے گھر والوں

اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ

کی طرف ف۱۲ شاد شاد پلٹے گا ف۱۳ اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے ف۱۴ وہ عنقریب

یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾

موت مانگے گا ف۱۵ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا بےشک وہ اپنے گھر میں ف۱۶ خوش تھا ف۱۷

ف۱ ''سورۂ اَنْشَقَّت''، جس کو ''سورۂ اِنْشِقَاق'' بھی کہتے ہیں مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، پچیس آیتیں، ایک سو سات کلمات، چار سو تیس حرف ہیں۔ ف۲ قیامت قائم ہونے کے وقت ف۳ اپنے شق ہونے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے۔ ف۴ اور اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے۔ ف۵ یعنی اس کے بطن میں خزانے اور مُردے سب کو باہر ف۶ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے ف۷ اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا۔ ف۸ یعنی اس کے حضور حاضری کے لیے، مراد اس سے موت ہے۔ (مدارک) ف۹ اور اپنے عمل کی جزا پانا ف۱۰ اور وہ مؤمن ہے ف۱۱ سہل حساب یہ ہے کہ اس پر اس کے اعمال پیش کئے جائیں وہ اپنی طاعات ومَعصِیَت کو پہچانے پھر طاعت پر ثواب دیا جائے اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے، یہ سہل حساب ہے نہ اس میں شدت مناقشہ (ہر ہر کام کا حساب)، نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہو نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اسے کوئی عذر ہاتھ نہ آئے گا اور وہ کوئی حجت نہ پائے گا رسوا ہوگا (اللہ تعالیٰ مناقشۂ حساب سے پناہ دے) ف۱۲ گھر والوں سے جنتی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ حوروں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ ف۱۳ اپنی اس کامیابی پر۔ ف۱۴ اور وہ کافر ہے جس کا داہنا ہاتھ تو اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائے گا اس میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا، اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے تو ف۱۵ اور ''یاثبوراہ'' کہے گا، ''ثبور'' کے معنی ہلاکت کے ہیں۔ ف۱۶ دنیا کے اندر ف۱۷ اپنی خواہشوں اور شہوتوں میں اور متکبر ومغرور۔

معانقة

إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰىٓ ۛ إِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ

وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں **وف۱۸** ہاں کیوں نہیں **وف۱۹** بے شک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے تو مجھے

أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾

قسم ہے شام کے اُجالے کی **وف۲۰** اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں **وف۲۱** اور چاند کی جب پورا ہو **وف۲۲**

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ

ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے **وف۲۳** تو کیا ہوا ایمان نہیں لاتے **وف۲۴** اور جب قرآن

السجدة ۱۳

عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ السجدة بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾

پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے **وف۲۵** بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں **وف۲۶**

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں **وف۲۷** تو تم انھیں دردناک عذاب کی بشارت دو **وف۲۸** مگر جو ایمان

وف۱۸ اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جائے گا **وف۱۹** ضرور اپنے رب کی طرف رُجوع کرے گا اور مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا اور حساب کیا جائے گا۔ **وف۲۰** جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جس کے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشاء شروع ہوتا ہے یہی قول ہے کثیر صحابہ کا اور بعض علماء ''شفق'' سے سرخی مراد لیتے ہیں۔ **وف۲۱** مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے۔ **وف۲۲** اور اس کا نور کامل ہو جائے اور یہ اَیّامِ بیض یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں تاریخوں میں ہوتا ہے۔ **وف۲۳** یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئے گا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد و اَہوال پھر مرنے کے بعد اٹھنا پھر مَوقِفِ حساب میں پیش ہونا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدریج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے کہ آپ شبِ معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بَمرتبہ مَنازلِ قرب میں واصل ہوئے۔ بخاری شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ آپ کو مشرکین پر فتح وظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور ان کی تکذیب سے غمگین نہ ہوں۔ **وف۲۴** یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونے کے کیوں ایمان نہیں لاتے۔ **وف۲۵** مراد اس سے سجدۂ تلاوت ہے۔ **شانِ نزول:** جب سورۃ ''اقرا'' میں ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ'' نازل ہوا تو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفارِ قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ **مسئلہ:** سجدۂ تلاوت کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لیے مثل طہارت اور قبلہ رو ہونے اور سترِ عورت وغیرہ کے۔ **مسئلہ:** سجدہ کے اول و آخر اللہ اکبر کہنا چاہئے۔ **مسئلہ:** امام نے آیتِ سجدہ پڑھی تو اس پر اور مُقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے۔ **مسئلہ:** سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا۔ والتفصیل فی کتب الفقه۔ (تفسیر احمدی) **وف۲۶** قرآن کو اور مرنے کے بعد اٹھنے کو۔ **وف۲۷** کفر اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب **وف۲۸** ان کے کفر و عِناد پر۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع

لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

اٰیاتها ٢٢ ٨٥ سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ٢٧ رکوعها ١

سورۂ بروج مکیہ ہے، اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾

قسم آسمان کی جس میں بُرج ہیں ف۲ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ف۳ اور اس دن کی جو گواہ ہے ف۴ اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں ف۵

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

کھائی والوں پر لعنت ہو ف۶ وہ اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے کناروں پر

ف۱ ''سورۂ بروج'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بائیس آیتیں، ایک سونوّے کلمے، چار سو پینسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ جن کی تعداد بارہ ہے اور ان میں عجائبِ حکمتِ الٰہی نمودار ہیں آفتاب مہتاب اور کواکب کی سیر اِن میں مُعیَّن اندازے پر ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا۔ ف۳ وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۴ مُراد اِس سے روزِ جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ف۵ آدمی اور فرشتے مراد اِس سے روزِ عرفہ ہے۔ ف۶ مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جب اس کا جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھادوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کردیا وہ جادو سیکھنے لگا۔ راہ میں ایک راہب رہتا تھا اس کے پاس بیٹھنے لگا اور اس کا کلام اس کے دل نشین ہوتا گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کرلیا ایک روز راستہ میں ایک مُہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر یہ دعا کی کہ یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کردے وہ جانور اس کے پتھر سے مرگیا اس کے بعد لڑکا مُستَجابُ الدّعوۃ ہوا اور اس کی دعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کا ایک مُصاحِب نابینا ہوگیا تھا وہ آیا لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہوگیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔ اس نے کہا: تجھے کس نے اچھا کیا؟ کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے! یہ کہہ کر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا، لڑکے پر سختیاں کیں، اس نے راہب کا پتہ بتایا، راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر۔ اس نے انکار کیا تو اس کے سر پر آرا رکھ کر چروادیا، پھر مصاحب کو بھی چروادیا، پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرادیا جائے۔ سپاہی اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے، اس نے دعا کی، پہاڑ میں زلزلہ آیا، سب گر کر ہلاک ہوگئے، لڑکا صحیح سلامت چلا آیا۔ بادشاہ نے کہا: سپاہی کیا ہوئے؟ کہا: سب کو خدا نے ہلاک کردیا۔ پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کے لیے بھیجا۔ لڑکے نے دعا کی، کشتی ڈوب گئی، تمام شاہی آدمی ڈوب گئے، لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس آگیا۔ بادشاہ نے کہا: وہ آدمی کیا ہوئے؟ کہا: سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جب تک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں! کہا: وہ کیا؟ لڑکے نے کہا ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے ڈھنڈ (سوکھے تنے) پر سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر '' بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ '' کہہ کر مار، ایسا کرے گا تو مجھے قتل کرسکے گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا، اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل بحق ہوگیا۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دو۔ لوگ ڈالے گئے یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کی گود میں بچہ تھا، وہ ذرا جھجکی، بچے نے کہا: اے ماں! صبر کر، نہ جھجک، تو سچے دین پر ہے۔ وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے۔ یہ حدیث صحیح ہے، مسلم نے اس کی تخریج کی، اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں، آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔

قُعُوْدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا

بیٹھے تھے ف۷ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ف۸ اور انہیں مسلمانوں کا

مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

کیا برا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے لیے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے بے شک جنھوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ

ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ف۹ پھر توبہ نہ کی ف۱۰ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے ف۱۱ اور

لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

ان کے لیے آگ کا عذاب ف۱۲ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ

باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے بے شک تیرے رب کی

رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۚ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

گرفت بہت سخت ہے ف۱۳ بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے ف۱۴ اور وہی ہے بخشنے والا

الْوَدُوْدُ ۙ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ

اپنے نیک بندوں پر پیارا عرش کا مالک عزت والا ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس

حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ؕ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ

لشکروں کی بات آئی ف۱۵ وہ لشکر کون فرعون اور ثمود ف۱۶ بلکہ ف۱۷ کافر جھٹلانے میں

آیۃ حمصیۃ ۱۲

ف۷ کرسیاں بچھائے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے ف۸ شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آکر ایک دوسرے کے لیے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا۔ مروی ہے کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے آگ میں پڑنے سے قبل ان کی روحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔ فائدہ: اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہلِ مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی۔ ف۹ آگ میں جلا کر ف۱۰ اور اپنے کفر سے باز نہ آئے ف۱۱ آخرت میں بدلہ ان کے کفر کا۔ ف۱۲ دنیا میں کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا، یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا۔ ف۱۳ جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے۔ ف۱۴ یعنی پہلے دنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کے لیے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے۔ ف۱۵ جن کو کافر انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے۔ ف۱۶ جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کئے گئے۔ ف۱۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے۔

تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾

ہیں ۱۸ ؎ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے ۱۹ ؎ بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾ ع

لوحِ محفوظ میں

ع ۲۲ / ۱۰

اٰیاتہا ۱۷ — ٨٦ سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ٣٦ — رکوعہا ۱

سورۂ طارق مکیہ ہے اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ ؎

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی ۲ ؎ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ

کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ۳ ؎ تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ۴ ؎ جَست

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآىِٕبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى

کرتے (اُچھلتے ہوئے) پانی سے ۵ ؎ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے ۶ ؎ بے شک اللہ اس کے

رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىِٕرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا

واپس کر دینے پر ۷ ؎ قادر ہے جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ۸ ؎ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ

ف۱۸ آپ کو اور قرآن پاک کو جیسا کہ پہلے کافروں کا دستور تھا ف۱۹ اس سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں۔ ف۱ ''سورۃ الطّارق'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، سترہ آیتیں، اکسٹھ کلمے، دوسو انتالیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے۔ شانِ نزول: ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے؟ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے۔ ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی۔ ف۳ اس کے رب کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔ ف۴ تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعدِ موت جزا کے لیے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روزِ جزا کے لیے عمل کرنا چاہئے۔ ف۵ یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ ف۶ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لیے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ ف۷ یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر۔ ف۸ چھپی باتوں سے

نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ

کوئی مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱ بے شک قرآن

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا ﴿۱۵﴾ وَّ

ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بے شک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴ اور

اَكِیْدُ كَیْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ﴿۱۷﴾

میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انھیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

ع ۱۷ / ۱۱

اٰیاتها ۱۹	۸۷ سُوْرَةُ الْاَعْلٰی مَكِّیَّةٌ ۸	رکوعها ۱

سورۂ اعلیٰ مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْ قَدَّرَ

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے اندازہ پر رکھ کر

فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾

راہ دی ف۴ اور جس نے چارہ نکالا پھر اسے خشک سیاہ کر دیا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ف۵ مگر جو اللہ چاہے ف۶ بے شک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور

مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ ف۹ یعنی جو آدمی منکرِ بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اسے بچا سکے۔ ف۱۰ جو ارضی پیداوار نبات و اشجار کے لیے مثل باپ کے ہے۔ ف۱۱ اور نباتات کے لیے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرتِ الٰہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعدَ الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ ف۱۲ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے۔ ف۱۳ جو نکمی اور بیکار ہو۔ ف۱۴ اور دینِ الٰہی کے مٹانے اور نورِ حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لیے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں۔ ف۱۵ جس کی انہیں خبر نہیں ف۱۶ اے سید انبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۷ چند روز کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے پکڑا "وَنُسِخَ الْاِمْهَالُ بِاٰیَةِ السَّیْفِ" ف۱ "سورۃ الاعلیٰ" مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، بہتر کلمے، دو سو اکانوے حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو۔ حدیث میں ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہو۔ (ابوداؤد) ف۳ یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔ ف۴ یعنی اُمور کو ازل میں مقدر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریقِ کسب کی راہ بتائی۔ ف۵ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظِ قرآن

يَخْفٰى ۷ وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۸ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۹

چھپے کو اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کردیں گے ف۷ تو تم نصیحت فرماؤ ف۸ اگر نصیحت کام دے ف۹ عنقریب

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۱۰ وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۱۱ الَّذِیْ يَصْلَى النَّارَ

نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ف۱۰ اور اس ف۱۱ سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا جو سب سے بڑی آگ میں

الْكُبْرٰى ۱۲ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۱۴

جائے گا ف۱۲ پھر نہ اس میں مرے ف۱۳ اور نہ جیئے ف۱۴ بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا ف۱۵

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۱۵ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۱۶ وَ

اور اپنے رب کا نام لے کر ف۱۶ نماز پڑھی ف۱۷ بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو ف۱۸ اور

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۱۸

آخرت بہتر اور باقی رہنے والی بے شک یہ ف۱۹ اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۰

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ۱۹

ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

ع ۱۹ / ۱۲

اٰیاتھا ۲۶ — ۸۸ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۶۸ — رکوعھا ۱

سورۂ غاشیہ مکیہ ہے، اس میں چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا مُعجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتابِ عظیم بغیر محنت ومشقت اور بغیر تکرار و دَور کے آپ کو حفظ ہوگئی۔ (جمل) ف۶ مُفَسِّرین نے فرمایا کہ یہ اِستثناء واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں۔ (خازن) ف۷ کہ وحی تمہیں بے محنت یاد رہے گی۔ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ آسانی کے سامان سے شریعتِ اسلام مراد ہے جو نہایت سَہل و آسان ہے۔ ف۸ اس قرآن مجید سے ف۹ اور کچھ لوگ اس سے مُنتفع ہوں۔ ف۱۰ اللہ تعالیٰ سے ف۱۱ پند و نصیحت ف۱۲ شانِ نزول: بعض مُفَسِّرین نے فرمایا کہ یہ آیت ولید بن مُغیرہ اور عُتبہ بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۱۳ کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے ف۱۴ ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے۔ ف۱۵ ایمان لاکر یا یہ معنی ہیں کہ اس نے نماز کے لیے طہارت کی، اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لیے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۱۶ یعنی تکبیرِ افتتاح کہہ کر ف۱۷ پنجگانہ۔ مسئلہ: اس آیت سے تکبیرِ افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ ''تَزَكّٰى'' سے صدقہ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (تفسیر مدارک واحمدی) ف۱۸ آخرت پر۔ اسی لیے وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں۔ ف۱۹ یعنی ستھروں کا مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا ف۲۰ جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے۔ ف۱ ''سورۂ غاشیہ'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، چھبیس آیتیں، بانوے کلمے، تین سو اکیاسی حرف ہیں۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِؕ(۱) وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ خَاشِعَةٌۙ(۲) عَامِلَةٌ

بےشک تمہارے پاس ؁۲ اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی ؁۳ کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے کام کریں

نَّاصِبَةٌۙ(۳) تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةًۙ(۴) تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍؕ(۵) لَیْسَ

مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں ؁۴ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے لیے

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍۙ(۶) لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍؕ(۷)

کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ؁۵ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں ؁۶

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌۙ(۸) لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌۙ(۹) فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍۙ(۱۰) لَّا

کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ؁۷ اپنی کوشش پر راضی ؁۸ بلند باغ میں کہ

تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةًؕ(۱۱) فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌۘ(۱۲) فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌۙ(۱۳) وَّ

اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تخت ہیں اور

اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌۙ(۱۴) وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌۙ(۱۵) وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌؕ(۱۶)

چنے ہوئے کوزے ؁۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں ؁۱۰

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْٙ(۱۷) وَ اِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ

تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کیسا

رُفِعَتْٙ(۱۸) وَ اِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْٙ(۱۹) وَ اِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ

اونچا کیا گیا ؁۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کیے گئے اور زمین کو کیسے

؁۲ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؁۳ خلق پر۔ مراد اس سے قیامت ہے جس کے شدائد و اَہوال ہر چیز پر چھا جائیں گے۔ ؁۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دینِ اسلام پر نہ تھے بت پرست تھے یا کتابی کافر مثل راہبوں اور پجاریوں کے انہوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنّم میں گئے۔ ؁۵ عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیئے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہوں گے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائے گا بعض کو غسلین (دوزخیوں کی پیپ) بعض کو آگ کے کانٹے۔ ؁۶ یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں: ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے۔ دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے۔ یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔ ؁۷ عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں ؁۸ یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجا لائے تھے۔ ؁۹ چشمے کے کناروں پر۔ جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں۔ ؁۱۰ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عجائبِ صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابلِ تعجب اور لائقِ انکار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ؁۱۱ بغیر ستون کے۔

سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ ۟ۧ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾

بچھائی گئی توتم نصیحت سناؤ ف۱۲ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ ان پر کڑوڑا(نگہبان) نہیں ف۱۳

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَاۤ

ہاں جو منہ پھیرے ف۱۴ اور کفر کرے ف۱۵ تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا ف۱۶ بے شک ہماری ہی طرف

اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

ان کا پھرنا ہے ف۱۷ پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے

ع ۲۶ / ۱۳ النصف

آیاتہا ۳۰ — ۸۹ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۰ — رکوعہا ۱

سورۂ فجر مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾

اس صبح کی قسم ف۲ اور دس راتوں کی ف۳ اور جفت اور طاق کی ف۴ اور رات کی جب چل دے ف۵

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾

کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی ف۶ کیا تم نے نہ دیکھا ف۷ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا

ف۱۲ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائلِ قدرت بیان فرما کر۔ ف۱۳ کہ جبر کرو "ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ نُسِخَتْ بِاٰیَۃِ الْقِتَالِ" یعنی یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے ف۱۴ ایمان لانے سے ف۱۵ بعد نصیحت کے ف۱۶ آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا ف۱۷ بعد موت کے۔ ف۱ "سورۃ الفجر" مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، انتیس یا تیس آیتیں، ایک سو انتالیس کلمے، پانچ سو ستانوے حرف ہیں۔ ف۲ مراد اس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عید الاضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلبِ رزق کے لیے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مُردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے۔ ف۳ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمالِ حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی۔ ف۴ ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جفت سے مراد خَلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ ف۵ یعنی گزرے، یہ پانچویں قسم ہے عام رات کی، اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے جس میں بندگانِ خدا طاعتِ الٰہی کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے شبِ قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرتِ ثواب کے لیے مخصوص ہے۔ ف۶ یعنی یہ اُمور اَربابِ عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ مؤکّد کرنا شایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جوابِ قسم یہ ہے کہ کافر ضرور عذاب کئے جائیں گے، اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔ ف۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُودَ

وہ اِرَم حد سے زیادہ طول والے ف۸ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ف۹ اور ثمود

الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ

جنھوں نے وادی میں ف۱۰ پتھر کی چٹانیں کاٹیں ف۱۱ اور فرعون کہ چومیخا کرتا (سخت سزائیں دیتا) ف۱۲ جنھوں نے

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

شہروں میں سرکشی کی ف۱۳ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ف۱۴ تو ان پر تمہارے رب نے

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ

عذاب کا کوڑا بقوت مارا بےشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب

رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا

آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر آزمائے

ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَل لَّا

اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا یوں نہیں ف۱۵ بلکہ تم یتیم

ف۸ جن کے قد بہت دراز تھے انہیں عادِ اِرَم اور عادِ اُولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہلِ مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عادِ اولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی اور توانا تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کفار اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذابِ الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں۔ ف۹ زور وقوت اور طولِ قامت میں۔ عاد کے بیٹوں میں سے شدّاد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سن کر براہِ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہرِ عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زَبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت حسنِ تزئین کے ساتھ لگائے گئے، جب یہ شہر مکمل ہوا تو شدّاد بادشاہ اپنے اَعیانِ سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ حضرت امیر مُعاویہ کے عہد میں حضرت عبد اللہ بن قِلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب وزینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے۔ یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی، انہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا؟ انہوں نے تمام قصہ سنایا۔ تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے، یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا، وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہو گئے، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ، کبود چشم، قصیرُ القامت (نیلی آنکھوں، چھوٹے قد والا) جس کی اَبرو پر ایک تِل ہوگا، اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہوگا۔ پھر عبد اللہ بن قلابہ کو دیکھ کر فرمایا: بخدا وہ شخص یہی ہے۔ ف۱۰ یعنی وادیُ القریٰ میں ف۱۱ اور مکان بنائے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہلاک کیا ف۱۲ اس کو جس پر غضبناک ہوتا تھا۔ اب عاد وثمود وفرعون اِن سب کی نسبت ارشاد ہوتا ہے: ف۱۳ اور معصیت وگمراہی میں انتہا کو پہنچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے۔ ف۱۴ کفر اور قتل اور ظلم کر کے ف۱۵ یعنی عزت وذلّت دولت وفقر پر نہیں یہ اس کی حکمت ہے کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندۂ مخلص کو فقر میں مبتلا کرتا ہے، عزّت وذلّت طاعت ومعصیت پر ہے، کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ

کی عزت نہیں کرتے ۱۶ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے اور میراث

التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ

کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو ۱۷ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ۱۸ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا

الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَ جِایْٓءَ

کر پاش پاش کردی جائے ۱۹ اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن

یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

جہنم لائی جائے ۲۰ اس دن آدمی سوچے گا ۲۱ اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں ۲۲

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ

کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب ۲۳

اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾

کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا اے اطمینان والی جان ۲۴

ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾

اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو

وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

اور میری جنت میں آ

ع ۱۴

ف۱۶ اور باوجود دولت مند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں۔ مقاتل نے کہا کہ اُمَیّہ بن خلف کے پاس قُدامہ بن مَظعُون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا۔ ف۱۷ اور حلال وحرام کا اِمتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے ہو، جاہلیت میں یہی دستور تھا۔ ف۱۸ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ف۱۹ اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام ونشان نہ رہے۔ ف۲۰ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش وغضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب ''نَفْسِی نَفْسِی'' کہتے ہوں گے سوائے حضور پرنور حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے کہ حضور ''یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی'' فرماتے ہوں گے، جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سیدِ عالم محمد مصطفٰے! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے۔ (جمل) ف۲۱ اور اپنی تقصیر کو سمجھے گا ف۲۲ اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں۔ ف۲۳ یعنی اللّٰہ کا سا ف۲۴ جو ایمان واِیقان پر ثابت رہی اور اللّٰہ تعالٰی کے حکم کے حضور سرِ طاعت خم کرتی رہی۔ یہ مومن سے وقتِ موت کہا جائے گا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا۔

سورۂ بلد مکیہ ہے، اس میں بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا

مجھے اس شہر کی قسم ف۲ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ف۳ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس

وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ

کی اولاد کی کہ تم ہو ف۴ بےشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ف۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر

عَلَیْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ

کوئی قدرت نہیں پائے گا ف۶ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا ف۷ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ

اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ۙ﴿۹﴾ وَ هَدَیْنٰهُ

دیکھا ف۸ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ف۹ اور زبان ف۱۰ اور دو ہونٹ ف۱۱ اور اسے دو اُبھری چیزوں

النَّجْدَیْنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ

کی راہ بتائی ف۱۲ پھر بے تأمل گھاٹی میں نہ کودا ف۱۳ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے ف۱۴ کسی بندے

وقف لازم

ف۱ سورۂ بلد مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بیس آیتیں، بیاسی کلمے، تین سو بیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔ ف۴ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اولاد سے آپ کی امت مراد ہے۔ (حسینی) ف۵ کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے، ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسب معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرلے۔ ف۶ یہ آیت ابو الاشد اُسَید بن كِلْدَه کے حق میں نازل ہوئی، وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالَم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس دس آدمی اس کو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہرگز نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوّت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے۔ کس گمان میں ہے! اللہ قادر برحق کی قدرت کو نہیں جانتا! اس کے بعد اس کا مقولہ نقل فرمایا: ف۷ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دے کر تا کہ حضور کو آزار پہنچائیں۔ ف۸ یعنی کیا اس کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالٰی نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالٰی اس سے نہیں سوال کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تا کہ اس کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے ف۹ جن سے دیکھتا ہے ف۱۰ جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے ف۱۱ جن سے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے ف۱۲ یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں، ان کا شکر لازم۔ ف۱۳ یعنی اعمالِ صالحہ بجالا کر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا، اس کو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے۔ (ابو السعود) ف۱۴ اور اس میں کودنا کیا، یعنی اس سے اس کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے۔

رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ اَوْ

کی گردن چھڑانا ۱۵ یا بھوک کے دن کھانا دینا ۱۶ رشتہ دار یتیم کو یا

مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

خاک نشین مسکین کو ۱۷ پھر ہوا اُن سے جو ایمان لائے ۱۸ اور انھوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں ۱۹

وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ۲۰ یہ دہنی طرف والے ہیں ۲۱ اور جنھوں نے ہماری آیتوں

بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْــٴَـمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ۲۲ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی گئی ۲۳

ع ۲۰ ۱۵

اٰیاتها ۱۵ | ۹۱ سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۲۶ | رکوعها ۱

سورۂ شمس مکیہ ہے، اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا ﴿۱﴾ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿۲﴾ وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿۳﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ۲ اور دن کی جب اسے چمکائے ۳

۱۵ غلامی سے۔ خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح کہ مُکاتَب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اِعانت کرے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اعمالِ صالحہ اختیار کر کے اپنی گردن عذابِ آخرت سے چھڑائے۔ (روح البیان) ۱۶ یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجرِ عظیم کا موجب ہوتا ہے۔ ۱۷ جو نہایت تنگدست اور درماندہ (ناچار)، نہ اس کے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو۔ حدیث شریف میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تکان شب بیداری کرنے والے اور مُدام (پابندی کے ساتھ) روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ ۱۸ یعنی یہ تمام عمل جب مقبول ہیں کہ عمل کرنے والا ایماندار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائے گا کہ گھاٹی میں کودا اور اگر ایماندار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بیکار۔ ۱۹ معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجالانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مومن مبتلا ہو۔ ۲۰ کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں۔ ۲۱ جنہیں ان کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔ ۲۲ کہ انہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ ۲۳ کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آ سکے نہ اندر سے دھواں باہر جا سکے۔ ۱ ''سورۃ الشّمس'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پندرہ آیتیں، چون کلمے، دوسو سینتالیس حرف ہیں۔ ۲ یعنی غروبِ آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے۔ ۳ یعنی آفتاب کو خوب واضح کرے کیونکہ دن نورِ آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال مؤثر کے قوّت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے۔

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ﴿۴﴾ وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

اور رات کی جب اسے چھپائے ۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے

طَحٰىهَا ﴿۶﴾ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ﴿۸﴾

پھیلانے والے کی قسم اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ۵ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ۶

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

بے شک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ۷ ستھرا کیا ۸ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی

بِطَغْوٰىهَاۤ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ

سرکشی سے جھٹلایا ۹ جب کہ اس کا سب سے بدبخت ۱۰ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول ۱۱ نے فرمایا اللہ کے

اللّٰهِ وَ سُقْیٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۬ فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ

ناقہ ۱۲ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ۱۳ تو انھوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں (پاؤں کاٹ دیئے) تو ان پر ان کے رب نے ان کے

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَ لَا یَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع ۱۵ / ۱۶

گناہ کے سبب ۱۴ تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کر دی ۱۵ اور اس کے پیچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں ۱۶

آیاتها ۲۱ | ۹۲ سُوْرَةُ الَّیْلِ مَكِّیَّةٌ ۹ | رکوعها ۱

سورۂ لیل مکیہ ہے، اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى ﴿۱﴾ وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور رات کی قسم جب چھائے ۲ اور دن کی جب چمکے ۳ اور اس ۴ کی جس نے نر

ف ۴ یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے۔ ف ۵ اور قوائے کثیرہ (کثیر قوتیں) عطا فرمائے۔ (جیسے) نُطق، سَمع، بَصر، فکر، خیال، علم، فہم سب کچھ عطا فرمایا۔ ف ۶ خیر و شر اور طاعت و معصیت سے اسے باخبر کر دیا اور نیک و بد بتا دیا۔ ف ۷ یعنی نفس کو ف ۸ برائیوں سے۔ ف ۹ اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو ف ۱۰ قدار بن سالِف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کونچیں کاٹنے کے لیے ف ۱۱ حضرت صالح علیہ السلام ف ۱۲ کے درپے ہونے ف ۱۳ یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرّض نہ کرو تاکہ تم پر عذاب نہ آئے ف ۱۴ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کونچیں کاٹنے کے سبب ف ۱۵ اور سب کو ہلاک کر دیا ان میں سے کوئی نہ بچا ف ۱۶ جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ دم زَدَن (کچھ کہنے کی طاقت) نہیں۔ بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزولِ عذاب کے بعد انہیں ایذا پہنچا سکے۔ ف ۱ "سورۂ وَالَّیل" مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، اکیس آیتیں، اکہتر کلمے، تین سو دس حرف ہیں۔ ف ۲ جہاں پر اپنی تاریکی سے کہ وہ

وَالْاُنْثٰۤى ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَ

و مادہ بنائے ف۵ بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے ف۶ تو وہ جس نے دیا ف۷ اور پرہیزگاری کی ف۸ اور

صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾

سب سے اچھی کو سچ مانا ف۹ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردیں گے ف۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ف۱۱ اور بے پرواہ بنا ف۱۲

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ

اور سب سے اچھی کو جھٹلایا ف۱۳ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ف۱۴ اور اس کا مال اُسے کام نہ آئے گا

اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى ۖ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾

جب ہلاکت میں پڑے گا ف۱۵ بے شک ہدایت فرمانا ف۱۶ ہمارے ذمہ ہے اور بے شک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ

تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے نہ جائے گا اس میں ف۱۷ مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا ف۱۸

وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾ وَمَا

اور منہ پھیرا ف۱۹ اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ف۲۰ اور کسی

وقت ہے خَلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت و اِضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولانِ حق صِدقِ نیاز سے مشغولِ مناجات ہوتے ہیں۔ ف۳ اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلبِ مَعاش میں مشغول ہونے کا۔ ف۴ قادرِ عظیم القدرت ف۵ ایک ہی پانی سے ف۶ یعنی تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کوئی طاعت بجالاکر جنت کے لیے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کر کے جہنم کے لیے۔ ف۷ اپنا مال راہِ خدا میں اور اللّٰہ تعالٰی کے حق کو ادا کیا۔ ف۸ ممنوعات ومحرمات سے بچا ف۹ یعنی ملتِ اسلام کو ف۱۰ جنت کے لیے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لیے سب آسانی وراحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب راضی ہو۔ ف۱۱ اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللّٰہ تعالٰی کے حق ادا نہ کئے۔ ف۱۲ ثواب اور نعمت آخرت سے ف۱۳ یعنی ملتِ اسلام کو۔ ف۱۴ یعنی ایسی خصلت جو اس کے لیے دشواری وشدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور اُمیّہ بن خَلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ''اَتْقٰی'' ہیں اور دوسرا امیہ ''اَشْقٰی'' امیہ ابنِ خلف حضرت بلال کو جو اس کی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کے لیے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر اُن کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمہ ایمان ان کی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا: اے بدنصیب ایک خدا پرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر اُن کو خرید کر آزاد کر دیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اس میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا۔ ف۱۵ مرکر گور (قبر) میں جائے گا یا قعرِ جہنم (جہنم کی گہرائیوں) میں پہنچے گا۔ ف۱۶ یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کر دینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ف۱۷ بطریقِ لُزوم ودَوام ف۱۸ رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو ف۱۹ ایمان سے۔ ف۲۰ اللّٰہ تعالٰی کے نزدیک یعنی اس کا خرچ کرنا ریاء ونمائش سے پاک ہے۔

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾

کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے و۲۱ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے

وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا و۲۲

آیاتھا ۱۱ ۹۳ سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۱۱ رکوعھا ۱

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

چاشت کی قسم و۲ اور رات کی جب پردہ ڈالے و۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے و۴ اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں و۵ اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے و۶

و۲۱ **شانِ نزول:** جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالٰی کی رضا کے لیے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔ و۲۲ اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالٰی ان کو جنت میں عطا فرمائے گا۔ و۱ ''سورۂ وَالضُّحٰی'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، گیارہ آیتیں، چالیس کلمے، ایک سو بہتر حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریقِ طعن کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اُن کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر ''وَالضُّحٰی'' نازل ہوئی۔ و۲ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے۔ **مسئلہ:** چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبلِ زوال تک ہے، امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے۔ و۳ اور اس کی تاریکی عام ہوجائے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت اشارہ ہے نورِ جمالِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبرین سے۔ (روح البیان) و۴ یعنی آخرت دنیا سے بہتر، کیونکہ وہاں آپ کے لیے مقامِ محمود و حوض مَورُود و خیرِ مَوعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے اِنتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے اَحوال آپ کے لیے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالٰی کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مَراتِب ترقیوں میں رہیں گے۔ و۵ دنیا و آخرت میں و۶ اللہ تعالٰی کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں کمالِ نفس اور عُلومِ اَوّلین و آخرین اور ظہورِ اَمر اور اِعلائے دین اور وہ فُتوحات جو عہدِ مبارک میں ہوئیں اور عہدِ صحابہ میں ہوئیں اور

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ﴿۶﴾ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ﴿۷﴾ وَ وَجَدَكَ

کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸ اور تمہیں

عَآىِٕلًا فَاَغْنٰی ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا

حاجت مند پایا پھر غنی کردیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور منگتا کو نہ

تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

جھڑکو ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

ع ۱ ۱۱ ۱۸

تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین اُمَم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعتِ عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کرامت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا ''اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ'' اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے، باوجود یکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے، جبریل نے حسبِ حکم حاضر ہو کر دریافت کیا؟ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ امت کا اظہار فرمایا۔ جبریل امین نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں، باوجود یکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا جاؤ اور میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امّت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے، حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امّتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا۔ آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیثِ شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگارانِ اُمّت بخش دیئے جائیں، تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضیٔ مبارک گنہگارانِ امّت بخشے جائیں گے، سبحان اللہ کیا رتبۂ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں، وہ اس حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔ **ف۷** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی والدۂ ماجدہ کے بطن میں تھے، حمل دو ماہ کا تھا کہ آپ کے والد صاحب نے مدینہ شریفہ میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا، نہ کوئی جگہ چھوڑی، آپ کی خدمت کے متکفّل آپ کے دادا عبدالمطلب ہوئے، جب آپ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی، جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے بھی وفات پائی، انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابوطالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے آپ کی خدمت و نگرانی کی وصیّت کی۔ ابوطالب آپ کی خدمت میں سرگرم رہے، یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبوّت سے سرفراز فرمایا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسّرین نے ایک معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یتیم بمعنٰی یکتا و بے نظیر کے ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے: ''دُرِّ یتیمہ''۔ اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزّ و شرف میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپ کو مقامِ قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوّت و اصطفا (چُننے) و رسالت کے ساتھ مشرف کیا۔ (خازن و جمل و روح البیان) **ف۸** اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علوم ما کان و ما یکون عطا کئے، اپنی ذات و صفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا۔ مفسّرین نے ایک معنٰی اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپ کے ذات و صفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوّت سے قبل بھی، نبوّت سے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں۔ **ف۹** دولت قناعت عطا فرما کر۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرتِ مال سے حاصل نہیں ہوتی، حقیقی تونگری نفس کا بے نیاز ہونا۔ **ف۱۰** جیسا کہ اہلِ جاہلیّت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے۔ حدیث شریف میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے۔'' **ف۱۱** یا کچھ دے دو یا حسنِ اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کر دو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالبِ علم مراد ہے اس کا اکرام کرنا چاہئے اور جو اس کی حاجت ہو اس کا پورا کرنا اور اس کے ساتھ ترش روئی و بد خُلقی نہ کرنا چاہئے۔ **ف۱۲** نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے

آیاتها ۸ | ۹۴ سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ ۱۲ | رکوعها ۱

سورۂ الم نشرح مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ

کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا ف۲ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ

ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ

توڑی تھی ف۳ اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیا ف۴ تو بےشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بےشک دشواری

الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع

ع ۱۸/۱۹

کے ساتھ اور آسانی ہے ف۵ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں ف۶ محنت کرو ف۷ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو ف۸

آیاتها ۸ | ۹۵ سُوْرَةُ التِّیْنِ مَكِّيَّةٌ ۲۸ | رکوعها ۱

سورۂ تین مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا۔ نعمتوں کے ذکر کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے۔

ف۱ ''سورۂ اَلم نشرح'' مکّیہ ہے، اس میں ایک رُکوع، آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمے، ایک سو تین حرف ہیں۔ ف۲ یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور مَوعِظت و نبوّت اور علم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالمِ غیب و شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور علائقِ جسمانیہ، انوارِ روحانیہ کے لئے مانع نہ ہو سکے اور عُلومِ لدنّیہ و حِکمِ الٰہیہ و معارفِ ربانیّہ و حقائقِ رحمانیہ سینۂ پاک میں جلوہ نما ہوئے۔ اور ظاہری شرحِ صدر بھی بار بار ہوا، ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزولِ وحی کے وقت اور شبِ معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ جبریلِ امین نے سینۂ پاک کو چاک کر کے قلبِ مبارک نکالا اور زریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ ف۳ اس بوجھ سے مراد یا وہ غم ہے جو آپ کو کفّار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا یا امّت کے گناہوں کا غم جس میں قلبِ مبارک مشغول رہتا تھا، مراد یہ ہے کہ ہم نے آپ کو مقبول الشفاعت کر کے وہ بارِ غم دور کر دیا۔ ف۴ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا: اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اِس سے یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، منبروں پر، خطبوں میں۔ تو اگر کوئی اللہ تعالٰی کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار، وہ کافر ہی رہے گا۔ قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا، ہر خطیب، ہر تشہد پڑھنے والا، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه پکارتا ہے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ ف۵ یعنی جو شدّت و سختی کہ آپ کفّار کے مقابلے میں برداشت فرما رہے ہیں اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔ ف۶ یعنی آخرت کی ف۷ کہ دعا بعدِ نماز مقبول ہوتی ہے، اس دعا سے مراد آخرِ نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو، اس میں اختلاف ہے۔ ف۸ اسی کے فضل کے طالب رہو اور اسی پر توکل کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۙ(۱) وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ۙ(۲) وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ(۳)

انجیر کی قسم اور زیتون ف۲ اور طورِ سینا ف۳ اور اس امان والے شہر کی ف۴

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ؗ(۴) ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت

سٰفِلِیْنَ ۙ(۵) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ

کی طرف پھیر دیا ف۵ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انھیں

مَمْنُوْنٍ ؕ(۶) فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ؕ(۷) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ

بے حد ثواب ہے ف۶ تو اب ف۷ کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے ف۸ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر

الْحٰكِمِیْنَ۠ (۸) ع

حاکم نہیں

٢٠/٨ ع

اٰیاتها ١٩ — ٩٦ سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّیَّةٌ ١ — رکوعها ١

سورۂ علق مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱ ''سورۂ والتین'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چونتیس کلمے، ایک سو پانچ حرف ہیں۔ ف۲ انجیر نہایت عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں، سریع الھضم، کثیرُ النَّفع، مُلَیِّن، مُحَلِّل، دافعِ ریگ، مُفتّحِ سُدّۂ جگر، بدن کا فربہ کرنے والا، بلغم کو چھانٹنے والا۔ زیتون ایک مبارک درخت ہے اس کا تیل روشنی کے کام میں بھی لایا جاتا ہے اور بجائے سالن کے بھی کھایا جاتا ہے، یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں دُہنیت (چکناہٹ) کا نام ونشان نہیں، بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے، ہزاروں برس رہتا ہے، ان چیزوں میں قدرتِ الٰہی کے آثار ظاہر ہیں۔ ف۳ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے مشرف فرمایا اور ''سینا'' اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے یا بمعنی خوش منظر کے ہے جہاں کثرت سے پھل دار درخت ہوں۔ ف۴ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۵ یعنی بڑھاپے کی طرف جبکہ بدن ضعیف، اَعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پُشت خَم، بال سفید ہوجاتے ہیں، جلد میں جھریاں پڑجاتی ہیں، اپنے ضروریات انجام دینے میں مجبور ہوجاتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب اس نے اچھی شکل وصورت کی شکرگزاری نہ کی اور نافرمانی پر جمارہا اور ایمان نہ لایا تو جہنم کے اَسفل ترین درکات (سب سے نیچے والے طبقوں) کو ہم نے اس کا ٹھکانا کردیا۔ ف۶ اگرچہ ضعفِ پیری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر طاعتیں بجانہ لاسکیں اور ان کے عمل کم ہوجائیں لیکن کرمِ الٰہی سے انہیں وہی اجر ملے گا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور اتنے ہی عمل ان کے لکھے جائیں گے۔ ف۷ اس بیانِ قاطع و برہانِ ساطع کے بعد اے کافر! ف۸ اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں بَعث وحساب وجزا کا انکار کرتا ہے۔ ف۱ ''سورۂ اِقرا''

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ

پڑھو اپنے رب کے نام سے ف۲ جس نے پیدا کیا ف۳ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو ف۴

وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ

اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ف۵ آدمی کو سکھایا جو نہ

یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى

جانتا تھا ف۶ ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ف۷ بے شک تمہارے

رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾

رب ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے ف۹

اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ

بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا بھلا دیکھو تو اگر

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ؕ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۵

جھٹلایا ف۱۰ اور منہ پھیرا ف۱۱ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا ف۱۲ کہ اللہ دیکھ رہا ہے ف۱۳ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا ف۱۴

اس کو ''سورۂ عَلَق'' بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، بانوے کلمے، دوسواَسّی حرف ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں ''مَالَمْ یَعْلَمْ'' تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔ فرشتے نے آکر حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا: ''اِقْرَاْ'' یعنی پڑھیے! فرمایا: ہم پڑھنے والے نہیں۔ اس نے سینہ سے لگا کر بہت زور سے دبایا، پھر چھوڑ کر ''اِقْرَاْ '' کہا، پھر آپ نے وہی جواب دیا، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے ''مَالَمْ یَعْلَمْ'' تک پڑھا۔ ف۲ یعنی قرأت کی ابتداء اداءً اللہ تعالٰی کے نام سے ہو۔ اس تقدیر پر آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قرأت کی ابتداء ''بِسْمِ اللّٰهِ'' کے ساتھ مُستَحب ہے۔ ف۳ تمام خَلق کو ف۴ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لیے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قرأت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کے تعلیم کے لیے پڑھیے۔ ف۵ اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے مَنافِع ہیں، کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں۔ کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔ ف۶ آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد ''علمِ اَسماء'' ۔ اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالٰی نے جمیع اَشیاء کے علوم عطا فرمائے۔ (معالم وخازن) ف۷ یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے۔ یہ آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں، اس کو کچھ مال ہاتھ آ گیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلُّفات شروع کئے اور اس کا غرور اور تکبر بہت بڑھ گیا۔ ف۸ یعنی انسان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی وطُغیان اور غُرور وتکبر کا انجام عذاب ہوگا۔ ف۹ شانِ نزول: یہ آیت بھی ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (مَعاذَاللہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملادوں گا، پھر وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھتے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے، چہرہ کا رنگ اُڑ گیا، اَعضاء کانپنے لگے۔ لوگوں نے کہا: کیا حال ہے؟ کہنے لگا: میرے اور محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشت ناک پرند بازو پھیلائے ہوئے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عُضْو عُضْو جدا کر ڈالتے۔ ف۱۰ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ف۱۱ ایمان لانے سے ف۱۲ ابوجہل نے ف۱۳ اس کے فعل کو، پس جزا دے گا ف۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اِیذا اور آپ کی تکذیب سے۔

تو ہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ۱۵ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار اب پکارے اپنی مجلس کو ۱۶

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة ۱۴

ع ۱۹ ۲۱

ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں ۱۷ ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو ۱۸ اور ہم سے قریب ہو جاؤ

ایاتہا ۵ ﴿٩٧ سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ٢٥﴾ رکوعہا ۱

سورۂ قدر مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾

بےشک ہم نے اسے ۲ شبِ قدر میں اتارا ۳ اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ۴ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں ۵

۱۵ اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ ۱۶ شانِ نزول: جب ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اس کو سختی سے جھڑک دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپ کے مقابل نوجوان سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ ۱۷ یعنی عذاب کے فرشتوں کو۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اس کو بالاعلان گرفتار کرتے۔ ۱۸ یعنی نماز پڑھتے رہو۔ ۱ ''سورۃُ القدر'' مدنیہ وبقولے مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تیس کلمے، ایک سو بارہ حرف ہیں۔ ۲ یعنی قرآن مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف یکبارگی ۳ شبِ قدر شرف و برکت والی رات ہے۔ اس کو شبِ قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمالِ صالحہ مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لیے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ اَحادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں: بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللّٰہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے اِستغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے۔ سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایاتِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرۂ اَخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں۔ بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے، یہی حضرت امام اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس رات کے فضائلِ عظیمہ اگلی آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں: ۴ جو شبِ قدر سے خالی ہوں، اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمَمِ گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا، اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (اخرجہ ابن جریر عن طریق مجاہد) یہ اللّٰہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپ کے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔ ۵ زمین کی طرف، اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یادِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کو سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا و اِستغفار کرتے ہیں۔

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ قف هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ ع

اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے ف۶ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ف۷

آیاتها ۸ ۔ ۹۸ سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۰ ۔ رکوعها ۱

سورۂ بینہ مدنیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ

کتابی کافر ف۲ اور مشرک ف۳ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے

حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ ﴿۲﴾

جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ف۴ وہ کون وہ اللہ کا رسول ف۵ کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے ف۶

فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ؕ ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ف۷ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ

جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ

روشن دلیل ف۸ ان کے پاس تشریف لائے ف۹ اور ان لوگوں کو تو ف۱۰ یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر

الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ

عقیدہ لاتے ف۱۱ ایک طرف کے ہو کر ف۱۲ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا

الْقَیِّمَةِ ؕ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ

دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی

ف۶ جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لیے مقدر فرمایا۔ ف۷ بلاؤں اور آفتوں سے۔ ف۱ ''سورۂ لم یکن'' اس کو ''سورۂ بینہ'' بھی کہتے ہیں، جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے، اس سورت میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چورانوے کلمے، تین سو ننانوے حرف ہیں۔ ف۲ یہود و نصاریٰ ف۳ بت پرست ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں، کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ ''نبیِ موعود'' تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے۔ ف۵ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۶ یعنی قرآن مجید ف۷ حق و عدل کی ف۸ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۹ مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب ''نبیِ موعود'' تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں گے، لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو بعض تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسداً و عناداً کفر اختیار کیا۔ ف۱۰ توریت و انجیل میں ف۱۱ اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر ف۱۲ یعنی تمام دینوں کو

نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ۝۶ اِنَّ الَّذِیْنَ

آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں بے شک جو

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ۝۷ جَزَآؤُهُمْ

ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ

اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝۸ ع

رہیں اللہ ان سے راضی وسا اور وہ اس سے راضی وسما یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے وہا

ع ۸/۲۳

رکوعھا ۱	۹۹ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّةٌ ۹۳	اٰیاتها ۸

سورۂ زلزال مدنیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ۝۱ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ۝۲ وَ

جب زمین تھرتھرا دی جائے و۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے و۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے و۴ اور

قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ۝۳ یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ

آدمی کہے اسے کیا ہوا و۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی و۶ اس لیے کہ تمہارے رب

اَوْحٰى لَهَا ؕ۝۵ یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۵ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ۝۶

نے اسے حکم بھیجا و۷ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے و۸ کئی راہ ہو کر و۹ تاکہ اپنا کیا و۱۰ دکھائے جائیں

چھوڑ کر خالص اسلام کے مُتَّبِع ہو کر۔ و۱۳ اور ان کے اِطاعت و اخلاص سے و۱۴ اس کے کرم و عطا سے و۱۵ اور اس کی نافرمانی سے بچے۔ و۱ ''سورۂ اِذَا زُلْزِلَت'' جس کو ''سورۂ زلزلہ'' بھی کہتے ہیں، مکیہ وبقولے مدنیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، پینتیس کلمے اور ایک سو اُنتالیس حرف ہیں۔ و۲ قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روزِ قیامت و۳ اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے۔ و۴ یعنی خزانے اور مُردے جو اس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آپڑیں۔ و۵ کہ ایسی مُضطَرِب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا سب باہر پھینک دیا۔ و۶ اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد و عورت نے جو کچھ اس پر کیا اس کی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ۔ (ترمذی) و۷ کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کئے گئے ہیں ان کی خبریں دے و۸ مَوقِفِ حساب سے و۹ کوئی دہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف۔ و۱۰ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ

تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے

شَرًّا یَّرَہٗ ٪﴿۸﴾

اسے دیکھے گا ؁۱

آیاتہا ۱۱ | ۱۰۰ سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ ۱۴ | رکوعہا ۱

سورۂ عٰدیٰت مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا؁۱

وَ الۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾ فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ﴿۳﴾

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ؁۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر ؁۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ؁۴

فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا

لَکَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ

بڑا ناشکر ہے ؁۵ اور بے شک وہ اس پر؁۶ خود گواہ ہے اور بے شک وہ مال کی چاہت میں ضرور

لَشَدِیۡدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِی

کرّا ہے؁۷ تو کیا نہیں جانتا جب اُٹھائے جائیں گے؁۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی؁۹ جو

؁۱ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روزِ قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ بدیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کردی جائیں گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہوچکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔ محمد بن کعب قُرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی۔ اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور ترہیب (ڈرانا) ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ بعض مفسرین نے یہ فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے۔ ؁۱ ''سورۂ وَالۡعٰدِیٰت'' بقولِ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالی عنہ مکیہ ہے اور بقولِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما مدنیہ۔ اس میں ایک رکوع، گیارہ آیتیں، چالیس کلمے اور ایک سو تریسٹھ حرف ہیں۔ ؁۲ مراد اِن سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔ ؁۳ جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں۔ ؁۴ دشمن کو ؁۵ کہ اس کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ ؁۶ اپنے عمل سے ؁۷ نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لیے کمزور۔ ؁۸ مردے ؁۹ وہ حقیقت یا وہ نیکی و بدی۔

الصُّدُوۡرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمۡ بِهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّخَبِيۡرٌ ﴿۱۱﴾ ع

سینوں میں ہے بےشک ان کے رب کو اس دن ف۱۰ ان کی سب خبر ہے ف۱۱

اٰیاتُها ١١ ﴿١٠١ سُوۡرَةُ الۡقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ٣٠﴾ رکوعها ١

سورۂ قارعہ مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلۡقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾

دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی ف۲

يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ

جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے ف۳ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی (دھنی ہوئی)

الۡمَنۡفُوۡشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ

اون ف۴ تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ف۵ وہ تو من مانتے عیش میں

رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَاۤ

ہیں ف۶ اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں ف۷ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے ف۸ اور تو

اَدۡرٰٮكَ مَا هِيَهۡ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ ع

نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی ف۹

ف۱۰ یعنی روزِ قیامت جو فیصلہ کا دن ہے۔ ف۱۱ جیسی کہ ہمیشہ ہے تو انہیں اعمال نیک و بد کا بدلہ دے گا۔ ف۱ ''سورۃ القارعہ'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چھتیس کلمے، ایک سو باوَن حرف ہیں۔ ف۲ مراد اِس سے قیامت ہے جس کی ہَول وہَیبت سے دل دہلیں گے اور ''قارِعہ'' قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے۔ ف۳ یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لیے کوئی ایک جہت معیّن نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے، یہی حال روزِ قیامت خَلق کے اِنتشار کا ہوگا۔ ف۴ جس کے اجزاء مُتفرِّق ہوکر اُڑتے ہیں، یہی حال قیامت کے ہَول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا۔ ف۵ اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں۔ ف۶ یعنی جنت میں۔ مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لیے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں، ان کا کچھ وزن نہیں، تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ ف۷ بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا ف۸ یعنی اس کا مَسکن آتشِ دوزخ ہے۔ ف۹ جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔

سورۂ تکاثر مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ ثُمَّ

تمہیں غافل رکھا ف۲ مال کی زیادہ طلبی نے ف۳ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ف۴ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۵ پھر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾

ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۶ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے ف۷ بے شک ضرور جہنم کو دیکھو گے ف۸

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْــَٔلُنَّ يَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ ع

ع ٨/٢٧

پھر بے شک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی ف۹

اٰیاتها ٣ — ١٠٣ سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ١٣ — رکوعها ١

سورۂ عصر مکیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿٢﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اس زمانۂ محبوب کی قسم ف۲ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے ف۳ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام

ف۱ ''سورۂ تکاثُر'' مکیہ ہے۔اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، اٹھائیس کلمے، ایک سوبیس حرف ہیں۔ ف۲ اللہ تعالیٰ کی طاعات سے ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ کثرتِ مال کی حرص اور اس پر مُفاخَرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہوکر آدمی سعادتِ اُخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ ف۴ یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دامنِ گیرِ خاطر رہی۔حدیث شریف میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مُردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دو لوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل، عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں واپس ہوجاتے ہیں۔ (بخاری) ف۵ نَزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجۂ بد کو ف۶ قبروں میں۔ ف۷ اور حرص مال میں مبتلا ہوکر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔ ف۸ مرنے کے بعد ف۹ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں، صحت و فَراغ و اَمن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے۔ پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور ترکِ شکر پر عذاب کیا جائے گا۔ ف۱ ''سورۂ والعصر'' جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، چودہ کلمے، اَڑسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ ''عصر'' زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے، اس میں احوال کا تغیُّر و تبدُّل ناظر کے لیے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالق حکیم کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔اس لیے ہوسکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور ''عصر'' اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے۔ہوسکتا ہے کہ خاسر کے حق میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ رابح کے حق میں ''ضُحٰی'' یعنی ''وقتِ چاشت کی قسم'' ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نمازِ عصر مراد ہوسکتی

الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی ف۴ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ف۵

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے، اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ یَحْسَبُ

خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے ف۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا کیا یہ سمجھتا ہے

اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۫ۖ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ف۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا ف۴ اور تو نے کیا جانا کیا

الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا

روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ف۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی ف۶ بے شک وہ

عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۠﴿۹﴾

ان پر بند کر دی جائے گی ف۷ لمبے لمبے ستونوں میں ف۸

ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ و راجح تفسیر وہی ہے جو حضرت مُترجِم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے ''مخصوص زمانہ'' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے زمانہ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ ''لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَد'' میں حضور کے مَسکن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ ''لَعَمْرُکَ'' میں آپ کی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی اور اس میں شانِ محبوبیت کا اظہار ہے۔ ف۳ کہ اس کی عمر جو اس کا راس المال ہے اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم گھٹ رہی ہے۔ ف۴ یعنی ایمان و عملِ صالح کی۔ ف۵ ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضلِ الٰہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری نیکی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانے والے ہیں۔ ف۱ ''سورۂ ہُمَزَہ'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، نو آیتیں، تیس کلمے، ایک سو تیس حرف ہیں۔ ف۲ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبانِ طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اَخنَس بن شُریق و اُمَیَّہ بن خلف اور وَلید بن مُغیرہ وغیرہم کے اور حکم ہر غیبت کرنے والے کے لیے عام ہے۔ ف۳ مرنے نہ دے گا جو وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عملِ صالح کی طرف اِلتفات نہیں کرتا۔ ف۴ یعنی جہنم کے اس دَرَکہ (طبقے) میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔ ف۵ اور کبھی سرد نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی حتیٰ کہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری۔ (ترمذی) ف۶ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائے گی۔ دل ایسی چیز ہیں جن کو ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتشِ جہنم کا ان پر اِستیلا (غلبہ) ہوگا اور موت آئے گی نہیں تو کیا حال ہوگا! ''دلوں کو جلانا'' اس لیے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائدِ باطلہ و نیّاتِ فاسدہ کے۔ ف۷ یعنی آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ ف۸ یعنی دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائے گی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے۔ بعض مفسرین

سورۂ فیل مکیہ ہے اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا ف۲ کیا ان کا داؤں تباہی

تَضْلِیْلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ﴿۳﴾ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ

میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیں ف۳ کہ انھیں کنکر کے پتھروں سے

مِّنْ سِجِّیْلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۠﴿۵﴾

مارتے ف۴ تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ) ف۵

ع ۱ ۵ ۳۰

اٰیاتها ۴	۱۰۶ سُوْرَةُ قُرَیْشٍ مَّکِّیَّةٌ ۲۹	رکوعها ۱

سورۂ قریش مکیہ ہے، اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کر کے آتشیں ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔ ف۱ ''سورۃُ الفیل'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، چھیانوے حرف ہیں۔ ف۲ ہاتھی والوں سے مراد اَبرہہ اور اس کا لشکر ہے۔ اَبرہہ یمن اور حَبشہ کا بادشاہ تھا، اس نے صنعاء میں ایک کَنِیسہ (یہود ونصاریٰ کا عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کَنِیسہ کا طواف کریں، عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی، قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا، اس پر اَبرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا ''پیش رو'' ایک بڑا عظیمُ الجُثّہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ اَبرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہلِ مکہ کے جانور قید کر لیے ان میں دو سو اونٹ عبدالمطلب کے بھی تھے، عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ اَبرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم ومحترم مقام ہے! تم اس کے لیے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لیے کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کے لیے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اَبرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں۔ چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ اَبرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا، جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا، جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے (پتھر) گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے۔ ف۳ جو سمندر کی جانب سے فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں، دو دونوں پاؤں میں ایک مِنقار (چونچ) میں۔ ف۴ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود (جنگی ٹوپی) کو توڑ کر سر سے نکل کر جسم کو چیر کر ہاتھی میں گزر کر زمین میں پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا۔ ف۵ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ کے پچاس روز بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ

اس لیے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا (رغبت دلائی) ف۲ تو انھیں چاہیے اس گھر

ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾ ع

کے ف۳ رب کی بندگی کریں جس نے انھیں بھوک میں ف۴ کھانا دیا اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ف۵

ع ۱/۴ ۳۱

سورۂ ماعون مکیہ ہے، اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ف۲ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ف۳

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ف۴ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے

ف۱ ''سورۃ القریش'' بقول اصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار آیتیں، سترہ کلمے، تہتر حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں ان میں سے ایک نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی ان کی محبت ان میں ڈالی، جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کیلئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہل حرم کہتے تھے اور ان کی عزت وحرمت کرتے تھے۔ یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کیلئے سرمایہ بہم پہنچاتے، جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسبابِ معاش، اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ ٹھاتے ہیں۔ ف۳ یعنی کعبہ شریفہ کے ف۴ جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے، ان سفروں کے ذریعہ سے ف۵ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہلِ مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اَطراف وحَوالی (آس پاس کے علاقوں) میں قتل وغارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انہیں جُذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انہیں کبھی جُذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے انہیں خوفِ عظیم سے امان عطا فرمائی۔ ف۱ ''سورۃُ الماعون'' مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن اُبی بن سَلُول منافق کے حق میں۔ اس میں ایک رکوع، سات آیتیں، پچیس کلمے، ایک سو پچیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حساب وجزاء کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے۔ شانِ نزول: یہ آیتیں عاص بن وائل سَہمی یا ولید بن مُغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں۔ ف۳ اور اس پر شدت وسختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا۔ ف۴ یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے۔

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

بھولے بیٹھے ہیں ف۵ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ف۶ اور برتنے کی چیز ف۷ مانگے نہیں دیتے ف۸

آیاتہا ۳ ۱۰۸ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ۱۵ رکوعہا ۱

سورۂ کوثر مکیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ف۲ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو ف۳ اور قربانی کرو ف۴ بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ف۵

آیاتہا ۶ ۱۰۹ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۱۸ رکوعہا ۱

سورۂ کافرون مکیہ ہے، اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۵ مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لیے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔ **ف۶** عبادتوں میں۔ آگے ان کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے **ف۷** مثل سوئی و ہانڈی و پیالے کے **ف۸** **مسئلہ:** علماء نے فرمایا کہ مُستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔ **ف۱** ''سورۃُ الکوثر'' جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، دس کلمے، بیالیس حرف ہیں۔ **ف۲** اور فضائلِ کثیرہ عنایت کر کے تمام خَلق پر افضل کیا۔ حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرتِ فُتوح بھی اور بیشمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ **ف۳** جس نے تمہیں عزّت و شرافت دی **ف۴** اس کے لیے اس کے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ **ف۵** نہ آپ۔ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے مُتبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالٰی کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔ **شانِ نزول:** جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ''اَبتَر'' یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔ **ف۱** ''سورۃُ الکافرون'' مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، چھبیس کلمے، چورانوے حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے دین کا اِتباع کیجئے ہم آپ کے دین کی اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے

اٰیاتہا ۳ | ۱۱۰ سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۴ | رکوعہا ۱

سورہ نصر مدنیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱؎

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۝۱ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ۲؎ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

داخل ہوتے ہیں ۳؎ تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ۴؎ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ۵؎

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہوگئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے۔ ۲؎ مُخاطَب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔ ۳؎ یعنی تمہارے لیے تمہارا کفر اور میرے لیے میری توحید اور میرا اِخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے۔ ''وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ'' (یعنی اور یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے) ۱؎ ''سورۂ نصر'' مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، سترہ کلمے، ستتر حرف ہیں۔ ۲؎ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دشمنوں کے مقابلہ میں۔ اس سے یا عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ۔ ۳؎ جیسا کہ بعد فتحِ مکہ ہوا کہ لوگ اَقطارِ اَرض سے شوقِ غلامی میں چلے آتے تھے اور شرفِ اسلام سے مشرّف ہوتے تھے۔ ۴؎ امت کے لیے ۵؎ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' کی بہت کثرت فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی، اس کے بعد آیت ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ'' نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اَسّی روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۃ ''الکلالۃ'' نازل ہوئی، اس کے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت ''وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ'' نازل ہوئی، اس کے بعد حضور اکّیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے۔ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دِین کامل اور تمام ہوگیا تو اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے، اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا، چاہے دنیا میں رہے، چاہے اس کی

ع ۶ / ۳۴

ع ۳ / ۳۵ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سورۂ لہب مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ﴿١﴾ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ﴿٢﴾

تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۲ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا ف۳

سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ ﴿٣﴾ وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ ﴿٤﴾ فِىۡ

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۴ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے اس

جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿٥﴾ ع

کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ف۵

ع ١ ۵ ٣٦

ایاتها ۴ ١١٢ سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ مَكِّيَّةٌ ٢٢ رکوعها ١

سورۂ اخلاص مکیہ ہے، اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لقاءقبول فرمائے۔اس بندہ نے لقائے الٰہی اختیار کی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا: آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء، ہماری اولادیں سب قربان۔ ف۱ ''سورۂ اَبی لہب'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، ستتر حرف ہیں۔شانِ نزول: جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ''اِنِّیۡ لَكُمۡ نَذِیۡرٌ مبِیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ'' اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ، کیا تم نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا۔اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا: ف۲ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے۔ یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا چچا تھا، بہت گورا خوبصورت آدمی تھا، اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے۔ ف۳ یعنی اس کی اولاد۔ مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لیے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کردوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔ ف۴ اُمّ جمیل بنتِ حَرب بن اُمیہ ابوسفیان کی بہن جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نہایت عِناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت میں اِنتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے راستہ میں ڈالتی تا کہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ ف۵ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لیے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کے پیچھے سے اس کے گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مرگئی۔ ف۱ ''سورۂ اخلاص'' مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار یا پانچ آیتیں، پندرہ کلمے، سینتالیس حرف ہیں۔ اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ

تم فرماؤ وہ اللّٰہ ہے وہ ایک ہے ف۲ اللّٰہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اس کی کوئی اولاد ف۴ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵ اور نہ

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ﴿۴﴾

اس کے جوڑ کا کوئی ف۶

ع ۲۴

اٰیاتھا ۵ ۱۱۳ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۲۰ رکوعھا ۱

سورۂ فلق مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ف۲ اس کی سب مخلوق کے شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب

وارد ہوئی ہیں اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے، ایک شخص نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔ (ترمذی) **شانِ نزول:** کفارِ عرب نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللّٰہ ربّ العزت عَزَّ وَ عُلا تبارک وتعالٰی کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللّٰہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے، کیا پیتا ہے، ربوبیّت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللّٰہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات وصفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کردیا۔ ف۲ ربوبیت والوہیت میں صفاتِ عظمت وکمال کے ساتھ موصوف ہے، مثل ونظیر وشبیہ سے پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۳ ہر چیز سے۔ نہ کھائے نہ پئے، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے۔ ف۴ کیونکہ کوئی اس کا مجانس نہیں۔ ف۵ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے۔ ف۶ یعنی کوئی اس کا ہمتا وعدیل نہیں۔ اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس واعلٰی مطالب بیان فرمادیئے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب خانے لبریز ہوجائیں۔ ف۱ "سورۂ فلق" مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے۔ "وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ" (یعنی مدنیہ والا قول زیادہ صحیح ہے) اس سورت میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تئیس کلمے، چوہتر حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے یہ اس وقت نازل ہوئیں جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاءِ ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا، قلب وعقل واعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند روز کے بعد جبریل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنویں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو بھیجا، انہوں نے کنویں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی، اس میں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور ایک موم کا پُتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللّٰہ تعالٰی نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں، ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ہی ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہوگئے۔ **مسئلہ:** تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں، حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لیے عمل کروں؟ حضور نے اجازت دی۔ (ترمذی) ف۲ تعوذ میں اللّٰہ تعالٰی کا اس

وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الۡعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾ ع

وہ ڈوبے ف۴ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ف۵ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ف۶

ع ۵ / ۳۸

سورۂ ناس مکیہ ہے، اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنۡ شَرِّ

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴ اس کے شر سے جو دل

الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ﴿٥﴾

میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں

مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾ ع

جن اور آدمی ف۷

ع ٦ / ۳۹

دعائے ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسۡ وَحۡشَتِیۡ فِیۡ قَبۡرِیۡ اَللّٰهُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ بِالۡقُرۡاٰنِ الۡعَظِیۡمِ وَاجۡعَلۡهُ لِیۡۤ اِمَامًا وَّنُوۡرًا وَّهُدًی وَّرَحۡمَةً ط اَللّٰهُمَّ ذَكِّرۡنِیۡ مِنۡهُ مَانَسِیۡتُ وَعَلِّمۡنِیۡ مِنۡهُ مَاجَهِلۡتُ وَارۡزُقۡنِیۡ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّیۡلِ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ وَاجۡعَلۡهُ حُجَّةً یَّا رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ۱۵۷۱، ص ۱۰۲، دار الکتب العلمیة بیروت وتفسیر روح البیان، سورة الاسراء، تحت الآیة: ۱۰، ج۵، ص۱۳۶، کوئٹه)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ بِعَدَدِ مَا فِیۡ جَمِیۡعِ الۡقُرۡاٰنِ حَرۡفًا حَرۡفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرۡفٍ اَلۡفًا اَلۡفًا۔

(تفسیر روح البیان، سورة الاحزاب، تحت الآیة: ۵۶، ج۷، ص۲۳۵، کوئٹه)

تـــمـــت بـــالـــخـــیـــر

وصف کے ساتھ ذکر اس لیے ہے اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شبِ تار میں آدمی طلوعِ صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن و راحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہل اضطرار و اضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت اربابِ کرم وغم کو کشائش دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں، میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "فلق" جہنم میں ایک وادی ہے۔ ف۳ جاندار ہو یا بے جان، مکلّف ہو یا غیر مکلّف۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اعوان ولشکر کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔ ف۴ حضرت اُمُّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی پناہ لو اس کے شر سے، یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے۔ (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لیے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔ ف۵ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں۔ مسئلہ: گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، آیاتِ

قرآن یا اَسماءِ الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ وتابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ ف٦ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زَوالِ نعمت کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ ف١ ''سورۃُ النَّاسِ'' بقولِ اَصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، بیس کلمے، اُناسی حرف ہیں۔ ف٢ سب کا خالق و مالک۔ ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لیے ہے کہ انہیں اشرفُ المخلوقات کیا۔ ف٣ ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ف٤ کہ الٰہ اور معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے۔ ف٥ مراد اس سے شیطان ہے۔ ف٦ یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللّٰہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔ ف٧ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطینِ جنّ انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطینِ اِنس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں۔ آدمی کو چاہئے کہ شیاطینِ جنّ کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطینِ اِنس کے شر سے بھی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ '' قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسمِ اقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

''وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ وَاَسْرَارِ كِتَابِهٖ وَاٰخِرُ دَعْوَانَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَسَيِّدِ اَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔''

دعائے ختم القرآن

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ٥ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ٥ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ٥ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّ بِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّ بِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّبِالْجِيْمِ جَمَالاً وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَآءِ خَيْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِيْلاً وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّيْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّيْنِ شِفَآءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِيَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّبِالظَّآءِ ظَفْرًا وَّبِالْعَيْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَيْنِ غِنًى وَّبِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَا وِوُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَايَةً وَّبِالْيَآءِ يَقِيْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ٥ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ٥ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْعَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْنِسْيَانٍ اَوْتَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ اَوْتَقْدِيْمٍ اَوْتَاْخِيْرٍ اَوْزِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْتَاْوِيْلٍ عَلٰى غَيْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْهِ اَوْرَيْبٍ اَوْشَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْسُوْٓءِ اِلْحَانٍ اَوْتَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْكَسْلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْزَيْغِ لِسَانٍ اَوْوَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْاِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْاِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْهَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَاكَتَبَهٗ اَوْقِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سَتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلاً فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةَ وَالْبِشَارَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ ٥ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَآبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے، کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ، اِس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآنِ مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اِس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامات مقرر کر دی ہیں جن کو **''رُمُوزِ اوقافِ قرآنِ مجید''** کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اِن رُموز کو ملحوظ رکھیں، اور وہ یہ ہیں:

O جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ بنا دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ''ت'' ہے۔ جو بصورت ''ة'' لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہئے، اب ''ة'' تو نہیں لکھی جاتی البتہ چھوٹا سا دائرہ بنا دیا جاتا ہے، اسی کو آیت کہتے ہیں۔

م یہ علامت وقفِ لازم کی ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ ''اٹھو، مت بیٹھو'' جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو ''اٹھو'' پر ٹھہرنا لازم ہے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو ''اٹھو مت بیٹھو'' ہو جائے گا۔ جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج یہ وقفِ جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز یہ وقفِ مجوز کی علامت ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص یہ وقفِ مرخص کی علامت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ''ص'' پر ملا کر پڑھنا ''ز'' کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے یہ ''اَلْوَصْلُ اَوْلٰی '' کا اختصار ہے، یعنی یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق یہ ''قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ'' کا خلاصہ ہے یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل یہ ''قَدْ یُوْصَلُ'' کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھہرا جاتا، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ ''قِفْ'' ہے جس کے معنی ہیں ''ٹھہر جاؤ'' اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ یہ دونوں سکتہ کی علامات ہیں یہاں اس طرح ٹھہرنا چاہئے کہ آواز ٹوٹ جائے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفۃ یہ بھی سکتہ کی علامت ہے البتہ یہاں ماقبل دونوں علامات ''س یا سکتہ'' کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے اور سانس بھی نہ ٹوٹے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہی فرق ہے کہ سکتہ میں کم اور وقفہ میں زیادہ ٹھہرا جاتا ہے۔

لا ''لا'' کے معنی ''نہیں'' ہیں، یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے البتہ آیت کے اوپر ہو تو اس پر ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے میں اختلاف ہے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ک یہ ''کَذٰلِکَ'' کی علامت ہے یعنی اس سے پہلے جو علامتِ وقف ہے یہاں بھی وہی سمجھی جائے۔

∴ ∴ اگر کوئی عبارت اِن تین تین نقطوں کے درمیان ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کرکے دوسرے تین نقطوں پر وقف نہ کرے یا پہلے تین نقطوں پر وقف نہ کرکے دوسرے تین نقطوں پر وقف کرے۔ اس قسم کی عبارت کو معانقہ یا مراقبہ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

مطالبُ القرآن

از: مجلس المدينة العلمية

مَدَنی پھول: • اختصار کے پیشِ نظر آیتوں کا کچھ حصّہ ذکر کیا گیا ہے، موضوع کو سمجھنے کیلئے پوری آیت مع ترجمہ وتفسیر مُلاحظہ فرمائیے۔
• موضوع اور اس کے تحت لائی گئی آیات میں کتبِ تفسیر کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

اللّٰہ عزوجل ایک ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ	٢	البقرۃ	١٦٣
اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ	٣	البقرۃ	٢٥٥
شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّـہٗ لَآاِلٰـہَ اِلَّا	٣	اٰل عمرٰن	١٨
اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ	٦	النسآء	١٧١
مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ	٨	الاعراف	٦٥
وَاَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ	١٢	ھود	١٤
وَھُوَالْوَاحِدُ الْقَھَّارُ	١٣	الرعد	١٦
اِنَّمَا ھُوَ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ	١٤	النحل	٥١
وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ	٢٣	صٓ	٦٥
وَھُوَالَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ	٢٥	الزخرف	٨٤
اَمْ لَھُمْ اِلٰـہٌ غَیْرُ اللّٰہِ	٢٧	الطور	٤٣

اللّٰہ عزوجل شریک سے پاک ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ	٥	النسآء	٤٨
وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ	٥	النسآء	١١٦
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ	١٨	الفرقان	٢
اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ	٢١	لقمٰن	١٣
سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ	٢٨	الحشر	٢٣

وہی ہر چیز کا خالق ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	١	البقرۃ	١١٧
اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	٢	البقرۃ	١٦٤
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ	٧	الانعام	١
اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ	٧	الانعام	٩٥
لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ خَالِقُ کُلِّ	٧	الانعام	١٠٢
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ	٨	الاعراف	٥٤
ھُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ	٩	الاعراف	١٨٩
وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ	١١	یونس	٦
اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ	١٣	الرعد	٢
وَھُوَالَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ	١٣	الرعد	٣
وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ	١٣	الرعد	٤
وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ	١٤	الحجر	٢٢
اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ الْخَلّٰقُ	١٤	الحجر	٨٦
قَالَ رَبُّنَاالَّذِیْٓ اَعْطٰی	١٦	طٰہٰ	٥٠
وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ	١٨	النور	٤٥
ھُوَاللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ	٢٨	الحشر	٢٤
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	٢٨	التغابن	٣
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ	٣٠	العلق	١

ہر چیز کا مالک وہی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ	١	الفاتحۃ	٣
اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ	١	البقرۃ	١٠٧
وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ	١	البقرۃ	١١٥
قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ	٣	اٰل عمرٰن	٢٦
وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	٤	اٰل عمرٰن	١٠٩
اِنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ	١١	التوبۃ	١١٦
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا	١٤	الحجر	٢١
اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ	١٦	مریم	٤٠
اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ	٢٨	الحشر	٢٣
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ	٢٨	التغابن	١
تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ	٢٩	الملک	١

قدرتِ الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ	١	البقرۃ	١٠٦
اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا	٢	البقرۃ	١٦٥
وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ	٣	البقرۃ	٢٥٣
قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ	٣	اٰل عمرٰن	٢٦
وَاللّٰہُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ	٤	اٰل عمرٰن	١٥٦
مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ	١٢	ھود	٥٦
اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ	١٦	مریم	٣٥
لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ	١٧	الانبیآء	٢٣
مَاخَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ	٢١	لقمٰن	٢٨
وَاَنَّـہٗ ھُوَاَضْحَکَ وَاَبْکٰی	٢٧	النجم	٤٣
وَاَنَّـہٗ ھُوَاَغْنٰی وَاَقْنٰی	٢٧	النجم	٤٨

رحمت ومغفرتِ الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	١	الفاتحۃ	٢
اِنَّـہٗ ھُوَالتَّوَّابُ الرَّحِیْمُ	١	البقرۃ	٥٤
اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	٢	البقرۃ	١٧٣
وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	٣	اٰل عمرٰن	٣١
کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ	٧	الانعام	١٢
فَقُلْ رَّبُّکُمْ ذُوْرَحْمَۃٍ وَّاسِعَۃٍ	٨	الانعام	١٤٧
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ	٨	الانعام	١٦٠
اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ	١٢	ھود	٩٠
وَاِنَّ رَبَّکَ لَذُوْمَغْفِرَۃٍ	١٣	الرعد	٦
نَبِّیْٔ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ	١٤	الحجر	٤٩
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ	١٨	النور	٢١
اَلرَّحْمٰنُ	٢٧	الرحمٰن	١
ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی	٢٩	المدثر	٥٦
وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ	٣٠	البروج	١٤

ہدایت کس کو ملتی ہے؟

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ	٤	اٰل عمرٰن	١٠١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ	٦	المآئدة	١٦
فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ	٨	الانعام	١٢٥
وَيَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ	١٣	الرعد	٢٧
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	١٧	الحج	٥٤

اللّٰہ عزوجل کس کو ہدایت نہیں دیتا؟

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ	١	البقرة	٢٦
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	٣	البقرة	٢٦٤
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ	٣	ال عمران	٨٦
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ يُّضِلُّ	١٤	النحل	٣٧

علمِ الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ	١	البقرة	٢٩
اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ	١	البقرة	٣٣
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	١٠	الانفال	٤٣
وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ	١١	يونس	٦١
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا	١٢	هود	٦
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا	١٢	هود	١٢٣
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ	١٤	الحجر	٢٤
فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى	١٦	طٰهٰ	٧
يٰبُنَىَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ	٢١	لقمٰن	١٦
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ	٢٧	الحديد	٤

اللّٰہ عزوجل دعا قبول فرمانے والا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا	٢	البقرة	١٨٦
اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا	٢٠	النمل	٦٢
فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ	٢٤	الزمر	٤٩

دعا مانگنے کی ترغیب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ	٥	النسآء	٣٢
قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْٓ	٢٤	المؤمن	٦٠

اللّٰہ عزوجل ہی رزّاقِ حقیقی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ	٢	البقرة	٢١٢
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	٧	المآئدة	٨٨
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ	١٢	هود	٦
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	١٣	الرعد	٢٦
وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ	٢١	العنكبوت	٦٠
يُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا	٢٤	المؤمن	١٣
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ	٢٥	الشورٰى	٢٧
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ	٢٧	الذّٰريٰت	٥٨
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ	٢٩	الملك	٢١

ذِکرِ الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ	٢	البقرة	١٥٢
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ	١٠	الانفال	٤٥
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ	١٣	الرعد	٢٨

میلادِ مصطفٰی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	٤	ال عمران	١٦٤
وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	٦	المآئدة	٧
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ	١١	التوبة	١٢٨
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ	١١	يونس	٥٨
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ	٢٨	الصف	٦
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ	٣٠	الضحٰى	١١

مدحِ مصطفٰی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم بحمدِ ربِّ العلٰی عزوجل

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ	٢٨	الصف	٩

تعظیمِ مصطفٰی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا	١	البقرة	١٠٤
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى	٥	النسآء	٦٥
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ	٦	المآئدة	١٢
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا	٩	الاعراف	١٥٧
اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ	٩	الانفال	٢٤
لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ	١٨	النور	٦٣
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ	٢٢	الاحزاب	٣٦
وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ	٢٦	الفتح	٩
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا	٢٦	الحجرات	١-٥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا	٢٨	المجادلة	١٢

آپ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم خاتم النّبیّین ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	٦	المآئدة	٣
اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا	٩	الاعراف	١٥٨
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	١٠	التوبة	٣٣
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً	١٧	الانبيآء	١٠٧
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا	١٨	الفرقان	١
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ	٢٢	الاحزاب	٤٠
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	٢٢	سبا	٢٨
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	٢٦	الفتح	٢٨
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	٢٨	الصف	٩

آپ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم تمام مخلوق سے افضل ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا	٣	البقرة	٢٥٣
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ	٣	ال عمران	٨١
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ	٧	الانعام	٩٠
تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ	١٨	الفرقان	١
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ	٢٢	الاحزاب	٤٠
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	٢٢	سبا	٢٨

محبتِ رسول صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	ال عمران	٣١
قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ	١٠	التوبة	٢٤

اطاعت واتباعِ رسول صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	ال عمران	٣١
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٣	ال عمران	٣٢
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٤	ال عمران	١٣٢
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٤	النسآء	١٣
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	٥	النسآء	٥٩
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	٥	النسآء	٦٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٥	النسآء	٦٩
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ	٥	النسآء	٨٠
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	٧	المآئدة	٩٢
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ	٩	الانفال	١
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا	٩	الانفال	٢٠
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا	٩	الانفال	٢٤
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	١٠	الانفال	٤٦
وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	١٠	التوبة	٧١
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	١٨	النور	٥٢
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا	١٨	النور	٥٤
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	١٨	النور	٥٦
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٢٢	الاحزاب	٣٣
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ	٢٢	الاحزاب	٧١
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	٢٦	محمد	٣٣
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٢٦	الفتح	١٧
لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ	٢٦	الحجرات	١
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٢٨	المجادلة	١٣
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا	٢٨	التغابن	١٢

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ عزّوجلّ کی رحمت اور اسکے سب سے قریب ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ	٨	الاعراف	٥٦

شفاعتِ رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ	٥	النسآء	٦٤
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ	١٥	بنی اسرآءیل	٧٩
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ	٢٦	محمد	١٩
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ	٣٠	الضحٰی	٥

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے معجزات

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا	١	البقرة	٢٣
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	١٤	النحل	٨٩
سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ	١٥	بنی اسرآءیل	١
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى	٢٧	النجم	١
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى	٢٧	النجم	٨
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى	٢٧	النجم	٩
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى	٢٧	النجم	١٧
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ	٢٧	القمر	١
وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا	٢٧	القمر	٢
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ	٢٩	الدهر	٢٣

آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کا خُلقِ عظیم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ	٤	ال عمرٰن	١٥٩
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ	١١	التوبة	١٢٨
فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا	١١	يونس	١٦
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ	٢١	الاحزاب	٢١
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	٢٩	القلم	٤

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نور بھی ہیں اور بشر بھی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	٦	المآئدة	١٥
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ	١٠	التوبة	٣٢
قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	١٦	الكهف	١١٠
مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا	١٨	النور	٣٥
وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ	٢٢	الاحزاب	٤٦
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى	٢٧	النجم	١
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ	٢٨	الصف	٨

حاضر وناظر آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ	٢	البقرة	١٤٣
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ	٥	النسآء	٤١
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ	٢١	الاحزاب	٦
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا	٢٩	المزمل	١٥

علمِ مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بعطائے کبریا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ	٤	ال عمرٰن	١٧٩
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	٥	النسآء	١١٣
مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ	٧	الانعام	٣٨
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ	٧	الانعام	٥٩
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ	١١	يونس	٣٧
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا	١٤	النحل	٨٩
اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	٢٧	الرحمٰن	١،٢
عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى	٢٩	الجن	٢٦
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ	٣٠	التكوير	٢٤

عطاءِ کبریاء بوسیلۂ مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وسلّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ	٥	النسآء	٦٤
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	٥	النسآء	٨٣
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ	٩	الانفال	٣٣
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ	٣٠	الضحٰی	٥

حدیثِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ثبوت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	ال عمرٰن	٣١
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ	٥	النسآء	٨٠
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ	٢١	الاحزاب	٢١
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٢٢	الاحزاب	٧١
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى	٢٧	النجم	٣،٤
وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ	٢٨	الحشر	٧

منکرینِ حدیث کا رد

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	ال عمرٰن	٣١
وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	٥	النسآء	٦٤
اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ	٥	النسآء	١٠٥
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا	٩	الانفال	٢٤
وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ	١٠	التوبة	٢٩
يٰقَوْمَنَاۤ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ	٢٦	الاحقاف	٣١
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى	٢٧	النجم	٣،٤
وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ	٢٨	الحشر	٧

انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ

اطاعت واتباعِ انبیاء علیہم السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْۤا اَمْرِیْ	١٦	طٰهٰ	٩٠
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ	١٩	الشعرآء	١٠٨

حضرت آدم علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً	١	البقرة	٣٠
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا	١	البقرة	٣١
قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ	١	البقرة	٣٣
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا	١	البقرة	٣٤
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا	٣	اٰل عمرٰن	٣٣
قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا	٨	الاعراف	١١
وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ	١٦	طٰهٰ	١١٥
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا	١٦	طٰهٰ	١١٦

حضرت نوح علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ	٦	النسآء	١٦٣
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ	٨	الاعراف	٥٩
وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ	١١	یونس	٧١
قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ	١٢	هود	٤٨
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ	١٦	مریم	٥٨
فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ	١٧	الحج	٤٢
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا	٢٠	العنكبوت	١٤
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ	٢٣	الصّٰٓفّٰت	٧٩
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ	٢٩	نوح	١
رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ	٢٩	نوح	٢٨

حضرت ابراہیم علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	١	البقرة	١٢٤
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٢٥
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ	١	البقرة	١٢٦
وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ	٣	البقرة	٢٥٨
مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا	٣	اٰل عمرٰن	٦٧
فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا	٤	اٰل عمرٰن	٩٥
وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا	٥	النسآء	١٢٥
وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ	٧	الانعام	٧٤
اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ	٧	الانعام	٨٣
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ	١١	التوبة	١١٤
وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ	١٢	هود	٦٩
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ	١٣	ابراهیم	٣٥
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ	١٤	الحجر	٥١
وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ	١٦	مریم	٤١
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى یَّذْكُرُهُمْ	١٧	الانبیآء	٦٠
قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا	١٧	الانبیآء	٦٩
سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ	٢٣	الصّٰٓفّٰت	١٠٩

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ	٥	النسآء	٥٤
وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ	٦	النسآء	١٦٣
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ	٢٣	الصّٰٓفّٰت	١٠١

حضرت اسحٰق علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ	٢٠	العنكبوت	٢٧
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا	٢٣	الصّٰٓفّٰت	١١٢
وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰۤى اِسْحٰقَ	٢٣	الصّٰٓفّٰت	١١٣

حضرت لوط علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلُوْنَ	١٤	الحجر	٦١
وَنَجَّیْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ	١٧	الانبیآء	٧١
وَلُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا	١٧	الانبیآء	٧٤
فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ	٢٠	العنكبوت	٢٦
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ	٢٣	الصّٰٓفّٰت	١٣٣

حضرت یعقوب علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ	١	البقرة	١٣٣
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٤٠
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ	١٢	هود	٧١
قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا	١٢	یوسف	١٣
قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ	١٣	یوسف	٨٦
اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ	١٣	یوسف	٩٣
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ	١٧	الانبیآء	٧٢
وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ	٢٣	صۤ	٤٥

حضرت یوسف علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سورة یوسف	١٢	یوسف	مکمل سورة

حضرت اِدریس علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ	١٦	مریم	٥٦
وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ	١٧	الانبیآء	٨٥

حضرت شعیب علیہ السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا	٨	الاعراف	٨٥
اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا	٩	الاعراف	٩٢
وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا	١٢	هود	٨٤
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ	١٩	الشعرآء	١٧٧
وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا	٢٠	العنكبوت	٣٦

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ	١	البقرة	٥١
وَاٰتَیْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا	٦	النسآء	١٥٣
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى	٩	الاعراف	١٠٣
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ	٩	الاعراف	١٤٢
وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ	٩	الاعراف	١٥٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَمَّا جَآءَ هُمُ الْحَقُّ مِنْ	١١	یونس	٧٦
وَلَقَدْاَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا	١٢	هود	٩٦
وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	١٥	بنی اسرآءیل	٢
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى	١٦	مريم	٥١
مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى	١٦	طٰهٰ	١٧
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ	١٧	الانبيآء	٤٨
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	١٩	الفرقان	٣٥
نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى	٢٠	القصص	٣
اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ	٢٠	القصص	٣٢
هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى	٣٠	النّٰزعٰت	١٥
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى	٣٠	الاعلىٰ	١٩
حضرت داود علیہ السلام			
وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	٢	البقرة	٢٥١
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	٦	النسآء	١٦٣
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	١٥	بنی اسرآءیل	٥٥
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ	١٩	النمل	١٥
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا	٢٢	سبا	١٠
اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ	٢٣	صٓ	٢٢
وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	٢٣	صٓ	٢٤
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ	٢٣	صٓ	٣٠
حضرت سلیمان علیہ السلام			
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ	١٧	الانبيآء	٧٩
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ	١٩	النمل	١٥
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا	٢٢	سبا	١٢
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ	٢٣	صٓ	٣٠
حضرت یونس علیہ السلام			
وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ	٧	الانعام	٨٦
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ	١١	يونس	٩٨
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا	١٧	الانبيآء	٨٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٩
وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٤٧
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ	٢٩	القلم	٤٨
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ	٢٩	القلم	٥٠
حضرت ایوب علیہ السلام			
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ	٧	الانعام	٨٤
وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ	١٧	الانبيآء	٨٣
وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ	٢٣	صٓ	٤١
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ	٢٣	صٓ	٤٣
حضرت هود علیہ السلام			
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا	٨	الاعراف	٦٥
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١٢	هود	٥٢
قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا	١٢	هود	٥٣
اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	١٢	هود	٥٦
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ	١٩	الشعرآء	١٢٤
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ	١٩	الشعرآء	١٣٥
اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٤
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٥
وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ	٢٦	الاحقاف	٢١
حضرت الیاس علیہ السلام			
وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ	٧	الانعام	٨٥
وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٢٣
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٠
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٢
حضرت یسع علیہ السلام			
وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٧	الانعام	٨٦
وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ	٧	الانعام	٨٧
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ	٧	الانعام	٩٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٢٣	صٓ	٤٨
حضرت ذو الکفل علیہ السلام			
وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ	٧	الانبيآء	٨٥
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٢٣	صٓ	٤٨
حضرت زکریا علیہ السلام			
وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا	٣	ال عمران	٣٧
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ	٣	ال عمران	٣٨
فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ	٣	ال عمران	٣٩
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً	٣	ال عمران	٤١
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى	٧	الانعام	٨٥
عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا	١٦	مريم	٢
رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ	١٦	مريم	٤
يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ	١٦	مريم	٧
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ	١٦	مريم	١١
حضرت یحیٰی علیہ السلام			
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى	٧	الانعام	٨٥
بِغُلٰمِ اِۨسْمُهٗ يَحْيٰى	١٦	مريم	٧
يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ	١٦	مريم	١٢
وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً	١٦	مريم	١٣
وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا	١٧	الانبيآء	٩٠
حضرت عیسیٰ علیہ السلام			
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ	٣	ال عمران	٤٦
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ	٣	ال عمران	٤٨
اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ	٣	ال عمران	٤٩
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى	٦	المآئدة	٤٦
حضرت خضر علیہ السلام			
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ	١٥	الكهف	٦٥
قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ	١٥	الكهف	٦٦

بعض انبیاء علیہم السلام کی قوموں کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قوم عاد (ہود علیہ السلام کی قوم)			
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٨	الاعراف	٦٦
قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ	٨	الاعراف	٦٧
قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ	٨	الاعراف	٧١
وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ	١٩	الشعرآء	١٣٠
قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ	١٩	الشعرآء	١٣٦
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٥
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ	٣٠	الفجر	٦
قوم نوح علیہ السلام			
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	٨	الاعراف	٥٩
فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ	٨	الاعراف	٦٤
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ	١١	يونس	٧١
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ	١٢	هود	٢٨
قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا	١٢	هود	٣٢
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا	١٢	هود	٤٠
فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	١٨	المؤمنون	٢٤
قوم ثمود (صالح علیہ السلام کی قوم)			
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ	٨	الاعراف	٧٤
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	٨	الاعراف	٧٨
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ	١٢	هود	٦١
وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ	١٢	هود	٦٤
لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ	١٤	الحجر	٨٠
وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ	١٤	الحجر	٨٢
وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ	١٩	الشعرآء	١٤٩
اَلَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ	١٩	الشعرآء	١٥٢
قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا	١٩	الشعرآء	١٥٥
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ	١٩	الشعرآء	١٥٨
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ	١٩	النمل	٤٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	١٩	النمل	٥١
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ	٢٧	القمر	٢٦
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ	٢٩	الحآقّة	٥
وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ	٣٠	الفجر	٩
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا	٣٠	الشمس	١٤
قوم لوط علیہ السلام			
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	٨	الاعراف	٨١
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ	٨	الاعراف	٨٢
وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ	١٢	هود	٧٨
قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا	١٢	هود	٧٩
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا	١٢	هود	٨٢
قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ	١٤	الحجر	٥٨
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا	١٤	الحجر	٧٤
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ	١٩	الشعرآء	١٦١
اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ	١٩	الشعرآء	١٦٥
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ	١٩	الشعرآء	١٦٧
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ	١٩	الشعرآء	١٧٢
اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	١٩	النمل	٥٥
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ	٢٠	العنكبوت	٢٨
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ	٢٠	العنكبوت	٣٤
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ	٢٧	القمر	٣٣
وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ	٢٧	القمر	٣٧
اصحاب الایکہ واصحاب مدین (حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم)			
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	٨	الاعراف	٨٥
وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٩	الاعراف	٩٠
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	٩	الاعراف	٩١
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ	١٢	هود	٨٤
وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ	١٢	هود	٨٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ	١٢	هود	٨٧
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ	١٢	هود	٩١
يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى	١٢	هود	٩٣
وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا	١٢	هود	٩٤
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	١٤	الحجر	٧٩
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ	١٩	الشعرآء	١٧٦
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ	١٩	الشعرآء	١٨٣
اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ	١٩	الشعرآء	١٨٥
وَاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ	٢٦	ق	١٤
اصحاب القریہ			
مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ	٢٢	يٰسٓ	١٣
اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ	٢٢	يٰسٓ	١٤
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ	٢٣	يٰسٓ	٢٨
اصحاب خندق			
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ	٣٠	البروج	٤
اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ	٣٠	البروج	٦
قوم سبا			
لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ	٢٢	سبا	١٥
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ	٢٢	سبا	١٦
قوم فرعون			
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	١٠	الانفال	٥٢
وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ	١٠	الانفال	٥٤
فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا	١٥	بنیٓ اسرآءيل	١٠٣
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ	١٦	طٰهٰ	٧٨
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ	١٩	الشعرآء	٦٤
فرعون اور اس کے ساتھیوں کا انجام			
يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	١٢	هود	٩٨
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً	١٢	هود	٩٩
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا	٢٤	المؤمن	٤٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تذکرۂ صالحین ومقربین			
حضرت لقمان رضی اللہ تعالٰی عنہ			
لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ	۲۱	لقمٰن	۱۲
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ	۲۱	لقمٰن	۱۳
حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ			
یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ	۱۶	الکھف	۸۳
قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ	۱۶	الکھف	۹۴
حضرت حوا رضی اللہ تعالٰی عنہا			
وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ	۱	البقرۃ	۳۵
فَاَزَلَّھُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْھَا	۱	البقرۃ	۳۶
اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ	۸	الاعراف	۱۹
فَدَلّٰھُمَا بِغُرُوْرٍ	۸	الاعراف	۲۲
یٰۤاٰدَمُ اِنَّ ھٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ	۱۶	طٰہٰ	۱۱۷
فَاَکَلَا مِنْھَا فَبَدَتْ لَھُمَا	۱۶	طٰہٰ	۱۲۱
حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا			
اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ	۳	اٰل عمرٰن	۳۳
فَتَقَبَّلَھَا رَبُّھَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ	۳	اٰل عمرٰن	۳۷
یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ	۳	اٰل عمرٰن	۴۳
وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ	۱۶	مریم	۱۶
وَالَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا	۱۷	الانبیآء	۹۱
حضرت طالوت رضی اللہ تعالٰی عنہ			
قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا	۲	البقرۃ	۲۴۷
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ	۲	البقرۃ	۲۴۹
حضرت آسیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا			
وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ	۲۸	التحریم	۱۱
فضائل خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم			
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ	۳	البقرۃ	۲۷۴
وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ	۸	الاعراف	۴۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ	۱۰	التوبۃ	۴۰
وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ	۱۸	النور	۲۲
ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ	۲۲	الاحزاب	۴۳
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ	۲۴	الزمر	۳۳
اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ	۲۶	الحجرات	۳
لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ	۲۷	الحدید	۱۰
فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ	۲۸	التحریم	۴
وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی	۳۰	الیل	۱۷
آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **کی خلافت کا ثبوت**			
وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ	۱۸	النور	۵۵
سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ	۲۶	الفتح	۱۶
حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ			
وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	۱۰	الانفال	۶۴
وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ	۲۶	الفتح	۲۹
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ	۳۰	البینۃ	۸
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ	۳	البقرۃ	۲۶۲
اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ	۲۳	الزمر	۹
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ	۲۶	الفتح	۱۰
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا	۳۰	البینۃ	۸
حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ			
اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ	۲۸	المجادلۃ	۱۲
وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ	۲۹	الدھر	۸
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا	۳۰	البینۃ	۸
فضائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم			
اٰمِنُوْا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ	۱	البقرۃ	۱۳
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِہٖ	۱	البقرۃ	۱۳۷
وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ	۴	اٰل عمرٰن	۱۵۲
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا	۶	المآئدۃ	۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ	۱۱	التوبۃ	۱۰۰
وَالْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ	۱۱	التوبۃ	۱۱۷
اُولٰٓئِکَ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ	۲۲	سبا	۴
وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ	۲۶	الفتح	۲۹
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ	۲۶	الحجرات	۳
فضائل ازواج مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن			
وَاَزْوَاجُہٗۤ اُمَّھٰتُھُمْ	۲۱	الاحزاب	۶
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ	۲۲	الاحزاب	۳۲
لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	۲۲	الاحزاب	۳۳
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **کے فضائل**			
فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا	۵	النسآء	۴۳
اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ	۱۸	النور	۱۱
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ	۲۲	الاحزاب	۳۲
فضائل اہل بیت رضی اللہ تعالٰی عنہم			
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا	۳	اٰل عمرٰن	۶۱
وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ	۱۶	طٰہٰ	۸۲
لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	۲۲	الاحزاب	۳۳
اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی	۲۵	الشورٰی	۲۳
فضائل اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم			
فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ	۲	البقرۃ	۲۴۸
وَجَدَ عِنْدَھَا رِزْقًا	۳	اٰل عمرٰن	۳۷
اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ	۹	الانفال	۳۴
اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ	۱۱	یونس	۶۲
وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ	۱۳	ابراھیم	۵
وَتَحْسَبُھُمْ اَیْقَاظًا	۱۵	الکھف	۱۸
اولیاء اللہ رحمھم اللہ **کی کرامات کا ثبوت**			
کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْھَا زَکَرِیَّا	۳	اٰل عمرٰن	۳۷
فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَاۤ رَکِبَا	۱۵	الکھف	۷۱

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فانطلقا حتّٰی اِذا لقیا	١٥	الکھف	٧٤
ھُزّی اِلَیکِ بِجِذعِ النَّخلَۃِ	١٦	مریم	٢٥
اَنَا اٰتِیکَ بِہٖ قَبلَ اَن یَّرتَدَّ	١٩	النمل	٤٠
بزرگوں کے تبرکات سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں			
فِیہِ سَکِینَۃٌ مِّن رَّبِّکُم	٢	البقرۃ	٢٤٨
فَکُلِی وَاشرَبِی وَقَرِّی عَینًا	١٦	مریم	٢٦
فَقَبَضتُ قَبضَۃً	١٦	طٰہٰ	٩٦
انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے			
ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ	٣	ال عمرٰن	٣٨
وَلَو اَنَّھُم اِذ ظَّلَمُوا	٥	النسآء	٦٤
اِنَّ رَحمَتَ اللہِ قَرِیبٌ	٨	الاعراف	٥٦
انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد بھی کرتے ہیں			
وَکَذٰلِکَ نُرِیٓ اِبرٰھِیمَ	٧	الانعام	٧٥
فَاَرَدنَا اَن یُّبدِلَھُمَا رَبُّھُمَا	١٦	الکھف	٨١
لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا	١٦	مریم	١٩
اَنَا اٰتِیکَ بِہٖ قَبلَ اَن یَّرتَدَّ	١٩	النمل	٤٠
غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے			
اِستَعِینُوا بِالصَّبرِ	٢	البقرۃ	١٥٣
وَلَو اَنَّھُم اِذ ظَّلَمُوا	٥	النسآء	٦٤
تَعَاوَنُوا عَلَی البِرِّ وَالتَّقوٰی	٦	المآئدۃ	٢
یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسبُکَ اللہُ	١٠	الانفال	٦٤
اِن تَنصُرُوا اللہَ یَنصُرکُم	٢٦	محمد	٧
فَاِنَّ اللہَ ھُوَ مَولٰہُ وَجِبرِیلُ	٢٨	التحریم	٤
فضائل شہداء کرام			
وَلَا تَقُولُوا لِمَن یُّقتَلُ	٢	البقرۃ	١٥٤
قُتِلتُم فِی سَبِیلِ اللہِ	٤	ال عمرٰن	١٥٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بَل اَحیَآءٌ عِندَ رَبِّھِم	٤	ال عمرٰن	١٦٩
فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِینَ اَنعَمَ	٥	النسآء	٦٩
فضائل علم وعلماء			
وَمَا یَعلَمُ تَاوِیلَہٗٓ اِلَّا اللہُ	٣	ال عمرٰن	٧
اُولُوا العِلمِ قَآئِمًا بِالقِسطِ	٣	ال عمرٰن	١٨
لٰکِنِ الرّٰسِخُونَ فِی العِلمِ	٦	النسآء	١٦٢
مِّنھُم طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوا	١١	التوبۃ	١٢٢
یُفَصِّلُ الاٰیٰتِ لِقَومٍ یَّعلَمُونَ	١١	یونس	٥
وَاِنَّہٗ لَذُو عِلمٍ لِّمَا عَلَّمنٰہُ	١٣	یوسف	٦٨
وَفَوقَ کُلِّ ذِی عِلمٍ عَلِیمٌ	١٣	یوسف	٧٦
قَالَ الَّذِینَ اُوتُوا العِلمَ	١٤	النحل	٢٧
یَومَ نَدعُوا کُلَّ اُنَاسٍ	١٥	بنی اسرآءیل	٧١
مَّا یَعلَمُھُم اِلَّا قَلِیلٌ	١٥	الکھف	٢٢
وَلِیَعلَمَ الَّذِینَ اُوتُوا العِلمَ	١٧	الحج	٥٤
عِندَہٗ عِلمٌ مِّنَ الکِتٰبِ	١٩	النمل	٤٠
وَمَا یَعقِلُھَآ اِلَّا العٰلِمُونَ	٢٠	العنکبوت	٤٣
ھَل یَستَوِی الَّذِینَ یَعلَمُونَ	٢٣	الزمر	٩
تعلیم وتعلم کی فضیلت			
نَرفَعُ دَرَجٰتٍ مَّن نَّشَآءُ	٧	الانعام	٨٣
قَالَ الَّذِینَ اُوتُوا العِلمَ	٢٠	القصص	٨٠
خَلَقَ الاِنسَانَ ہ عَلَّمَہُ البَیَانَ	٢٧	الرحمٰن	٣،٤
یَرفَعِ اللہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا	٢٨	المجادلۃ	١١
طالب حق کے لیے مناظرہ جائز ہے			
وَجَادِلھُم بِالَّتِی ھِیَ	١٤	النحل	١٢٥
ابتداء میں دین کی تعلیم دی جائے			
وَاْمُر اَھلَکَ بِالصَّلٰوۃِ	١٦	طٰہٰ	١٣٢
قَالَ لُقمٰنُ لِابنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ	٢١	لقمٰن	١٣
اللہ عزوجل کے محبوب بندے			
ھُدًی لِّلمُتَّقِینَ	١	البقرۃ	٢،٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللہَ یُحِبُّ المُحسِنِینَ	٢	البقرۃ	١٩٥
اِنَّ اللہَ یُحِبُّ التَّوَّابِینَ	٢	البقرۃ	٢٢٢
وَاللہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِینَ	٤	ال عمرٰن	١٤٦
اِنَّ اللہَ یُحِبُّ المُقسِطِینَ	٦	المآئدۃ	٤٢
یَاتِی اللہُ بِقَومٍ یُّحِبُّھُم	٦	المآئدۃ	٥٤
اِنَّ اللہَ یُحِبُّ المُتَّقِینَ	١٠	التوبۃ	٤
وَاللہُ یُحِبُّ المُطَّھِّرِینَ	١١	التوبۃ	١٠٨
سَیَجعَلُ لَھُمُ الرَّحمٰنُ وُدًّا	١٦	مریم	٩٦
یُحِبُّ الَّذِینَ یُقَاتِلُونَ	٢٨	الصف	٤
اللہ عزوجل کے ناپسندیدہ بندے			
اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ المُعتَدِینَ	٢	البقرۃ	١٩٠
وَاللہُ لَا یُحِبُّ الفَسَادَ	٢	البقرۃ	٢٠٥
وَاللہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ	٣	البقرۃ	٢٧٦
فَاِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الکٰفِرِینَ	٣	ال عمرٰن	٣٢
وَاللہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِینَ	٣	ال عمرٰن	٥٧
اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ مَن کَانَ	٥	النسآء	٣٦
اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ مَن کَانَ	٥	النسآء	١٠٧
لَا یُحِبُّ اللہُ الجَھرَ بِالسُّوٓءِ	٦	النسآء	١٤٨
اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ المُسرِفِینَ	٨	الاعراف	٣١
اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الخَآئِنِینَ	١٠	الانفال	٥٨
اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ المُستَکبِرِینَ	١٤	النحل	٢٣
اِنَّ المُبَذِّرِینَ کَانُوٓا اِخوَانَ	١٥	بنی اسرآءیل	٢٧
اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الفَرِحِینَ	٢٠	القصص	٧٦
اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِینَ	٢٥	الشورٰی	٤٠
فرشتوں کا بیان			
مَا نُنَزِّلُ المَلٰٓئِکَۃَ	١٤	الحجر	٨
وَنُزِّلَ المَلٰٓئِکَۃُ تَنزِیلًا	١٩	الفرقان	٢٥
وَکَم مِّن مَّلَکٍ	٢٧	النجم	٢٦
وَالمَلَکُ عَلٰٓی اَرجَآئِھَا	٢٩	الحآقۃ	١٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالْمَلٰۤئِكَةُ صَفًّا	۳۰	النبا	۳۸
فرشتوں کے مقام مقرر ہیں			
وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱٦٤
فرشتے بھی مدد کرتے ہیں			
هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ	۲۸	التحريم	٤
اعمال لکھنے پر مامور فرشتے			
اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ	۱۱	يونس	۲۱
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ	۳۰	الانفطار	۱۱
فرشتے روح قبض کرتے ہیں			
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ	۵	النسآء	۹۷
يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ	۲۱	السجدة	۱۱
فرشتے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے			
وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ	۷	الانعام	٦۱
فرشتے تسبیح کرتے ہیں			
وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ	۲۳	الصّٰفّٰت	۱٦٦
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	۲٤	الزمر	۷۵
وَالْمَلٰۤئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ	۲۵	الشورٰى	۵
فرشتوں کا پیشوائی کرنا			
وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ	۱۷	الانبيآء	۱۰۳
فرشتوں کا درود بھیجنا			
يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰۤئِكَتُهٗ	۲۲	الاحزاب	٤۳
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۤئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ	۲۲	الاحزاب	۵٦
فرشتوں کا دعائے مغفرت کرنا			
يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	۲٤	المؤمن	۷
جنات کا بیان			
جنات آگ سے بنے ہیں			
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ	۸	الاعراف	۱۲
وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ	۱٤	الحجر	۲۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ	۲۷	الرحمٰن	۱۵
جنات بھی مکلّف ہیں			
وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ	۲۹	الجن	۱٤
جنات کے مختلف مذاہب			
وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ	۲۹	الجن	۱۱
جنات کے عاجز ہونے کا بیان			
وَاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ	۲۹	الجن	۱۲
ابلیس جنات میں سے ہے			
كَانَ مِنَ الْجِنِّ	۱۵	الكهف	۵۰
شیطان کی پیروی نہ کرو			
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	۲	البقرة	۱٦۸
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا	۱۸	النور	۲۱
شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے			
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ	۱۲	يوسف	۵
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ	۲۰	القصص	۱۵
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ	۲۲	فاطر	٦
شیطان سے دوستی کا انجام			
وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ	۵	النسآء	۱۱۹
وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ	٦	المآئدة	٦۰
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ	۸	الاعراف	۲۷
مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	۱۸	النور	۲۱
شیطان کے دھوکے سے بچو			
يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	۸	الاعراف	۲۷
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ	۱٤	النحل	۳٦
اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ	۲۸	المجادلة	۱۹
شیطان سے اللّٰہ عزوجل کی پناہ مانگو			
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ	۹	الاعراف	۲۰۰
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ	۱٤	النحل	۹۸

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ	۱۸	المؤمنون	۹۷
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ	۲٤	حٰمۤ السجدة	۳٦
کافروں کے حمایتی شیطان ہیں			
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ	۳	البقرة	۲۵۷
اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى	۱٦	مريم	۸۳
شیطان کے وعدے دھوکا ہیں			
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ	۵	النسآء	۱۲۰
قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ	۱۰	الانفال	٤۸
وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ	۱۳	ابراهيم	۲۲
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ	۱۹	الفرقان	۲۹
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ	۲۵	الزخرف	۳۸
شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے			
كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا	۱۵	بنیٓ اسرآءيل	۲۷
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ	۱٦	مريم	٤٤
شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے			
حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ	۱٤	الحجر	۱۷
شیطان مردود ہے			
فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ	۱٤	الحجر	۳٤
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	۱٤	النحل	۹۸
بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ	۳۰	التكوير	۲۵
عالم برزخ			
وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ	۱۸	المؤمنون	۱۰۰
موت کا بیان			
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ	۱	البقرة	۲۸
رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ	۳	البقرة	۲۵۸
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	٤	اٰل عمرٰن	۱۸۵
وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ	۵	النسآء	۱۰۰
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ	۱۷	الحج	۵۸

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَللّٰہُ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ	۲۵	الجاثیة	۲٦
اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ	۲۸	الجمعة	۸

ہر جاندار کو مرنا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ	٤	ال عمرٰن	۱۸۵
قُلۡ یَتَوَفّٰکُمۡ مَّلَکُ الۡمَوۡتِ	۲۱	السجدة	۱۱
وَالَّذِیۡ یُمِیۡتُنِیۡ	۱۹	الشعرآء	۸۱

موت کے لیے وقت مقرر ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا کَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ	٤	ال عمرٰن	۱٤۵

موت سے فرار ناممکن ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ	۵	النسآء	۷۸
حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ	۷	الانعام	٦۱
قُلۡ لَّنۡ یَّنۡفَعَکُمُ الۡفِرَارُ	۲۱	الاحزاب	۱٦
نَحۡنُ قَدَّرۡنَا بَیۡنَکُمُ الۡمَوۡتَ	۲۷	الواقعة	٦۰
قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ	۲۸	الجمعة	۸

موت کے لیے سختیاں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَجَآءَتۡ سَکۡرَةُ الۡمَوۡتِ	۲٦	قٓ	۱۹

مومن و کافر کی موت یکساں نہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا	۲۵	الجاثیة	۲۱

مرنے کے بعد زندہ ہونا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
یُحۡیِ اللّٰہُ الۡمَوۡتٰی	۱	البقرة	۷۳
وَلَئِنۡ قُلۡتَ اِنَّکُمۡ	۱۲	ھود	۷
وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ	۱٤	النحل	۳۸
فَسَیَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ یُّعِیۡدُنَا	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۵۱
ثُمَّ اِنَّکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ	۱۸	المؤمنون	۱٦
فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ	۲۰	العنکبوت	۲۰

مَعاد و حشر

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ	۱٤	الحجر	۸۵
اَنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ	۱۵	الکہف	۲۱
تَقُوۡمُ السَّاعَةُ	۲۱	الروم	۱۲
اَلسَّاعَةَ قَرِیۡبٌ	۲۵	الشورٰی	۱۷
اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ	۲۷	القمر	۱

قیامت کا علم اللّٰہ عزوجل کے پاس ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا	۹	الاعراف	۱۸۷
اِنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ	۲۱	لقمٰن	۳٤
اِلَیۡهِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ	۲۵	حٰمٓ السجدة	٤۷

یاجوج و ماجوج

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ یَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ	۱٦	الکہف	۹٤

یاجوج و ماجوج کا محبوس ہونا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ یَّظۡهَرُوۡہُ	۱٦	الکہف	۹۷

یاجوج و ماجوج کا نکلنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ	۱٦	الکہف	۹۸
حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ	۱۷	الانبیآء	۹٦

دآبّة الارض

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً	۲۰	النمل	۸۲

میزانِ عمل

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نَضَعُ الۡمَوَازِیۡنَ الۡقِسۡطَ	۱۷	الانبیآء	٤۷

پُل صراط

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا	۱٦	مریم	۷۱
وَقِفُوۡهُمۡ	۲۳	الصّٰفّٰت	۲٤

جنت کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ	۱۱	التوبة	۱۱۱
وَاُزۡلِفَتِ الۡجَنَّةُ	۱۹	الشعرآء	۹۰

جنت میں داخلہ بڑی کامیابی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ	٤	ال عمرٰن	۱۸۵
وَذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ	٤	النسآء	۱۳
مَنۡ یُّصۡرَفۡ عَنۡهُ یَوۡمَئِذٍ	۷	الانعام	۱٦
ذٰلِکَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ	۲۷	الحدید	۱۲
ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ	۲۸	الصف	۱۲
ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡکَبِیۡرُ	۳۰	البروج	۱۱

جنت کے لیے کمر بستہ ہو جاؤ

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَةٍ	٤	ال عمرٰن	۱۳۳

جنت کی وسعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ	٤	ال عمرٰن	۱۳۳

جنت کی صفات

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا	۵	النسآء	۵۷
مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِیۡ وُعِدَ	۱۳	الرعد	۳۵
لَنُبَوِّئَنَّهُمۡ مِّنَ الۡجَنَّةِ غُرَفًا	۲۱	العنکبوت	۵۸
مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِیۡ وُعِدَ	۲٦	محمد	۱۵

جنت کے وارث

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَنُوۡدُوۡۤا اَنۡ تِلۡکُمُ الۡجَنَّةُ	۸	الاعراف	٤۳
تِلۡکَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡ نُوۡرِثُ	۱٦	مریم	٦۳
وَتِلۡکَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡۤ	۲۵	الزخرف	۷۲

فرشتوں کی طرف سے جنتیوں کو سلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ	۱۳	الرعد	۲٤

داروغۂ جنت کی طرف سے جنتیوں کو سلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ	۲٤	الزمر	۷۳

جہنم کا بیان

دوزخ بہت برا ٹھکانہ ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَبِئۡسَ الۡمِهَادُ	۲	البقرة	۲۰٦
وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ	۱۳	الرعد	۱۸
وَبِئۡسَ الۡقَرَارُ	۱۳	ابراهیم	۲۹

دوزخ بھڑکتی آگ ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَکَفٰی بِجَهَنَّمَ سَعِیۡرًا	۵	النسآء	۵۵
فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی	۳۰	اللیل	۱٤

کھولتے ہوئے پانی کا عذاب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فِی الۡحَمِیۡمِ ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ	۲٤	المؤمن	۷۲

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہنمیوں کا لباس			
سَرَابِیۡلُہُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ	۱۳	ابراھیم	۵۰
قُطِّعَتۡ لَہُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ	۱۷	الحج	۱۹
دوزخ بہت بڑی آفت ہے			
اِنَّہَا لَاِحۡدَی الۡکُبَرِ	۲۹	المدثر	۳۵
اللّٰہ کے نافرمانوں اور کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہے			
وَمَاۡوٰىہُ جَہَنَّمُ	۴	اٰل عمرٰن	۱۶۲
ثُمَّ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ	۴	اٰل عمرٰن	۱۹۷
اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ	۵	النسآء	۱۴۰
اِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیۡطَۃٌ	۱۰	التوبۃ	۴۹
ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ جَہَنَّمُ	۱۶	الکھف	۱۰۶
اِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیۡطَۃٌ	۲۱	العنکبوت	۵۴
اِنَّ مَرۡجِعَہُمۡ لَاۡاِلَی الۡجَحِیۡمِ	۲۳	الصّٰفّٰت	۶۸
سَاُصۡلِیۡہِ سَقَرَ	۲۹	المدثر	۲۶
مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ	۲۹	المدثر	۴۲
لِّلطّٰغِیۡنَ مَاٰبًا	۳۰	النبا	۲۲
اِنَّہُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِیۡمِ	۳۰	المطففین	۱۶
طہارت کا بیان			
وضو			
اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ	۶	المآئدۃ	۶
غسل			
لَا تَقۡرَبُوۡہُنَّ حَتّٰی یَطۡہُرۡنَ	۲	البقرۃ	۲۲۲
وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیۡ سَبِیۡلٍ	۵	النسآء	۴۳
وَاِنۡ کُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّہَّرُوۡا	۶	المآئدۃ	۶
استنجاء			
جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡکُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ	۵	النسآء	۴۳
رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَہَّرُوۡا	۱۱	التوبۃ	۱۰۸
تیمّم			
فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا	۶	المآئدۃ	۶

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نماز کا بیان			
نماز کی فرضیت			
اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی	۵	النسآء	۱۰۳
نماز قائم کرنے کا حکم			
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ	۱۲	ھود	۱۱۴
اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۷۸
وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ	۱۶	طٰہٰ	۱۳۰
فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ	۲۱	الروم	۱۷
وَاذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ بُکۡرَۃً	۲۹	الدھر	۲۵
نماز ترک کرنا باعثِ ہلاکت ہے			
فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ	۳۰	الماعون	۴
نمازوں کی محافظت کرنا			
حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ	۲	البقرۃ	۲۳۸
وَہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ	۷	الانعام	۹۲
عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ	۱۸	المؤمنون	۹
ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ دَآئِمُوۡنَ	۲۹	المعارج	۲۳
نماز کے لئے سترِ عورت			
خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ	۸	الاعراف	۳۱
نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا			
فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ	۱	البقرۃ	۱۱۵
فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ	۲	البقرۃ	۱۴۴
فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ	۲	البقرۃ	۱۵۰
نماز میں قراءت کا حکم			
لَا تَجۡہَرۡ بِصَلَاتِکَ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۱۱۰
فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ	۲۹	المزمل	۲۰
امامت کا ذکر			
اِذَا کُنۡتَ فِیۡہِمۡ فَاَقَمۡتَ	۵	النسآء	۱۰۲

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نماز جماعت کیساتھ پڑھنے کا حکم			
وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ	۱	البقرۃ	۴۳
فَاَقَمۡتَ لَہُمُ الصَّلٰوۃَ	۵	النسآء	۱۰۲
نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے			
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی	۲۱	العنکبوت	۴۵
نمازِ مسافر کا بیان			
اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوۃِ	۵	النسآء	۱۰۱
نمازِ جمعہ			
اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ	۲۸	الجمعۃ	۹
نمازِ خوف			
فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا	۲	البقرۃ	۲۳۹
اِذَا کُنۡتَ فِیۡہِمۡ فَاَقَمۡتَ	۵	النسآء	۱۰۲
نمازِ عیدین			
وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا	۲	البقرۃ	۱۸۵
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ	۳۰	الکوثر	۲
نمازِ جنازہ			
لَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ	۱۰	التوبۃ	۸۴
نفل نمازوں کا بیان			
وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۷۹
تَتَجَافٰی جُنُوۡبُہُمۡ	۲۱	السجدۃ	۱۶
وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ	۲۷	الطور	۴۹
روزے کا بیان			
روزے کی فرضیت			
کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ	۲	البقرۃ	۱۸۳
فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ	۲	البقرۃ	۱۸۵
مسافر اور مریض پر روزہ فرض نہیں			
مَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا	۲	البقرۃ	۱۸۵
مسافر و مریض کا روزہ رکھنا افضل ہے			
اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ	۲	البقرۃ	۱۸۴

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
روزے کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے			
حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ	۲	البقرۃ	۱۸۷
رمضان کی راتوں میں بیوی سے مجامعت جائز ہے			
اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ	۲	البقرۃ	۱۸۷
روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں کفارہ واجب ہے			
وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ	۲	البقرۃ	۱۸٤
قسم کے کفارے میں روزہ			
فَکَفَّارَتُہٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ	۷	المآئدۃ	۸۹
ظِہار کے کفارے میں روزہ			
فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ	۲۸	المجادلۃ	٤
حج کے کفارے میں روزہ			
فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ	۲	البقرۃ	۱۹٦
اَوْعَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا	۷	المآئدۃ	۹۵
شبِ قدر			
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ	۲۵	الدخان	۳
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ	۳۰	القدر	۱
اعتکاف کا بیان			
وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ	۲	البقرۃ	۱۸۷
لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ	۱۷	الحج	۲٦
قرآن اللّٰہ عزوجل کا اتارا ہوا ہے			
تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ	۲۷	الواقعۃ	۸۰
قرآنِ مجید ہدایت ہے			
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ	۱	البقرۃ	۲
ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی	٤	ال عمرٰن	۱۳۸
قرآن میں شک وشبہ نہیں			
ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ	۱	البقرۃ	۲

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قرآن میں اختلاف نہیں			
وَلَوْکَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ	۵	النسآء	۸۲
قرآن نور وبرہان ہے			
وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا	٦	النسآء	۱۷٤
وَلٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا	۲۵	الشورٰی	۵۲
قرآن مبارک کتاب ہے			
ھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ	۸	الانعام	۱۵۵
ھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ	۱۷	الانبیآء	۵۰
اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ	۲۳	صٓ	۲۹
قرآن ایک مفصل کتاب ہے			
اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا	۸	الانعام	۱۱٤
لَقَدْ جِئْنٰھُمْ بِکِتٰبٍ فَصَّلْنٰہُ	۸	الاعراف	۵۲
وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ	۱۳	یوسف	۱۱۱
قرآن باعثِ شفاء ہے			
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ	۱۱	یونس	۵۷
مَا ھُوَ شِفَآءٌ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۸۲
قرآن پاک میں ہر چیز کا بیان ہے			
تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ	۱٤	النحل	۸۹
قرآن تمام جہان کے لئے نصیحت ہے			
وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	۲۹	القلم	۵۲
اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	۳۰	التکویر	۲۷
قرآن ایک عزت والا صحیفہ ہے			
فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ	۳۰	عبس	۱۳
قرآن نصیحت ہے			
اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	المزمل	۱۹
کَلَّآ اِنَّہٗ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	المدثر	۵٤
اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	الدھر	۲۹
قرآن آسان کتاب ہے			
وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ	۲۷	القمر	۱۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے			
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ	۳	ال عمرٰن	۳
اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ	۷	الانعام	۹۲
وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ	۱۱	یونس	۳۷
اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ	۲۲	فاطر	۳۱
وَھٰذَا کِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	۲٦	الاحقاف	۱۲
قرآن برگزیدہ ہے			
وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ	۲٦	قٓ	۱
بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ	۳۰	البروج	۲۱
قرآن کریم ہے			
اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ	۲۷	الواقعۃ	۷۷
قرآن حکمت والا ہے			
وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ	۲۲	یٰسٓ	۲
قرآن روشن کتاب ہے			
وَکِتَابٍ مُّبِیْنٍ	۱۹	النمل	۱
وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ	۲۵	الدخان	۲
بے وضو قرآن کو نہ چھوئے			
لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ	۲۷	الواقعۃ	۷۹
قرآن جانفزا ہے			
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا	۲۵	الشورٰی	۵۲
قرآن کا مثل ممکن نہیں			
لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۸۸
قرآن میں متشابہات بھی ہیں			
وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ	۳	ال عمرٰن	۷
قرآن بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے			
اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ	۲۳	الزمر	۲۳
قرآن عربی زبان میں ہے			
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا	۱۲	یوسف	۲
وَھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ	۱٤	النحل	۱۰۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیۡنٍ	١٩	الشعرآء	١٩٥
قرآن پاک میں مثالیں بیان کی گئی ہیں			
هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	٢١	الروم	٥٨
قرآن پاک میں کجی نہیں			
قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیۡرَ ذِیۡ عِوَجٍ	٢٣	الزمر	٢٨
قرآن درست طریقے سے پڑھا جائے			
وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیۡلًا	٢٩	المزمل	٤
قرآن پاک خاموشی سے سنا جائے			
وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا	٩	الاعراف	٢٠٤
قرآن لوح محفوظ میں مرقوم ہے			
فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ	٣٠	البروج	٢٢
حج کا بیان			
خانہ کعبہ اللہ عزوجل کا پہلا گھر ہے			
اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ	٤	ال عمرٰن	٩٦
حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر			
وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرۃ	١٢٧
حج کی فرضیت			
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ	٤	ال عمرٰن	٩٧
وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ	٢	البقرۃ	١٩٦
حج صاحبِ استطاعت پر فرض ہے			
حِجُّ الْبَیۡتِ مَنِ اسْتَطَاعَ	٤	ال عمرٰن	٩٧
حج میں فسق و فجور اور جھگڑا نہ ہو			
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ	٢	البقرۃ	١٩٧
حجِ تمتع کا بیان			
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ	٢	البقرۃ	١٩٦
محصر قربانی کا جانور حرم میں بھیجے گا			
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیۡسَرَ	٢	البقرۃ	١٩٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حج و عمرہ میں توشہ ساتھ لیکر جائے			
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ	٢	البقرۃ	١٩٧
احرام کا بیان			
فَمَنْ فَرَضَ فِیۡهِنَّ الْحَجَّ	٢	البقرۃ	١٩٧
غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَاَنۡتُمْ	٦	المآئدۃ	١
لَا تَقْتُلُوا الصَّیۡدَ وَاَنۡتُمْ	٧	المآئدۃ	٩٥
حالتِ احرام میں شکار منع ہے			
لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیۡءٍ	٧	المآئدۃ	٩٤
لَا تَقْتُلُوا الصَّیۡدَ وَاَنۡتُمْ	٧	المآئدۃ	٩٥
حالتِ احرام میں پانی کا شکار منع نہیں			
اُحِلَّ لَكُمْ صَیۡدُ الْبَحْرِ	٧	المآئدۃ	٩٦
لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا	١٤	النحل	١٤
قِران کا بیان			
اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ	٢	البقرۃ	١٩٦
طواف کا بیان			
اَنْ طَهِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ	١	البقرۃ	١٢٥
مقامِ ابراہیم			
مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرۃ	١٢٥
صفا و مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے ہیں			
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ	٢	البقرۃ	١٥٨
وقوفِ عرفات			
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ	٢	البقرۃ	١٩٨
وقوفِ مزدلفہ			
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ	٢	البقرۃ	١٩٨
منیٰ میں حاضری اور اس کے اعمال			
فَاِذَا قَضَیۡتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ	٢	البقرۃ	٢٠٠
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیۡۤ اَیَّامٍ	٢	البقرۃ	٢٠٣
وَیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ	١٧	الحج	٢٨

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قربانی، سر کے بال منڈانے اور کتروانے کا بیان			
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوۡسَكُمْ	٢	البقرۃ	١٩٦
ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ	١٧	الحج	٢٩
مُحَلِّقِیۡنَ رُءُوۡسَكُمْ	٢٦	الفتح	٢٧
طوافِ فرض			
وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیۡتِ الْعَتِیۡقِ	١٧	الحج	٢٩
جرم اور اس کے کفارے			
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیۡضًا	٢	البقرۃ	١٩٦
لَا تَقْتُلُوا الصَّیۡدَ	٧	المآئدۃ	٩٥
روضۂ رسول صلَّی اللہ علیہ وسلم کی حاضری			
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ	٥	النسآء	٦٤
قربانی کا بیان			
وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً	٨	الانعام	١٤٢
قُلْ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُكِیۡ	٨	الانعام	١٦٢
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ	٣٠	الکوثر	٢
اونٹ اور گائے کی قربانی شعائر اللہ سے ہے			
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا	١٧	الحج	٣٤
لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا	١٧	الحج	٣٧
بکری کی قربانی			
اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ	٦	المآئدۃ	٢٧
دُنبہ کی قربانی			
وَفَدَیۡنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیۡمٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠٧
پرہیزگاروں کی طرف سے قربانی			
قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ	٦	المآئدۃ	٢٧
زکوٰۃ کا بیان			
زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم			
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرۃ	٤٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	٨٣
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	١١٠
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا	١٨	النور	٥٦
زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے			
خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً	١١	التوبة	١٠٣
زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اللہ عزوجل دُگنا ثواب دیتا ہے			
مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	٣	البقرة	٢٦١
وَمَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ	٢١	الروم	٣٩
وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	٢٢	سبا	٣٩
زکوٰۃ اللہ عزوجل کی رضا کے لئے دیں			
تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ	٢١	الروم	٣٩
زکوٰۃ میں عمدہ چیز دیں			
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ	٣	البقرة	٢٦٧
زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتلائیں			
لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ	٣	البقرة	٢٦٤
زکوٰۃ پاک مال سے دی جائے			
اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ	٣	البقرة	٢٦٧
زکوٰۃ نہ دینے والے پر عذاب ہے			
لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ	٤	ال عمرٰن	١٨٠
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ	١٠	التوبة	٣٤
باغ اور کھیت پر زکوٰۃ			
وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ	٣	البقرة	٢٦٧
وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ	٨	الانعام	١٤١
مالِ تجارت پر زکوٰۃ			
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ	٣	البقرة	٢٦٧
مصارفِ زکوٰۃ			
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ	١٠	التوبة	٦٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہاد کا بیان			
مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ	١١	التوبة	١١١
كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ	١١	التوبة	١٢٠
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ	٢٨	الصف	٤
راہِ جہاد میں ہر عمل پر ثواب ہے			
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ	١١	التوبة	١٢٠
جہاد میں خرچ کرنے پر عظیم اجر ہے			
وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	٢	البقرة	١٩٥
يُوَفَّ اِلَيْكُمْ	١٠	الانفال	٦٠
كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ	١١	التوبة	١٢١
جہاد فرضِ کفایہ ہے			
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ	٢	البقرة	٢١٦
لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ	٥	النسآء	٩٥
ضرورت کے وقت جہاد فرضِ عین ہے			
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا	١٠	التوبة	٤١
کن لوگوں پر جہاد فرض نہیں			
لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ	١٠	التوبة	٩١
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى	٢٦	الفتح	١٧
کن سے جہاد کیا جائے			
وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	٢	البقرة	١٩٠
فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ	٢	البقرة	١٩٣
جہاد کے لیے بھرپور تیاری رکھو			
اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ	١٠	الانفال	٦٠
جنگ فتنہ کو ختم کرنے کیلئے ہے			
قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ	٢	البقرة	١٩٣
عہد توڑنے کی مذمت			
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ	٢٦	الفتح	١٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہاد میں بخل مذموم ہے			
فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ	٢٦	محمد	٣٨
جہاد میں موت حقیقی زندگی ہے			
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ	٢	البقرة	١٥٤
بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	٤	ال عمرٰن	١٦٩
مجاہدین کے لیے ثوابِ عظیم ہے			
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ	٤	ال عمرٰن	١٧٢
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ	٤	ال عمرٰن	١٩٥
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا	٥	النسآء	٧٤
وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ	٥	النسآء	٩٥
میدانِ جنگ سے بھاگنا حرام ہے			
فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ	٩	الانفال	١٥
اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا	١٠	الانفال	٤٥
مجاہدین کیلئے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ			
فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ	٥	النسآء	٩٤
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ	١٠	الانفال	٦٩
اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ	٢١	الاحزاب	٢٧
اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ	٢٦	الفتح	١٥
اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا	٢٦	الفتح	١٨
جہاد کی محبت تجارت سے بہتر ہے			
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	١٠	التوبة	٢٤
جہاد میں کثرت سے ذکر الٰہی کریں			
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ	١٠	الانفال	٤٥
جہاد میں سستی نہ کی جائے			
وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	٤	ال عمرٰن	١٣٩
وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ	٤	ال عمرٰن	١٤٦
جنگ میں صف بندی کا حکم			
اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ	٢٨	الصف	٤

باغی کا حکم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا	٦	المآئدة	٣٣
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا	٦	المآئدة	٣٤

جنگ میں قیدیوں کا حکم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٢٦	محمد	٤

زنا کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ	٨	الاعراف	٣٣
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٢

زنا کی شرعی سزا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا	١٨	النور	٢

باپ کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	٤	النسآء	٢٢

زانیہ لونڈی کی سزا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ	٥	النسآء	٢٥

زنا سے بچنے کا حکم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٢

زنا کی تہمت لگانے کی سزا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	١٨	النور	٤

زنا کی تہمت لگانے والے کی گواہی ہمیشہ کے لیے مردود ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا	١٨	النور	٤

بیوی پر تہمت لگانے کا حکم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ	١٨	النور	٦

زنا کی تہمت لگانے والوں پر لعنت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ	١٨	النور	٢٣

زنا کی تہمت لگانے والا عذاب کا حقدار ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ	١٨	النور	٢٣

لواطت کی حرمت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ	٨	الاعراف	٨٠
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ	١٨	المؤمنون	٧

سود کی حرمت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا	٣	البقرة	٢٧٥

سود سے مال میں برکت نہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا	٣	البقرة	٢٧٦

سود در سود بھی حرام ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا	٤	اٰل عمرٰن	١٣٠

سود میں اخروی فائدہ نہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا	٢١	الروم	٣٩

سود کھانے والوں سے اللہ عزوجل کی جنگ ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ	٣	البقرة	٢٧٩

سود کے نقصانات

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا	٣	البقرة	٢٧٥
وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا	٦	النسآء	١٦١

رشوت کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ	٢	البقرة	١٨٨
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	٦	المآئدة	٤٢

رشوت خوری یہودیوں کی عادت ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	٦	المآئدة	٤٢

گواہی چھپانے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ	١	البقرة	١٤٠
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	٣	البقرة	٢٨٣

بُرے نام سے پکارنے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ	٢٦	الحجرات	١١

لہو و لعب کی مذمت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ	٢١	لقمٰن	٦

شراب اور جوئے کی مذمت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ	٧	المآئدة	٩٠

شراب اور جوئے کے ذریعے شیطان اللہ عزوجل کے ذکر سے روکتا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ	٧	المآئدة	٩١

نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ	٥	النسآء	٤٣

ناپ تول میں کمی کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ	٨	الانعام	١٥٢
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ	٣٠	المطففين	١

امانت میں خیانت سے ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٩	الانفال	٢٧

جھوٹ کا بیان

جھوٹ بولنا ظلم عظیم ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	٢٨	الصف	٧

جھوٹ سننے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ	٦	المآئدة	٤١

جھوٹ سننا یہودیوں کی عادت ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ	٦	المآئدة	٤١

جھوٹ بولنے والے کامیاب نہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ	١١	يونس	٦٩
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ	١٤	النحل	١١٦

چغلی کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ	٢٩	القلم	١٠

گالی دینے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	٧	الانعام	١٠٨

تجسّس کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ	٢٦	الحجرات	١٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حسد کی ممانعت			
وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ	٥	النسآء	٣٢
مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ	٣٠	الفلق	٥
اہلِ کتاب کا مسلمانوں سے حسد کرنا			
وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	١	البقرة	١٠٩
تکبر کی ممانعت			
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٧
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا	٢١	لقمٰن	١٨
تکبر کرنے والے اللّٰہ عزوجل کو ناپسند ہیں			
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا	٥	النسآء	٣٦
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ	٢١	لقمٰن	١٨
تکبر کرنے والے جہنمی ہیں			
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ	٨	الاعراف	٣٦
تکبر والوں کیلئے دردناک عذاب			
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ	٦	النسآء	١٧٣
ریاکاری کی ممانعت			
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ	١٠	الانفال	٤٧
دکھاوے کے صدقے کی ممانعت			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا	٣	البقرة	٢٦٤
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	٥	النسآء	٣٨
ریا منافقوں کی صفت ہے			
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ	٥	النسآء	١٤٢
اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ	٣٠	الماعون	٦
ظلم کا بیان			
شرک سب سے بڑا ظلم ہے			
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ	٢١	لقمٰن	١٣
ظالم کو قیامت کے دن افسوس ہوگا			
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ	١٩	الفرقان	٢٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے			
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ	٢	البقرة	٢٢٩
ظلم کی شکایت جائز ہے			
لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ	٦	النسآء	١٤٨
خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا	٢٣	صٓ	٢٢
ظالمین کا ٹھکانہ			
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ	٤	اٰل عمرٰن	١٥١
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ	٢٨	الحشر	١٧
ظالم کامیاب نہیں			
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ	١٢	یوسف	٢٣
کافروں سے دوستی رکھنے والا ظالم ہے			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	١٠	التوبة	٢٣
بدلہ لینا جائز معاف کرنا افضل ہے			
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا	٢٥	الشورٰی	٤٠
ظالموں کے لیے عذاب			
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا	١٥	الکهف	٢٩
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ	٢٥	الشورٰی	٢١
غصب کی ممانعت			
لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ	٥	النسآء	٢٩
قتل کا بیان			
قتل کی ممانعت			
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	٥	النسآء	٩٣
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	١٩	الفرقان	٦٨
ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے			
مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ	٦	المآئدة	٣٢
زمین میں فساد پھیلانے کی سزا قتل ہے			
اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا	٦	المآئدة	٣٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قاتل کو سولی دینا جائز ہے			
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ	٦	المآئدة	٣٣
جان کا بدلہ جان ہے			
اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ	٦	المآئدة	٤٥
قتلِ خطا کی سزا			
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا	٥	النسآء	٩٢
قتلِ عمد کی سزا جہنم ہے			
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	٥	النسآء	٩٣
ذمی کے قتل کی سزا			
وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ	٥	النسآء	٩٢
منجیات			
ذِکْرُ اللّٰه			
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ	٢	البقرة	١٥٢
اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا	٤	اٰل عمرٰن	١٩١
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ	٥	النسآء	١٠٣
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ	٩	الاعراف	٢٠٠
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	٩	الانفال	٢
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ	١٣	الرعد	٢٨
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	١٥	الکهف	٢٨
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ	١٥	الکهف	٤٦
يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ	١٨	النور	٣٦
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ	٢١	الروم	١٧
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا	٢٢	الاحزاب	٤١
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا	٢٢	الاحزاب	٣٥
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ	٢٢	فاطر	١٠
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا	٢٨	الجمعة	١٠
استغفار کی فضیلت			
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ	٤	اٰل عمرٰن	١٣٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ	٥	النسآء	٦٤
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	٩	الانفال	٣٣
وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١١	هود	٣
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١٢	هود	٥٢
بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	٢٦	الذّٰريٰت	١٨
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	٢٩	نوح	١٠

توبہ کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ	٢	البقرة	٢٢٢
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ	٤	النسآء	١٧
فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	٦	المآئدة	٣٩
ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا	٩	الاعراف	١٥٣
ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ	١١	هود	٣
اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ	١٦	طٰهٰ	٨٢
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	١٩	الفرقان	٧٠
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ	٢٥	الشورٰى	٢٥
تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا	٢٨	التحريم	٨
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	١٦	مريم	٦٠
فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا	٢٤	المؤمن	٧
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ	٢٦	الحجرات	١١

خوفِ خدا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	٩	الانفال	٢
هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	١٨	المؤمنون	٥٧
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ	١٤	النحل	٥٠
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ	١٨	النور	٣٧
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا	٢١	السجدة	١٦
وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ	١٨	النور	٥٢
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ	٢٦	قٓ	٣٣
اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ	٢٧	الطور	٢٦
اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا	٢٩	الدهر	١٠

رجا کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ	٢٤	الزمر	٥٣
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي	٢٥	الشورٰى	٥

محبت، شوق اور رضائے الٰہی کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا	٢	البقرة	١٦٥
يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ	٦	المآئدة	٥٤
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	٧	المآئدة	١١٩
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ	١٠	التوبة	٢٤
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ	١٠	التوبة	٧٢

توکل کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ	٤	ال عمرٰن	١٥٩
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ	٥	النسآء	٨١
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	١٠	الانفال	٤٩
اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	١٢	هود	٥٦
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ	١٩	الفرقان	٥٨
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ	١٩	الشعرآء	٢١٧
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	٢٠	النمل	٧٩

تفکر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ	٢	البقرة	٢١٩
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	٤	ال عمرٰن	١٩٠
وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ	٤	ال عمرٰن	١٩١
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى	٧	الانعام	٥٠
اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ	٢١	الروم	٨
مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا	٢٢	سبا	٤٦

مسلمان مرد و عورت کے اوصاف

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ	٢٢	الاحزاب	٣٥

گناہوں سے اجتناب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ	٥	النسآء	٣١
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ	١٥	بنی اسرآءیل	٣٢
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ	١٨	المؤمنون	٣
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ	١٨	المؤمنون	٥
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا	١٨	النور	٣٠
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ	٢٢	الاحزاب	٣٥
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى	٣٠	النّٰزعٰت	٤٠

تقویٰ و پرہیزگاری

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ	٤	ال عمرٰن	١٣٤
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ	٣	ال عمرٰن	١٥
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا	١٩	الفرقان	٧٤

زُہد کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
زُيِّنَ لِلنَّاسِ	٣	ال عمرٰن	١٤
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ	٧	الانعام	٣٢
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	١٠	التوبة	٣٨
وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا	١٤	النحل	٩٦
اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ	١٥	الكهف	٧
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ	١٥	الكهف	٤٥
وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	٢٠	القصص	٦٠
اَلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ	٢٠	القصص	٧٩
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	٢٠	القصص	٨٣
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	٢١	العنكبوت	٦٤
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ	٢٢	فاطر	٥

فقر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	٢٢	فاطر	١٥
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	٢٦	محمد	٣٨

اچھی صحبت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	١٥	الكهف	٢٨
كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ	١١	التوبة	١١٩

بری صحبت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ	٥	النسآء	١٤٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى	٧	الانعام	٦٨
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	٢٨	المجادلة	٢٢

کفار سے دوستی کی ممانعت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى	٦	المآئدة	٥١

اللّٰہ عزوجل کے لئے دوستی کرنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ	٢٥	الزخرف	٦٧

دوستی کا نسخہ

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٤

اللّٰہ عزوجل کے لئے دشمنی کرنا

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ	١٠	التوبة	٢٣
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	٢٨	المجادلة	٢٢

نیکوں سے دشمنی اللّٰہ عزوجل سے دشمنی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ	٢٨	الممتحنة	١

صلح کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ	٥	النسآء	١١٤
وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا	٥	النسآء	١٢٨
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	٩	الانفال	١
وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	٢٦	الحجرات	٩
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	٢٦	الحجرات	١٠

نیت کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ	٤	اٰل عمرٰن	٩٢
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ	٥	النسآء	١٠٠

خشوع وخضوع کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ	١٨	المؤمنون	٢
عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ	١٩	الفرقان	٦٣

نیکیوں کا اجر

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ	٣	اٰل عمرٰن	١٤
وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ	٤	اٰل عمرٰن	١١٥
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ	١٢	هود	١١٥
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ	١٣	الرعد	٢٤
صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ	١٤	النحل	٩٦
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا	١٥	الكهف	٤٦
اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ	٢١	العنكبوت	٦٤
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا	٢٩	المزمل	٢٠
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	٣٠	الزلزال	٧

نیکوں کی رفاقت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	٧	الانعام	٥٢

نیکی وپرہیزگاری پر اعانت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى	٦	المآئدة	٢

وسعتِ رزق

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	٢٢	سبا	٣٩

کسبِ حلال

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ	٢٨	الجمعة	١٠

اُخوت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	٩	الانفال	١
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	٢٦	الحجرات	١٠

برائی کو بھلائی سے ٹال

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٤

مسلمان کی عیب پوشی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ	٢٦	الحجرات	١٢

گفتگو کے آداب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	١	البقرة	٨٣
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ	٣	البقرة	٢٦٣
اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ	١٩	الفرقان	٦٣
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ	٢١	لقمٰن	١٨

زبان کی حفاظت (زبان کا قفلِ مدینہ)

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ	٢٦	قٓ	١٨

سچ کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ	٧	المآئدة	١١٩
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ	٢٢	الاحزاب	٣٥

سلام وجواب کے آداب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا	٥	النسآء	٨٦

گھر میں داخلے کے آداب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ	١٨	النور	٢٧
فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا	١٨	النور	٦١

اخلاص کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ	٣	البقرة	٢٦٥
اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ	٥	النسآء	١٤٦
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ	٢٣	الزمر	٣
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ	٣٠	البينة	٥

صبر کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ	١	البقرة	٤٥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا	٢	البقرة	١٥٣

صبر ہمّت والے کاموں میں سے ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ	٢٥	الشورٰى	٤٣

صبر کا بدلہ جنت ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً	٢٩	الدهر	١٢

صبر کرنے پر دگنا اجر ملتا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ	٢٠	القصص	٥٤

صبر کرنے والے کامیاب ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ	١٨	المؤمنون	١١١

اللّٰہ عزوجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ	٢	البقرة	١٥٣

اللّٰہ عزوجل صبر کرنے والوں کی مدد فرماتا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا	٧	الانعام	٣٤

صبر اللّٰہ عزوجل کی رضا کے لیے ہو

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ	١٣	الرعد	٢٢

صبر کرنے والوں کے لئے بخشش

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا	١٢	هود	١١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
صبر کا بدلہ سلامتی ہے			
سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ	۱۳	الرعد	۲٤
شکر کا بیان			
وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ	۲	البقرۃ	۱۵۲
وَاشۡکُرُوۡا لِلّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ	۲	البقرۃ	۱۷۲
لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ	۱۳	ابراھیم	۷
وَاشۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ	۱٤	النحل	۱۱٤
قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ	۲۱	السجدۃ	۹
وَاشۡکُرُوۡا لَہٗ	۲۲	سبا	۱۵
اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ	۲٦	الاحقاف	۱۵
عاجزی کا ثواب			
رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا	۲٦	الفتح	۲۹
غصہ پینے و حلم کرنے کا بیان			
وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ	٤	ال عمرٰن	۱۳٤
صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِمۡ	۱۳	الرعد	۲۲
اِذَا مَا غَضِبُوۡا ہُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ	۲۵	الشورٰی	۳۷
اِنۡ تَعۡفُوۡا وَ تَصۡفَحُوۡا	۲۸	التغابن	۱٤
اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ	۲٤	حٰمۤ السجدۃ	۳٤
درگزر کا بیان			
مَغۡفِرَۃٌ خَیۡرٌ مِّنۡ صَدَقَۃٍ	۳	البقرۃ	۲٦۳
وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ	٤	ال عمرٰن	۱۳٤
فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ	۲۵	الشورٰی	٤۰
سوال کی مذمت			
لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا	۳	البقرۃ	۲۷۳
وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ	۳۰	الم نشرح	۸
تہمت سے بچنا			
وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ	۱۸	النور	٤
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ	۱۸	النور	۲۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مذاق اڑانے کی ممانعت			
لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ	۲٦	الحجرات	۱۱
طعنہ دینے کی ممانعت			
وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ	۲٦	الحجرات	۱۱
ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو			
لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ	۲٦	الحجرات	۱۱
غیبت کی مذمت			
وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا	۲٦	الحجرات	۱۲
بدگمانی سے اجتناب			
لَوۡ لَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ ظَنَّ	۱۸	النور	۱۲
اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ	۲٦	الحجرات	۱۲
کثرت گمان کی ممانعت			
اِجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ	۲٦	الحجرات	۱۲
نگاہوں کی حفاظت			
یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ	۱۸	النور	۳۰
وفائے عہد			
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا	٦	المآئدۃ	۱
اَلَّذِیۡنَ یُوۡفُوۡنَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ	۱۳	الرعد	۲۰
مسکین سے حسنِ سلوک			
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۱	البقرۃ	۸۳
وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ	۵	النسآء	۳٦
یتامٰی کا احترام			
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۱	البقرۃ	۸۳
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ	۵	النسآء	۳٦
یتیم کا مال ظلماً کھانے کی ممانعت			
وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَہُمۡ	٤	النسآء	۲
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ	٤	النسآء	۱۰

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
یتیم کو جھڑکنے کی ممانعت			
فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ	۳۰	الضحٰی	۹
حقوق کا بیان			
والدین کے حقوق			
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۱	البقرۃ	۸۳
مِنۡ خَیۡرٍ فَلِلۡوَالِدَیۡنِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۵	النسآء	۳٦
وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۲۳
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ	۲۰	العنکبوت	۸
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ	۲۱	لقمٰن	۱٤
صَاحِبۡہُمَا فِی الدُّنۡیَا	۲۱	لقمٰن	۱۵
وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ	۲٦	الاحقاف	۱۵
اولاد کے حقوق			
وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ خَشۡیَۃَ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۳۱
قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَہۡلِیۡکُمۡ	۲۸	التحریم	٦
زوجہ کے حقوق			
وَعَاشِرُوۡہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ	٤	النسآء	۱۹
وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ	۵	النسآء	۳٦
رشتہ داروں کے حقوق			
وَذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی	۱	البقرۃ	۸۳
فَلِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ	۲	البقرۃ	۲۱۵
تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ	٤	النسآء	۱
اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُہُمۡ	۱۰	الانفال	۷۵
یَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ	۱۳	الرعد	۲۱
قطع رحمی کی ممانعت			
وَیَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ	۱	البقرۃ	۲۷
وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَکُمۡ	۲٦	محمد	۲۲
پڑوسیوں کے حقوق			
وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ	۵	النسآء	۳٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حقِ صحبت			
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ	۵	النسآء	۳٦
وراثت کے مسائل			
ماں باپ کا حصہ			
وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ	٤	النسآء	۱۱
خاوند کا حصہ			
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ	٤	النسآء	۱۲
فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ	٤	النسآء	۱۲
اخیافی بھائی کا حصہ			
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ	٤	النسآء	۱۲
فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ	٤	النسآء	۱۲
بیوی کا حصہ			
وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ	٤	النسآء	۱۲
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ	٤	النسآء	۱۲
بیٹی کا حصہ			
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا	٤	النسآء	۱۱
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ	٤	النسآء	۱۱
حقیقی بہن کا حصہ			
وَلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ	٦	النسآء	۱۷٦
نکاح کا بیان			
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ	٤	النسآء	۳
اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	۵	النسآء	۲٤
وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ	۱۸	النور	۳۲
محرمات کا بیان			
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ	۲	البقرة	۲۲۱
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	٤	النسآء	۲۲
رضاعت کا بیان			
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ	٤	النسآء	۲۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نکاح سنّتِ انبیاء علیہم السلام ہے			
سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	۵	النسآء	۲٦
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً	۱۳	الرعد	۳۸
سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا	۲۲	الاحزاب	۳۸
یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	۲۲	الاحزاب	۳۹
ولی کا بیان			
فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ	۲	البقرة	۲۳۲
وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ	۱۸	النور	۳۲
مہر کا بیان			
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِیْضَةً	۲	البقرة	۲۳۷
وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ	٤	النسآء	٤
وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا	٤	النسآء	۲۰
اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ	٦	المآئدة	۵
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ	۲۲	الاحزاب	۵۰
اگر انصاف نہ کرسکے تو صرف ایک عورت سے نکاح کرے			
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا	٤	النسآء	۳
عورت پر کسی کا جبر جائز نہیں			
لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ	٤	النسآء	۱۹
عورت اگر نافرمانی کرے تو اس کو نصیحت کی جائے			
فَعِظُوْهُنَّ	۵	النسآء	۳٤
اگر باز نہ آئے تو ان کے ساتھ سونا ترک کردو			
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ	۵	النسآء	۳٤
اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہلکی مار کی اجازت ہے			
وَاضْرِبُوْهُنَّ	۵	النسآء	۳٤
اگر بیوی پسند نہ بھی ہو تو نیکی کے ساتھ رکھو			
وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ	٤	النسآء	۱۹

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مرد اور عورت اپنی کمائی میں خود مختار ہیں			
لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا	۵	النسآء	۳۲
طلاق کا بیان			
اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ۪ فَاِمْسَاكٌۢ	۲	البقرة	۲۲۹
فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ	۲۸	الطلاق	۱
دو طلاق کے بعد اسی شوہر سے نکاح جائز ہے			
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	۲	البقرة	۲۳۱
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	۲	البقرة	۲۳۲
تین طلاق کے بعد رجوع نہیں			
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ	۲	البقرة	۲۳۰
طلاق پر گواہی مستحب ہے			
وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ	۲۸	الطلاق	۲
طلاق سپرد کرنے کا بیان			
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ	۲۱	الاحزاب	۲۸
ایلاء کا بیان			
لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ	۲	البقرة	۲۲٦
رجعت کا بیان			
وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ	۲	البقرة	۲۲۸
فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ	۲	البقرة	۲۲۹
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ	۲	البقرة	۲۳۰
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ	۲	البقرة	۲۳۱
رجعت میں گواہ بنانا مستحب ہے			
وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ	۲۸	الطلاق	۲
خلع کا بیان			
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا	۲	البقرة	۲۲۹
ظہار کا بیان			
اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ	۲۸	المجادلة	۲
وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ	۲۸	المجادلة	۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ظہار کا کفارہ			
فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ	۲۸	المجادلة	٤
لعان کا بیان			
وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	۱۸	النور	٤
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ	۱۸	النور	٦
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ	۱۸	النور	۸
عدت کا بیان			
اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ	۲۸	الطلاق	۱
طلاق والی کی عدت			
وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ	۲	البقرة	۲۲۸
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ	۲۸	الطلاق	٤
بیوہ عورتوں کی عدت			
وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	۲	البقرة	۲۳٤
خلوت سے پہلے طلاق دینے پر عدت نہیں			
اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ	۲۲	الاحزاب	٤٩
سوگ کا بیان			
وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا	۲	البقرة	۲۳۵
نفقہ کا بیان			
اَلْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ	۲	البقرة	۲۳۳
اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ	۲۸	الطلاق	٦
لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ	۲۸	الطلاق	۷
زینت کا بیان			
زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ	۳	ال عمرٰن	۱٤
خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ	۸	الاعراف	۳۱
پردہ کا بیان			
یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ	۱۸	النور	۳۰
قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ	۲۲	الاحزاب	۵۹

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
پردے کے احکام			
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ	۲۲	الاحزاب	۳۳
وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا	۲۲	الاحزاب	۵۳
قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ	۲۲	الاحزاب	۵۹
بوڑھی عورتوں کا پردے میں رہنا بہتر ہے			
وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ	۱۸	النور	٦۰
عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم ہے			
وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ	۲۲	الاحزاب	۳۳
کن لوگوں سے پردہ کا حکم نہیں			
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
گھر میں آنے جانے کے آداب			
لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ	۱۸	النور	۲۷
لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ	۱۸	النور	۲۹
لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ	۱۸	النور	۵۸
وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ	۱۸	النور	۵۹
امانت کا بیان			
فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ	۳	البقرة	۲۸۳
اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا	۵	النسآء	۵۸
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا	۹	الانفال	۲۷
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ	۱۸	المؤمنون	۸
اجارہ کا بیان			
اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ	۲۰	القصص	۲۷
اکراہ کا بیان			
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ	۱٤	النحل	۱۰٦
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ	۱۸	النور	۳۳
حجر (تصرفات سے روکنے) کا بیان			
لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ	٤	النسآء	۵

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
غصب کا بیان			
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	۲	البقرة	۱۸۸
ذبح کا بیان			
وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ	٦	المآئدة	۳
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ	۸	الانعام	۱۱۸
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ	۸	الانعام	۱۲۱
وہ جانور جو حرام ہیں			
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ	۲	البقرة	۱۷۳
حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ	٦	المآئدة	۳
غیرِ خدا کی طرف نسبت کرنے سے جانور حرام نہیں ہوتے			
مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ	۷	المآئدة	۱۰۳
جان بچانے کی خاطر حرام چیزیں کھا سکتے ہیں			
فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ	۲	البقرة	۱۷۳
فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ	۸	الانعام	۱٤۵
فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ	۱٤	النحل	۱۱۵
قسم کا بیان			
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	۲	البقرة	۲۲٤
لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ	۲	البقرة	۲۲۵
اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ	۳	ال عمرٰن	۷۷
لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ	۷	المآئدة	۸۹
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ	۱٤	النحل	۹۱
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَیْمَانَكُمْ	۱٤	النحل	۹٤
لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ	۱۸	النور	۲۲
اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً	۲۸	المجادلة	۱٦
جھوٹی قسم کی مذمت			
یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	۳	ال عمرٰن	۷۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نیکی نہ کرنے پر قسم کھانے کی ممانعت			
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	۲	البقرۃ	۲۲۴
وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ	۱۸	النور	۲۲
قسم پوری کرنے کا حکم			
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ	۱۴	النحل	۹۱
قسم کا کفارہ			
فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ	۷	المآئدۃ	۸۹
قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ	۲۸	التحریم	۲
منّت کا بیان			
وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ	۳	البقرۃ	۲۷۰
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ	۲۱	الاحزاب	۲۳
روزی کمانے کا بیان			
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ	۳	البقرۃ	۲۷۵
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	۷	المآئدۃ	۸۸
لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ	۱۸	النور	۳۷
تجارت کیلئے زمینی وسمندری سفر کرنا جائز ہے			
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ	۱۴	النحل	۱۴
يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۶۶
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ	۲۰	القصص	۷۳
تجارت اللہ عزوجل کا فضل ہے			
لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۱۲
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	۲۸	الجمعۃ	۱۰
مرد وعورت دونوں تجارت کرسکتے ہیں			
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ	۵	النسآء	۳۲

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لین دین کے معاملات میں لکھنے کی ترغیب			
اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ	۳	البقرۃ	۲۸۲
قضا کا بیان			
وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ	۵	النسآء	۵۸
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ	۶	المآئدۃ	۴۵
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ	۲۳	صٓ	۲۶
گواہی کا بیان			
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ	۳	البقرۃ	۲۸۲
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	۳	البقرۃ	۲۸۳
وکالت کا بیان			
فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ	۱۵	الکہف	۱۹
کفالت کا بیان			
اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ	۳	اٰل عمرٰن	۴۴
يَكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ	۲۰	القصص	۱۲
خودکشی کی ممانعت			
وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ	۵	النسآء	۲۹
دم کرنے کا بیان			
فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ	۳	اٰل عمرٰن	۴۹
اپنے نفس کا محاسبہ (فکرِمدینہ)			
اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۳۶
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ	۲۸	الحشر	۱۸
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا	۳۰	الشمس	۹
نیکی کی دعوت			
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	۴	اٰل عمرٰن	۱۱۰
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	۱۰	التوبۃ	۷۱
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ	۱۴	النحل	۱۲۵

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا	۱۷	الحج	۴۱
راہِ خدا میں سفر کرنا			
مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ	۵	النسآء	۱۰۰
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
نیکی کی ترغیب دلانا (انفرادی کوشش)			
جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	۱۴	النحل	۱۲۵
ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ	۲۷	الذّٰریٰت	۵۵
امیر کی اطاعت			
وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ	۵	النسآء	۵۹
بیعت کی اہمیت			
نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۷۱
اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ	۲۶	الفتح	۱۰
يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ	۲۶	الفتح	۱۸
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ	۲۸	الممتحنۃ	۱۲
مشورہ کرنا			
وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ	۴	اٰل عمرٰن	۱۵۹
اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ	۲۵	الشورٰی	۳۸
چوری کی سزا			
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ	۶	المآئدۃ	۳۸
ڈکیتی کی سزا			
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ	۶	المآئدۃ	۳۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''کنزالایمان'' اور ''دعوتِ اسلامی''

قراٰنِ مجید وفرقانِ حمید کے تراجم کا سلسلہ فارسی زَبان سے شروع ہوا جو تادمِ تحریر اُردو، انگلش، فرانسیسی، بنگلہ، سندھی، گجراتی، پشتو، پنجابی سمیت 100 سے زائد زَبانوں تک پھیل چکا ہے۔ کئی زَبانیں تو ایسی ہیں کہ ان میں ایک سے زائد تراجم موجود ہیں، صرف اُردو زَبان میں اب تک متعدّد تراجم منظرِ عام پر آچکے ہیں، اور ان تراجم میں جو فضل وکمال چودھویں صدی ہجری کے مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمہ قراٰن ''کنزالایمان'' کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ ترجَمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے کیونکہ ترجمہ اصل کتاب کا گویا وجودِ ثانی ہوتا ہے، پھر ''کتابُ اللّٰہ'' کا ترجمہ کرنا تو اور بھی مشکل ہے۔ ''ترجمۂ قراٰن'' کو مُعتبر قرار دینے کے لئے عُموماً اِن اُمور کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے: (۱) مُترجِم کی وَجاہتِ علمی (۲) اندازِ بیان کی شُستگی (۳) حقِّ ترجُمانی کی ادائیگی (۴) شریعت کی پاسداری، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کنزالایمان میں یہ سب خوبیاں بدرجۂ اَتَم موجود ہیں۔ صاحبِ کنزالایمان اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اُصولِ حدیث، فِقہ، اُصولِ فِقہ، تَصَوُّف، سُلُوک، ادب، لُغَت، تاریخ، مُناظَرہ، تکسیر، تَوقِیت، ہَیئَت جیسے کم وبیش 55 عُلوم پر عُبُور رکھنے والے ماہر عالم ومفتی اور فقیہ تھے کہ درجنوں عُلوم وفُنُون پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، آپ کی تصانیف مبارکہ میں آپ کی عِلمی وَجاہت، فقہی مُہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص 30 ضخیم جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سوسینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دوسو چھ (206) رسائل پر مشتمل آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کا مجموعہ ''فتاوٰی رضویہ'' تو بحرِ فقہ میں غوطہ لگانے والوں کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کنزالایمان میں قراٰن پاک کے مطالب ومعانی کو اُردو زَبان میں منتقل کرنے کے لئے اُن الفاظ ومُحاوَرات کا خُصوصیّت کے ساتھ اِستعمال کیا جو آپ کے دَور میں رائج تھے۔ تَرجَمے کا مقصد مُرادِ مُتَکلِّم (یعنی کلام کرنے والے کی مُراد) کو واضح کرنا ہے نہ کہ محض ایک زَبان کے جُملے کو دوسری زَبان میں بدل دینا، کنزالایمان اس حُسنِ معنوی سے بخوبی آراستہ ہے۔ اپنے تو ایک طرف رہے غیروں نے بھی سخت مُخالفت کے باوجود اِعتِراف کیا ہے کہ اوّل تا آخر کنزالایمان میں ایک بھی لفظ خلافِ شریعت نہیں بلکہ اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب آیت میں اللّٰہ ربُّ العزت کا ذکرِ پاک آیا تو ترجَمہ کرتے وقت اُس کی عظمت وکبریائی پیشِ نظر رہی، اور جب انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہوا تو مقامِ رسالت کے شایانِ شان الفاظ لکھے گئے۔

ترجمۂ کنزالایمان کب اور کیسے لکھا گیا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 52 صفحات پر مشتمل رسالے ''تذکرۂ صدرُ الشَّریعہ'' صفحہ 17 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ کچھ یوں لکھتے ہیں: صحیح اور اَغلاط سے مُبَرَّا، اَحادیثِ نَبَوِیّہ واَقوالِ اَئمہ کے مطابق ایک ترجَمۂ قراٰن کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربّ العزۃ کے مرید وخلیفہ صدرُ الشَّریعہ بدرالطَّریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے غالباً ۱۳۳۰ھ میں ترجَمۂ قراٰن پاک کے لئے اعلیٰ حضرت کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ''یہ تو بہُت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اِس کی طَباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غَلَطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس مَین ہمہ وقت باوُضو رہے، بغیر وُضو نہ پتّھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتّھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں ان کو بھی بہُت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی: ''اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو باتیں ضَروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہوسکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہوسکتا ہے آئندہ کوئی شخص اِس کے طبع کرنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اِس وقت یہ کام نہ ہوسکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مَعروض کے بعد ترجَمے کا کام شروع کردیا گیا۔ ترجمے کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجَمہ بولتے جاتے اور صدرُ الشَّریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجَمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہلے کُتُبِ تفسیر ولُغت کو مُلاحَظہ فرماتے بعدہٗ آیت کے معنیٰ کو سوچتے پھر ترجَمہ بیان کرتے بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قراٰنِ مجید کا فِی البَدِیْھہ بَرجَستہ (بغیر سوچے) ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قُوّتِ حافِظہ پر بغیر زور ڈالے قراٰن شریف رَوانی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب حضرتِ صدرالشَّریعہ اور دیگر علمائے حاضرین رحمھم اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجَمے کا کُتبِ تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ کا یہ برجَستہ فِی البَدِیْھہ ترجمہ تفاسیرِ مُعتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔ الغرض اسی قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا۔ بِحَمدِ اللہ تعالیٰ صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَساعیِ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور ایک سال سے بھی کم مدت میں ''ترجَمۂ کنزالایمان'' مکمل ہوگیا، یوں مسلمانوں کی کثیر تعداد

مُجدِّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ کے لکھے ہوئے قراٰنِ پاک کے صحیح ترجمے ''کنزالایمان'' سے مُستفید ہو کر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ (یعنی صدرالشریعہ) کی آج بھی ممنون ہے۔

آج کی دُنیا

آج ذرائع اِبلاغ اتنے تیز رفتار ہو چکے ہیں کہ ساری دنیا گویا ایک گھرانے کی مثل ہوگئی ہے، اِس کے کسی بھی گوشے میں کوئی واقعہ ہو، پوری دنیا کے لوگ اُسی وقت اُس سے آگاہ ہو جاتے ہیں جیسے کہ ایک گھر کے دو کمروں کا معاملہ ہو۔ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پَل کر ایسا جوان ہو چکا ہوتا ہے کہ اُس سے مقابلہ دُشوار ہو جاتا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جبکہ اِسلام کا لَبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو علمِ دین سکھانے کے نام پر ایمان کی دولت کو لوٹنے اور کردار کی عظمت کو داغدار کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں، نیز قراٰن فہمی کے نام پر مسلمانوں کو قراٰنی تعلیمات سے دور سے دُور کرتے چلے جارہے ہیں لہٰذا باطل کو مٹانے کے لئے اور حق کا اُجالا پھیلانے کیلئے جدو جہد کرنے کی آج اشد ضرورت ہے۔ اس لئے جس سے جو بن پڑے اِحقاقِ حق کے لئے کوششیں کرے۔ اُردو بولنے والے مسلمانوں کو قراٰن پاک سمجھ کر پڑھنے کے لئے ''کنزالایمان'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ آج کی دُنیا دلائل کی دُنیا ہے اس لئے کنزالایمان کے امتیازی اَوصاف کا چرچا کیا جائے تاکہ لوگوں کے دل و دماغ میں اِس کی اہمیت راسخ ہو جائے۔ اِس کی اہمیت کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کے نسخوں کو بھی عام کیا جائے، جن زَبانوں میں کنزالایمان کا ترجَمہ ہو چکا ہے اُن کی بھی تشہیر ہونی چاہیے۔

کنزالایمان کو عام کرنے کے ذرائِع

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجَمۂ قراٰن کنزالایمان کو لوگوں تک پہنچانے اور اُن میں مقبولِ عام بنانے کے لئے یہ ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں: (1) بیانات (2) تحریرات (3) اِنفرادی کوشش (4) مَساجد و مزارات میں رکھ کر (5) ویب سائٹس (6) تحفے (7) جہیز (8) اسکولز وکالجز اور جامِعات (یونیورسٹیز) میں عام کرنا (9) فتاوٰی (10) جیل خانہ جات میں عام کرنا (11) ٹی وی چینل (12) ماہنامے (13) جرائد (14) کتابوں کی دُکانیں۔

﴿1﴾ بیانات:

مُبلّغین یاواعظین جب بھی بیان کریں تو دورانِ بیان پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ ''کنزالایمان'' سے پیش کریں اور یہ وضاحت بھی کردیں کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کنزالایمان میں اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں یا کم از کم ترجمہ بولنے سے پہلے اتنا ضرور کہہ دے: ''ترجمۂ کنزالایمان''۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سننے والوں کو اس کا تعارُف ہوجائے گا۔ اگر دورانِ بیان مختصر الفاظ میں کنزالایمان ہدِیّۃً لے کر پڑھنے کی ترغیب دلادی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی اسے حاصل کر ہی لیں گے اور یوں کنزالایمان کو عام کرنے میں مدد ملے گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی مد ظلہ العالی کا برسہا برس سے معمول ہے کہ اپنے بیانات میں آیاتِ قرانیہ کا ترجمہ عُمومًا کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکرِ خیر کچھ اِس انداز میں کرتے ہیں کہ سُننے والے کے دل کی گہرائیوں میں اُتر جائے اور ترجمے اور مُترجم (یعنی ترجمہ کرنے والے) کی اہمیت وعظمت اس پر روشن ہوجائے، ان کے ترجمہ بیان کرنے کا انداز بارہا یہ سنا گیا ہے مثلاً اللّٰہ تبارک وتعالٰی پارہ ۲۵، سورۃُ الشُّوری، آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ۝۳۰﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سُنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجمۂ قران ''کنزالایمان'' میں اس کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ''اور تمہیں جو مُصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہُت کچھ تو مُعاف فرمادیتا ہے۔'' علاوہ ازیں آپ دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات میں کنزالایمان ہدِیّۃً حاصل کرنے کی ترغیب کچھ یوں سنی گئی ہے ''آپ ترجمۂ قران لیں اور ضرور لیں مگر جب بھی لیں صرف وصرف کنزالایمان لیں کہ یہ ایک عاشقِ رسول اور ولیٔ کامل کا ترجمہ ہے۔'' الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مبلّغین بھی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہُوئے اسی طرح کنزالایمان کا ڈنکا بجانے میں سرگرمِ عمل ہیں۔

﴿2﴾ تحریرات:

کتاب، رسالہ، مقالہ، کسی کتاب کا ترجمہ یا کوئی سا مضمون لکھتے وقت تحریر کی جانے والی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے لکھنے کا التزام کرلیا جائے تو اِس قلمی کاوِش کو پڑھنے والا ہر شخص کنزالایمان سے مُتعارِف ہوجائے گا لیکن یہ بات پیش نظر

رہے کہ ترجمے کی ابتداء میں یا اس آیت کا حوالہ دیتے وقت ترجمۂ کنز الایمان لکھ دیا جائے تاکہ پڑھنے والا آسانی سے سمجھ جائے کہ اس آیت کا ترجمہ کنز الایمان سے لیا گیا ہے۔ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کنز الایمان سے محبت صد کروڑ مرحبا! تحریر میں بھی آپ کا معمول ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ التزاماً کنز الایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور اسے واضح بھی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سُنّی علماء پر مشتمل دعوتِ اسلامی کے علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کاموں پر مامور مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' کی تمام کُتُب میں بھی آیات کا ترجمہ کنز الایمان سے مع تصریح نام پیش کیا جاتا ہے۔[1]

(3) اِنفرادی کوشش:

اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کو قرآنِ پاک کا ترجمہ ''کنز الایمان'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے اس طرح ''کنز الایمان'' کا تعارف انتہائی مؤثر انداز میں ہوگا۔

(4) مساجد و مزارات میں رکھنا:

ممکنہ صورت میں مساجد و مزارات کے اندر کنز الایمان ہونا چاہئے اس طرح نمازی اور زائر اسلامی بھائی بھی کنز الایمان پڑھنے کی سعادت پاتے رہیں گے۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول میں ہر ذیلی حلقے[2] میں ''المدینہ لائبریری'' کے قیام کا ہدف ہے، اس لائبریری کی مُجَوَّزہ کُتُب و رسائل میں کنز الایمان سرِ فہرست ہے، کئی علاقوں میں ان کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔

(5) ویب سائٹس:

جدید ٹیکنالوجی کے اِس دَور میں انٹرنیٹ نے دنیا کو رابطے کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس کے ذریعے ہم اپنا پیغام انتہائی کم وقت میں دنیا کے کونے کونے تک پہنچا سکتے ہیں۔ کنز الایمان کی تشہیر کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال بھی بہت مفید ہے، **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فیض سے اس مُعاملے میں بھی دعوتِ اسلامی نے اچھی پیش رفت کی ہے، دنیا بھر میں ''فیضِ رضا'' اور ''فیضانِ کنز الایمان'' کی دھومیں مچانے کے مقدس جذبے کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی نے اپنی ویب

---

1 ...... الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کے تحت 8 شعبہ جات ہیں جن کی طرف سے تادمِ تحریر 192 سے زائد کُتُب طباعت کے مراحل سے گزر کر منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں ''جدالممتار علی ردالمحتار'' اور ''بہارِ شریعت'' (تخریج شدہ) سرِ فہرست ہیں اور 19 کتب عنقریب منظرِ عام پر آجائیں گی۔ اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

2 ...... ذیلی حلقہ دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح ہے، عُموماً ہر مسجد ایک حلقہ ہوتا ہے جسے ذیلی حلقہ کہتے ہیں، جہاں مسجد نہ ہو وہاں کوئی مکان یا دکان کرائے پر لے کر یا مالِک کی اجازت سے مدنی کام کی ترکیب بنائی جاتی ہے، صرف پاکستان میں 50 ہزار ذیلی حلقے بنانے کی کوشش ہے، ہر ذیلی حلقے میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقہ قائم کر کے اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنز الایمان و تفسیر خزائن العرفان کا ہدف ہے۔

سائٹ www.dawateislami.net پر کنز الایمان شریف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا تفسیری حاشیہ ''خزائن العرفان'' یونی کوڈ[1] میں پیش کیا ہے، اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس آئی ٹی'' نے کنز الایمان مع خزائن العرفان کی ایک سافٹ ویئر CD بھی مکتبۃ المدینہ سے جاری کی ہے۔

6 تحفہ:

جب بھی کسی اسلامی بھائی کو تحفہ دینے کی ترکیب ہو تو اُس میں دیگر تحائف کے علاوہ کنز الایمان بھی تحفہ میں پیش کیا جائے اِس طرح آپ کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا خزانہ مُندرِج ہونے کے ساتھ ساتھ کنز الایمان کا تعارُف بھی ہو جائے گا۔

7 جہیز:

ہمارے ہاں عموماً جہیز میں قرآن پاک بھی دیا جاتا ہے، اگر ترجمے والا قرآن کریم کنز الایمان دیا جائے تو اس کی بَرَکتیں سسرال والوں کو بھی ملیں گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں میں مَدَنی کام کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں مدنی حلقے، ہفتہ وار اجتماعات اور مُتعدّد جامعۃ المدینہ للبنات اور مدرسۃُ المدینہ للبنات قائم ہیں۔ اِس کام کے لئے'' اسلامی بہنوں کی مجلس مشاورت'' بھی قائم ہے۔ اگست 2009ء کی کارکردگی کے مطابق پاکستان میں تقریباً 2511 اجتماعات ہوتے ہیں اور شُرکاء کی تعداد تقریباً 162367 ہے جن میں وقتاً فوقتاً ترجمۂ قرآن کنز الایمان کا مُطالَعہ کرنے اور جہیز میں دینے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

8 اسکولز و کالجز اور جامعات میں عام کرنا:

بااثر شخصیات کو چاہیے کہ اسکولز و کالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) کی لائبریریوں میں کنز الایمان رکھوانے کی ترکیب کریں۔ اسکولز و کالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) میں تدرِیس کے فرائض سرانجام دینے والے اساتذہ و پروفیسر حضرات اگر دورانِ تدریس کنز الایمان کے مَحاسِن بیان کر کے اِسے پڑھنے کی ترغیب دلائیں تو جہاں طلبہ قرآن پاک کی صحیح ترجمانی پائیں گے وہیں یہ سلسلہ کنز الایمان کی تشہیر میں بھی بہُت مُعاوِن ہوگا۔ اسکولز و کالجز میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والی مجلس ''شعبۂ تعلیم'' ہے جو کہ کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ اور اساتذہ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے مُتعارِف کراتی ہے جس میں مدرَسۃُ المدینہ بالِغان کا اِنعقاد بھی ہے جس کے ذریعے قرآن پاک صحیح قِراءت کے ساتھ سکھایا جاتا ہے نیز موقع کی مُناسبت سے کالج و یونیورسٹیز کے پرنسپل، پروفیسر، لیکچرار، دفتری عملہ اور طلبہ کو کنز الایمان کا تعارُف

---

[1] ...... کمپیوٹر کی اصطلاح میں یونی کوڈ ٹیکسٹ Unicode Text اس لکھائی کو کہتے ہیں جسے عموماً کسی بھی لکھائی والے سوفٹ ویئر میں Copy/Past کیا جاسکے۔

بھی کروایا جاتا اور تحفۃً بھی پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ پاکستان بھر میں درسِ نظامی کے لئے 112 سے زائد قائم جامِعاتُ المدینہ میں دیگر دَرَجات کے ہزاروں طَلَبہ وطالبات کو بِالعُموم اور درجۂ ثانِیہ والوں کو بالخصوص ترجمۂ کنزالایمان پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

﴿9﴾ فتاوٰی:

مسلمانوں کی کثیر تعداد دینی مسائل میں شَرعی رہنمائی کے لیے دارُالافتاء سے رُجوع کرتی ہے، اگر ہمارے مفتیانِ کرام اِن فتاوٰی میں قرانی آیات کو پیش کرتے ہوئے انہیں ترجمۂ کنزالایمان سے مزیّن کردیں تو اس سے بھی کنزالایمان کے عام ہونے کو ترویج ملے گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے کئی شہروں میں دارالافتاء بنام ''دارالافتاء اہلسنّت'' قائم ہیں جن میں جاری ہونے والے فتاوٰی میں عموماً قرآنی آیات کے تحت ترجمۂ کنزالایمان لکھا جاتا ہے، اس کے علاوہ تَخَصُّص فِی الْفِقہ (مفتی کورس) کرنے والے عُلَما کے نصابی مطالعے میں ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

﴿10﴾ جیل خانوں میں عام کرنا:

معاشرے میں پائے جانے والے مختلف طبقات میں ایک طبقہ جیلوں میں بند قیدیوں کا بھی ہے اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جیلوں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے جو عُمُوماً قران وسنّت کی تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر قتل وغارت، فائرنگ، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زِناکاری، منشیات فروشی، جُوا اور نہ جانے کیسے کیسے جرائم میں مُبتَلا ہوکر بالآخر جیلوں میں بند ہوتے ہیں، ان کی تعلیم وتربیّت کی طرف توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس برائے جیل خانہ جات'' کی کوشش ہے کہ ان قیدیوں میں اچھے اخلاقیات ونظریات فروغ پائیں۔ اس سلسلے میں بہت کم مدّت میں اس مجلس نے تادمِ تحریر پاکستان بھر کی 53 جیلوں میں مدنی حلقے قائم کئے ہیں، یہ مجلس مختلف جیلوں میں بیرکوں اور مساجد کا قیام بھی عمل میں لا رہی ہے۔ ان مساجد اور بیرکوں میں مدرسۃ المدینہ بالِغان اور مختلف کورسز مثلاً قاعدہ کورس، شریعت کورس، مدرس کورس وغیرہ ہیں جن میں تجوید کے ساتھ قران پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کے حلقے لگائے جاتے ہیں جبکہ تادمِ تحریر 25 جیلوں کے اندر ''المدینہ لائبریری'' کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے جن میں ترجمۂ قران کنزالایمان بھی رکھا گیا ہے۔

﴿11﴾ ٹی وی چینل کے ذریعے:

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل پر دیگر سلسلوں (پروگرامز) کے ساتھ ساتھ ''فیضانِ کنزالایمان'' کے نام سے ایک سلسلہ بھی پیش کیا جارہا ہے۔

﴿13,12﴾ ماھنامے وجرائد:

مختلف سنی جامِعات واداروں کی طرف سے ماہنامے وجرائد شائع کیے جاتے ہیں، مُدیرحضرات کو چاہیے کہ حسبِ موقع کنزالایمان پر مضامین لکھوا کر شائع کیا کریں اس طرح قارئین کبھی تو کنزالایمان کی تاریخی حیثیت سے واقف ہوں گے تو کبھی خصوصیات سے، کبھی اس کے بہترین اسلوب کی معرفت ملے گی تو کبھی اس کے فکری اثرات سے قلب و دماغ معطر کریں گے۔

﴿14﴾ کتابوں کی دکانیں:

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وقت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے صرف پاکستان میں 300 سے زائد مکاتب و بستے ہیں جن کے ذریعے کنزالایمان کے لاکھوں نسخے فروخت ہو چکے ہیں جبکہ بیرونِ ملک میں مکتبۃ المدینہ کی تعداد اور کنزالایمان کی فروخت اس کے علاوہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ملک اور بیرونِ ملک بے شمار ہفتہ وار اور لاتعداد تربیتی اجتماعات ہوتے ہیں جن میں کنزالایمان ہدِیّۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مختلف اجتماعات میں کنزالایمان کے نسخے کافی تعداد میں ہدِیّۃً فروخت ہوتے ہیں، آج کل کُتُب میلوں کا بھی رواج ہے، ایسے مقامات پر مکتبۃ المدینہ کا بستہ لگا کر کنزالایمان اور علماءِ اہلسنّت کی کتب ہدِیّۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مزید کاوشیں

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ''کنزالایمان'' کو عام کرنے کے سلسلے میں ''دعوتِ اسلامی'' نے مذکورہ بالا ذرائع کے علاوہ اور بھی کئی اقدامات کیے ہیں۔ اِسی مقدس سلسلے کی ایک سنہری کڑی روزانہ کم از کم تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان پڑھنے والا ''مدنی انعام'' بھی ہے۔ تفصیل اِس اِجمال کی یہ ہے کہ عاشقِ اعلیٰ حضرت قبلہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ نے لوگوں کو نیکیوں کا خُوگر بنانے اور گناہوں سے ان کا پیچھا چھڑانے کے لیے ''مدنی انعامات'' کے نام سے سوالاً جواباً ایک نظام الحیاۃ ترتیب دیا ہے جو کثیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان میں سے بعض سوالات کا تعلق روزانہ کے معمولات سے، بعض کا ہفتے سے، بعض کا ماہانہ سے اور بعض کا سالانہ سے ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں

کے لئے 63، طلبۂ علم دین کے لئے 92، دینی طالبات کے لئے 83 اور مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے 40 جبکہ خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مدنی انعامات ہیں۔ان میں مطالعہ کے لئے سرکار اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ رب العزۃ کی تصنیفِ لطیف ''تمہید الایمان''، علماے حرمین طیبین کے فتاویٰ کا مجموعہ ''حُسام الحرمین''، خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃاللّٰہ القوی کی ''بہارِ شریعت'' کے مخصوص ابواب اور امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہ الوالی کی ''منہاج العابدین'' کے منتخب ابواب شامل ہیں۔کسی مستند سُنی عالمِ دین کی اسلامی کتاب کے بارہ (۱۲) منٹ مطالعے کے علاوہ کنزالایمان سے کم ازکم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی تلاوت کا تعلق روزانہ کے مدنی انعامات سے ہے۔

''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے مَدَنی مقصد کے حصول کے لئے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے ایک قریہ سے دوسرے قریہ، ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرتے رہتے ہیں ان کے جدوَل میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان ہوتی ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

کنزالایمان کے صد سالہ جشن کے موقع پر امیرِ اہلسنّت کا ایک اہم مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عفی عنہ کی جانب سے دعوتِ اسلامی (ہند) کی 12 کابیناؤں کے اراکین نیز تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں مدینۃُ المرشد بریلی شریف کی فضاؤں میں گھومتا ہوا، مزارِ اعلیٰ حضرت کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا، خوشگوار و پُر بہار سلام،

السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ و برکاتُہ الحمد للّٰہ ربِّ العٰلمین علٰی کُلِّ حال

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

جُملہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو 25 مرتبہ ''یومِ رضا'' مبارک ہو۔

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِمسال صدسالہ جشنِ کنزالایمان کی دھوم دھام ہے۔یقیناً میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ

نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیروبرکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمدرضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ''ترجمۂ قرآن کنزالایمان'' اُردو کے تمام تراجم پر فائق ہے۔ یہ ترجمہ تحتُ اللّفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مُستند تفاسیر کا مجموعہ بھی ہے، جہاں کنزالایمان کے ہر ہر لفظ سے ربُّ الارباب عَزَّوَجَلَّ کے اِحترام وآداب کے سَوتے پھوٹتے ہیں، وہاں شاہِ خیرالانام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم واکرام کے چشمے بھی اُبل رہے ہیں، مَعارفِ قرانی اور الفتِ ربّانی وشَہَنشاہِ زَمانی سے اپنے قلوب کو نورانی بنانے کیلئے کنزالایمان شریف کامُطالَعہ بےحد مفید ہے۔ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے باعمل بنانے کیلئے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63 نیز طلبہ کو دیئے ہوئے 92 ''مدنی انعامات'' میں سے مَدَنی انعام نمبر 20 کے مطابِق ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کو کنزالایمان شریف سے روزانہ کم ازکم تین آیات کا ترجَمہ اورخزائن العرفان یا نورُ العرفان سے اس کی تفسیر پڑھنی ہوتی ہے۔ **الحمدللّٰہ** عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئی ایسے اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ملیں گے جو کہ کنزالایمان شریف مع تفسیر کے مکمّل مُطالَعے سے مُشَرَّف ہوں گے۔ جنہوں نے ابھی تک مُکمَّل مطالَعہ نہیں کیا اُن سب کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء ہے کہ صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پرحُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعے کی تکمیل کا مُصَمَّم عزم فرمالیں۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شورٰی کے نگران سلمہُ الرحمن کو بھی میں نے درخواست کی ہے کہ مُخَیِّر حضرات سے ترکیب بناکر ھدِیّۂ مُعیَّنہ سے آدھی قیمت پر اِس صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پر گھر گھر کنزالایمان شریف کو داخِل کرنے کی مُہم چلائیں۔ **الحمدللّٰہ** عزوجل وہ اِس اَمر میں ساعی ہوچکے ہیں۔ ہمیں یہ مَدَنی کام ساری دنیا میں عام کرنا ہے، کہ ہمارامَدَنی مقصد بھی ہے: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' (ان شآءَ اللّٰہ عزوجل)۔ **الحمدللّٰہ** عزوجل تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش 66 مُمالِک میں پہنچ چکا ہے۔ ہر ہر ملک میں ممکنہ حد تک کنزالایمان شریف مسلمانوں کے گھروں میں داخِل کرنا ہے۔ اِسی ضِمن میں ھند کے اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں بھی مَدَنی التجاء ہے کہ آپ بھی اٹھئے، ہمّت کیجئے اور صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے اس مدنی موقع پر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ کنزالایمان شریف کو گھر گھر عام کرنے پر کمربستہ ہوجایئے۔ کنزلایمان شریف مُعَیَّنہ ہَدِیّے سے آدھے دام میں فروخت کرکے مالی کمی مُخَیِّر اسلامی بھائیوں سے اِسی مد میں چندہ لیکر پوری کیجئے۔ میری خواہش ہے کہ عرسِ رضوی کے بابَرَکت موقع پر مدینۃ المرشد

بریلی شریف میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی جانب سے بہُت بڑا بستہ لگایا جائے اور اُس پر کنزالایمان شریف آدھے ھدِیّے بلکہ صرف '' ڈبل25'' (یعنی 50) روپے میں فراہم کیا جائے۔ رعایتی ھدیے پر فروخت کئے جانے والے کنزالایمان شریف کے ہر نسخے پر برائے کرم! اس جُملے کی مہر بنوا کر کم از کم تین جگہ لگوا دیجئے، (چِٹ چھاپ کر بھی لگائی جاسکتی ہے): '' صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے موقع پر دیا جانے والا کنزالایمان شریف کا نسخہ رعایت پر خرید کر زیادہ دام پر فروخت مت کیجئے۔'' یہ ذِہن میں رہے کہ اگرچہ کنزالایمان شریف کا گھر میں تشریف فرما ہونا باعثِ برکت ہے مگر اس کو پڑھنا سعادت بالائے سعادت، ایمان کی طَراوت، سُنّیت پر استِقامت، اعمالِ حَسَنہ پر مُداوَمت، سوالات قبر میں استِقامت اورنَجاتِ آخرت اور دُخولِ جنّت کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا پڑھنے کی بھی برابر ترغیب جاری رکھئے۔ الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کا سنّیوں کا اِکلوتا اور مقبولِ عام مدنی چینل بھی بالخصوص '' ماہِ رضا'' میں فیضانِ رضا کے عنوان سے اعلیٰ حضرت رحمۃاللہ تعالٰی علیہ کے پاکیزہ حالات، آپ کے سیرت کے روح پرور واقِعات اور ایمان افروز ارشادات کے مَدَنی پھول لئے بیک وقت روزانہ دنیا کے ہزاروں گھروں میں T.V. اور انٹرنیٹ کے ذریعے داخِل ہو کر لاکھوں مسلمانوں کے قلوب واذہان کو مہکا رہا ہے اور یوں دنیا میں ہر طرف مسلکِ اعلیٰ حضرت کی دھوم مچا رہا ہے۔

والسّلام مع الکرام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفِرت

۱۷ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

غیبت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے

ہم تو غیبت کریں نہ سُنیں

ایک چُپ سو سُکھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتھم العالیہ

شیطان اِس رسالے سے بَہُت روکے گا مگر آپ پڑھ لیجئے
ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا بیش بہا خزانہ ہاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ مغفِرت نشان** ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر **اَسّی بار** دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یِہی ہے آرزو تعلیمِ قراٰں عام ہوجائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہوجائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

واہ کیا بات ہے عاشقِ قراٰن کی

حضرت سیِّدُ نا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار **ختمِ قراٰن پاک** فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **ہمیشہ دن کو روزہ** رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تحیۃ المسجد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس **قراٰنِ پاک** کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گِریہ کیا ہے۔ نَماز اور **تلاوتِ قراٰن** کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچہ وفات کے بعد دورانِ تدفین **اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گئے کہ آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **قَبْر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں!** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: "**یا اللّٰہ**! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرّف فرمانا۔" منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر انوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ انور سے **تلاوتِ قراٰن** کی آواز آرہی ہوتی۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج ۲ ص ۳۶۲-۳۶۶ مُلتقطاً دار الکتب العلمیۃ) **اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَہَن مَیلا نہیں ہوتا بدن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک حَرف پر دس نیکیاں

قراٰنِ مجید،فُرقانِ حمید **اللّٰہُ** ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارَک کلام ہے،اِس کا پڑھنا،پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔قراٰنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر **10 نیکیوں** کا ثواب ملتا ہے،چُنانچِہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے:''جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا،اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف،لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۴ ص۴۱۷حدیث ۲۹۱۹)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بہترین شخص

نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم،رسولِ اکرم،شَہَنْشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظَّم ہے:خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُراٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳ ص۴۱۰حدیث ۵۰۲۷) حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِد میں **قراٰنِ پاک** پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فَیضُ القَدیر ج۳ ص۶۱۸ تحت الحدیث۳۹۸۳)

اللہ مجھے حافظِ قراٰن بنا دے
قراٰن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰن شَفاعت کر کے جنّت میں لے جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم،رحمتِ عالَم،نُورِ مُجسَّم،شاہِ بنی آدم،

رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس شخص نے قراٰنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۴۱ ص۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْرلِلطَّبَرانِیّ ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰)

الٰہی خوب دیدے شوق قراٰں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آیت یا سنّت سکھانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ جس شخص نے قراٰنِ مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن **اللّٰہ** تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوْطِیّ ج۷ ص ۲۸۱ حدیث ۲۲۴۵۴)

تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی
بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک آیت سکھانے والے کیلئے قیامت تک ثواب!

ذُوالنُّورین، جامع القراٰن حضرتِ سیِّدُ نا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے قراٰنِ مُبین کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحمَةٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: جس نے قراٰنِ عظیم کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع ج۷ ص۲۸۲ حدیث۲۲۴۵۵ـ۲۲۴۵۶)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی
مُعاف فرما میری خطا ہَر الٰہی

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ تعالیٰ قِیامت تک اَجر بڑھاتا رہیگا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتابُ اللہ کی ایک آیت یا علم کا ایک باب سکھایا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تاقِیامت اس کا اجر بڑھاتا رہیگا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵۹ ص ۲۹۰)

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں کے پیٹ میں 15 پارے حِفْظ کر لئے

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے ایک مفید **عرض** اور ایمان افروز **ارشاد** ملاحظہ فرمائیے:

عرض: حضور! ''تقریبِ بِسْمِ اللہِ'' کی کوئی عمر شرعاً مقرر ہے؟

ارشاد: شرعاً کچھ مقرَّر نہیں، ہاں مشائخِ کرام (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام) کے یہاں **چار برس چار مہینے چار دن** مقرَّر رہیں۔ حضرت خواجہ قطبُ الحقِّ وَالدّین **بختیار کاکی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی (تو) ''تقریبِ'' بِسْمِ اللہِ' مقرَّر ہوئی، لوگ بلائے گئے۔ **حضرت خواجہ غریب نواز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ بِسْمِ اللہِ پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! **حمید الدین ناگوری** آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں **قاضی حمید الدین** صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو ''بِسْمِ اللہِ'' پڑھا۔ قاضی صاحب **فوراً** تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ **اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنادیئے۔** حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: **میں نے اپنی ماں کے شکم** (پیٹ) **میں اِتنے ہی سُنے تھے اور اِسی قدر اُن** (یعنی امّی جان) **کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہوگئے!** (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۸۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خدا اپنی الفت میں صادِق بنا دے
مجھے مصطفٰے کا تو عاشق بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

افسوس! اسلامی معلومات کی کمی کی وجہ سے آج مسلمانوں کی بہُت بڑی تعداد قرانِ پاک پڑھنے پڑھانے، سُننے سنانے

اور چُھونے اٹھانے وغیرہ کے شَرعی اَحکام سے نابلَد ہے۔ اِشاعتِ عِلم کا ثواب پانے اور مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کی نیّت سے قراٰنِ پاک کے بارے میں رنگ برنگے **مَدَنی پھولوں** کا گلدستہ پیش کرتا ہوں۔

''قراٰن تمام ہی کُتُب سے اَفضل ہے'' کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے تلاوت کے 21 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ روزانہ صبح **قراٰنِ مجید کو چُومتے تھے** اور فرماتے: ''یہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔'' (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۳۴ دار المعرفۃ بیروت) ﴿۲﴾ **تلاوت کے آغاز میں اعوذُ** پڑھنا **مُستَحَب** ہے اور ابتدائے سورت میں **بسم اللہ** سنّت، ورنہ مُستَحَب (بہارِشریعت ج۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۰ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) ﴿۳﴾ سورۂ براءت (سورۂ توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو **اَعُوْذُ بِاللہِ** (اور) **بِسۡمِ اللہِ** (دونوں) کہہ لیجئے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورۂ توبہ (دورانِ تلاوت) آگئی تو تَسمِیہ (یعنی بِسۡمِ اللہِ شریف) پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اس کی ابتِدا میں نیا تعَوُّذ (تَعَوْ ۔ وُذ) جو آج کل کے حافِظوں نے نکالا ہے، **بے اَصل** ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتِداءً بھی پڑھے جب بھی بِسۡمِ اللہِ نہ پڑھے یہ مَحض غَلَط ہے (اَیضاً ص ۵۵۱) ﴿۴﴾ باوُضو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تلاوت کرنا **مُستَحَب** ہے (اَیضاً ص ۵۵۰) ﴿۵﴾ قراٰنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے **افضل** ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام **عِبادت** ہیں۔ (غُنیَۃُ المُتَملّی ص ۴۹۵) ﴿۶﴾ قراٰنِ مجید کو نہایت **اچھی آواز** سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچّھی نہ ہو تو اچّھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں **کمی بیشی** ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں **قواعِدِ تجوید** کی رعایت کیجئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹، ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ **قراٰنِ مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل** ہے جب کہ کسی نَمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے۔ (غُنیَۃُ المُتَملّی ص ۴۹۷) ﴿۸﴾ جب قراٰنِ پاک کی سورَتیں یا آیتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات و اشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازِمی ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صَفحَہ 352 پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **قراٰنِ مجید پڑھا جائے اسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا فرض** ہے۔ قالَ اللّٰہُ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:) **وَ اِذَا قُرِیَٔ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَ اَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾** (پ ۹ الاعراف ۲۰۴) (ترجمۂ کنز الایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو)

﴿۹﴾ **جب** بلند آواز سے قراٰن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا **فرض** ہے، جب کہ وہ **مجمع** سُننے کے لئے حاضر ہو ورنہ **ایک** کا سننا کافی ہے، اگرچِہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۵۳ مُلَخَّصاً) ﴿۱۰﴾ **مجمع** میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ **حرام** ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ **حرام** ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ **آہستہ** پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۲) ﴿۱۱﴾ مسجِد میں دوسرے لوگ ہوں، نَماز یا اپنے وِرد و وظائف پڑھ رہے ہوں اُس وقت فَقَط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے ﴿۱۲﴾ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا **ناجائز** ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شروع کیا، تو اِس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۱۳﴾ جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھ رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (اَیضاً) ﴿۱۴﴾ **لیٹ** کر قراٰن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں **سمٹے** ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (اَیضاً ص ۴۹۶) ﴿۱۵﴾ **غسل** خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قراٰنِ مجید پڑھنا، **ناجائز** ہے (اَیضاً) ﴿۱۶﴾ **قراٰنِ مجید** سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے **افضل** ہے (اَیضاً ص ۴۹۷) ﴿۱۷﴾ جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجِب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص ۴۹۸) ﴿۱۸﴾ اسی طرح اگر کسی کا مُصحف شریف (قراٰنِ پاک) اپنے پاس عارِیَت (یعنی وقتی طور پر لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کِتابت کی غَلَطی دیکھے، (تو جس کا ہے اُسے) بتا دینا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۳) ﴿۱۹﴾ **گرمیوں** میں صبح کو **قراٰنِ مجید** ختم کرنا **بہتر** ہے اور **سردیوں** میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں **قراٰن ختم** کیا، شام تک فِرِشتے اس کے لیے اِستِغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتِدائے شب میں **ختم** کیا، صبح تک اِستِغفار کرتے ہیں۔'' گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے **وَقت ختم** کرنے میں اِستِغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں **ختم** کرنے سے اِستِغفار زیادہ ہوگی۔ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۶) ﴿۲۰﴾ جب قراٰنِ پاک **ختم** ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا **بہتر** ہے۔ اگرچِہ **تراویح** میں ہو، البتّہ اگر فرض نَماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۶) ﴿۲۱﴾ **ختمِ قراٰن کا طریقہ** یہ ہے کہ سورۂ ناس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے **وَاُولٰٓئِكَ هُمُ**

اَلْمُفْلِحُوْنَ۵ تک پڑھے اور اس کے بعد دعا مانگئے کہ یہ **سنّت** ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنھما حضرتِ سیِّدُ نا اُبَی بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''**نبیِّ کریم**، رءوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب ''**قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ**۱'' پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے ''**وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ**۵'' تک پڑھتے پھر ختمِ قراٰن کی دعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ (اَلْاِتقان فِیْ عُلُوْمِ الْقُرْاٰن، ج ۱، ص ۱۵۸)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مُنّے نے راز فاش کر دیا......!

حضرتِ سیِّدُ نا ابو عبدُ اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا **ابوالحسن محمد بن اسلم طُوسی** علیہ رحمۃ اللہِ القوی **اپنی نیکیاں چھپانے** کا بےحد خیال فرماتے یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں **کراماً کاتبین** (اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرِشتوں) سے بھی چھپ کر عبادت کروں! راوی کہتے ہیں: میں **بیس برس** سے زیادہ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں رہا مگر جمعۃ المبارک کے علاوہ کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دو رَکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مَدَنی مُنّا زور زور سے رونے لگا**۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں، میں نے کہا: **مَدَنی مُنّا** آخر اس قدَر کیوں رو رہا ہے؟ بی بی صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو (حضرتِ سیِّدُ نا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی) **اس کمرے میں داخِل ہو کر تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے!** شیخ ابو عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی (ریاکاریوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطِر) نیکیاں چھپانے کی اِس قدَر سعی فرماتے تھے کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہَر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تاکہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے! (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۵۴) **اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو**۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرا ہر عمل بس ترے واسِطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سبحٰنَ اللّٰہ! ایک طرف نیکیاں چھپانے والے وہ مخلص صالح انسان اور آہ! دوسری طرف اپنی نیکیوں کا بڑھا چڑھا کر ڈھنڈورا پیٹنے والے ہم جیسے اِخلاص سے عاری نادان! کہ اوّل تو نیکی ہو نہیں پاتی ہے کبھی ہو بھی گئی تو ریاکاری لا گو پڑ جاتی ہے۔ ہائے! ہائے!

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ کریم کے حُرُوف کی دُرُست مَخارِج سے ادائیگی اور غلط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''بِلاشُبہ اتنی **تجوید** جس سے **تَصحِیح** (تَص۔حی۔ح) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابق حُروف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے)، اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، **فرضِ عَین** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۶ ص۳۴۳)

قراٰن پڑھنے والے مَدَنی مُنّوں کی فضیلت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں پر عذاب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے لیکن جب بچّوں کو **قراٰنِ پاک** پڑھتے سنتا ہے تو عذاب کو روک لیتا ہے۔ (سُنَنِ دارمی ج۲ ص۵۳۰ حدیث۳۳۴۵ دار الکتاب العربی بیروت)

ہو کرم اللہ! حافِظ مدنی مُنّوں کے طفیل
جگمگاتے گُنبدِ خضرا کی کرنوں کے طفیل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **''دعوتِ اسلامی''** کے تحت دنیا کے مختلف ممالِک میں بے شمار مدارِس بنام **مدرسۃُ المدینہ** قائم ہیں۔ جن میں تادمِ تحریر صرف پاکستان میں پچاس ہزار مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں حِفظ وناظرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نیز لاتعداد مساجِد ومقامات پر **مدرسۃُ المدینہ** (بالِغان) کا بھی اہتمام ہوتا ہے، جن میں دن کے اندر کام کاج میں مصروف رہنے والوں کو عُمُوماً نمازِ عشا کے بعد تقریباً 40 مِنَٹ کیلئے دُرُست **قراٰنِ مجید** پڑھنا سکھایا جاتا مختلف دعائیں یاد کروائی جاتیں اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کیلئے بھی **مدارِسُ المدینہ** (بالِغات) قائم ہیں۔

”خوب قرآنِ پاک پڑھو“ کے چودہ حُروف کی نسبت سے سجدۂ تلاوت کے 14 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **آیتِ سجدہ** پڑھنے یا سننے سے سجدہ **واجِب** ہوجاتا ہے۔(اَلْہِدَایہ، ج ۱ ص۷۸داراحیاء التراث العربی بیروت) ﴿۲﴾فارسی یا کسی اور زَبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجَمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجِب ہوگیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجَمہ ہے، البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتادیا گیا ہو کہ یہ **آیتِ سجدہ** کا ترجَمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو **آیتِ سجدہ** ہونا بتایا گیا ہو۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳ کوئٹہ) ﴿۳﴾**پڑھنے** میں یہ **شرط** ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے۔(بہارِشریعت ج ۱ حصّہ ۴ ص ۷۲۸) ﴿۴﴾**سننے** والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالقصد (یعنی ارادۃً) سُنی ہو، بلا قصد (یعنی بلا ارادہ) سُننے سے بھی سجدہ **واجِب** ہوجاتا ہے۔(الھدایہ ج ۱ ص ۷۸) ﴿۵﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شوروغل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو **سجدہ واجِب** ہوگیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲) ﴿۶﴾ **سجدہ** واجب ہونے کے لئے **پوری آیت** پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں **سجدے کا مادّہ** پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۹۴) ﴿۷﴾**سَجدۂ تِلاوت کا طریقہ:** سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہوجائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا **سنّت** ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام **مُستَحَب**۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۸﴾ **سجدۂ تلاوت** کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّاتُ) ہے نہ سلام۔(تَنْوِیرُ الْاَبْصَار ج ۲ ص ۷۰۰) ﴿۹﴾ اس کی نیّت میں یہ شرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطلَقاً **سجدۂ تلاوت** کی نیّت کافی ہے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۱۰﴾ آیتِ سجدہ بَیرونِ نماز (یعنی نماز کے باہَر) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا **واجِب** نہیں ہاں **بہتر** ہے کہ فوراً کرلے اور وُضو ہو تو تاخیر **مکروہِ تنزیہی**۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۷۰۳) ﴿۱۱﴾ اُس وقت اگر کسی وجہ سے **سجدہ نہ کرسکے** تو تلاوت کرنے والے اور سامِع (یعنی سننے والے) کو یہ کہہ لینا **مُستَحَب** ہے: **سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ**﴿۲۸۵﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: ہم نے سُنا اور مانا، تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔(پ ۳ البقرۃ:۲۸۵) (رَدُّالْمُحتار ج ۲، ص ۷۰۳) ﴿۱۲﴾ ایک مجلس میں سجدے کی ایک آیت کو بار بار **پڑھا یا سنا** تو ایک ہی سجدہ **واجِب** ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو یونہی اگر آیت

پڑھی اور وُہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی **ایک** ہی **سجدہ** واجِب ہوگا۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۷۱۲)﴿۱۳﴾ پوری سورت پڑھنا اور **آیتِ سجدہ** چھوڑ دینا **مکروہِ تحریمی** ہے اور صرف **آیتِ سجدہ** کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملالے۔ (دُرِّمُختار ج ۲، ص ۷۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجت پوری ہونے کیلئے

﴿۱۴﴾(اَحناف یعنی حنفیوں کے نزدیک قرانِ پاک میں سجدے کی 14 آیتیں ہیں) جس مقصد کے لیے ایک **مجلس** میں سجدہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا **مقصد** پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں 14 سجدے کرلے۔ (بہارِشریعت ج۱ حصّہ ۴ ص ۷۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

14 آیاتِ سجدہ

(۱) ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ۠۩﴾ (پ۹ اَعْرَاف۲۰۶)

(۲) ﴿وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ۩﴾ (پ ۱۳ رَعد ۱۵)

(۳) ﴿وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ(۴۹) یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۩﴾ (پ ۱۴ نَحل ۴۹)

(۴) ﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْاؕ-اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا(۱۰۷) وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا(۱۰۸) وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا۩﴾ (پ ۱۵ بَنی اِسرَائِیل ۱۰۷-۱۰۹)

(۵) ﴿اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَۗ-وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ٘-وَّ مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ٘-وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَ اجْتَبَیْنَاؕ-اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا۩﴾ (پ ۱۶ مَریَم ۵۸)

(۶) ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِؕ-وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُؕ-وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍؕ-اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُؕ۩﴾ (پ ۱۷ حَج ۱۸)

(۷) ﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ۟﴾ (پ ۱۹ فُرقان ۶۰)

(۸) ﴿اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ۝۲۵ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۟﴾ (پ۱۹ نمل ۲۵۔۲۶)

(۹) ﴿اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۟﴾ (پ۲۱ سجدہ ۱۵)

(۱۰) ﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۟﴾ (پ۲۳ صٓ ۲۴۔۲۵)

(۱۱) ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ۟﴾ (پ۲۴ حٰمٓ السَّجدۃ ۳۷۔۳۸)

(۱۲) ﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ۟﴾ (پ۲۷ نجم ۶۲)

(۱۳) ﴿وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۟﴾ (پ۳۰ اِنشِقاق ۲۰۔۲۱)

(۱۴) ﴿كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۟﴾ (پ۳۰ عَلَق ۱۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”فرمانِ حمید“ کے نو حُروف کی نسبت سے قراٰنِ پاک کو چُھونے کے 9 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر وُضُو نہ ہو تو قراٰنِ عظیم چُھونے کے لئے **وُضو** کرنا فرض ہے۔(نُورُ الْاِیضَاح ص۱۸) ﴿۲﴾ **بے چھوئے** زَبانی دیکھ کر (بے وُضو) پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ﴿۳﴾ قراٰنِ مجید چُھونے کے لئے یا **سجدۂ تلاوت** یا **سجدۂ شکر** کے لئے **تَیَمُّم** جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔(بہارِ شریعت ج۱ حصّہ ۲ ص ۳۵۲) ﴿۴﴾ جس پر **غُسل** فرض ہو اُس کو **قراٰنِ مجید** چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے **مُقطَّعات** کی انگوٹھی **حرام** ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ حصّہ ۲ ص۳۲۶) ﴿۵﴾ اگر قراٰنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قراٰنِ

مجید کا تو **جائز** ہے، کُرتے کی آستین، دوپٹّے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (یعنی کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چھونا **حرام** ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چَولی قراٰن مجید کے تابع تھی۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۳۴۸)

﴿۶﴾ **قراٰن کا ترجَمہ** فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قراٰنِ مجید ہی کا سا **حُکم** ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۲۷)﴿۷﴾ کتاب یا اخبار میں آیت لکھی ہو تو اُس آیت پر نیز اُس آیت والے حصّہ کاغذ کے عین پیچھے بے وضو اور بے غُسلے کو ہاتھ لگانا جائز نہیں﴿۸﴾ جس کاغذ پر صرف آیت لکھی ہو اور کچھ بھی نہ لکھا ہو اُس کو آگے پیچھے یا کونے وغیرہ کسی بھی جگہ پر بے وُضو اور بے غُسلا ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

کلامِ پاک کے مولا مجھے آداب سکھلا دے
مجھے کعبہ دکھا دے گنبدِ خضرا بھی دکھلا دے

کتابیں چھاپنے والوں کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء

﴿۹﴾ دینی کتابیں اور ماہنامے وغیرہ چھاپنے والوں کی خدمتوں میں دردبھری مَدَنی التجاء ہے کہ سرِ ورق (TITLE) کے چاروں صَفحوں میں سے کسی بھی صفحے پر آیاتِ مبارَکہ یا ان کے ترجَمے نہ چھاپا کریں کہ کتاب یا رسالہ لیتے اُٹھاتے ہوئے بے شمار مسلمان بے خیالی میں بے وُضو چُھونے میں مُبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 393 پر فرماتے ہیں: آیۃ کریمہ کو اخبار کی طَبلَق (یعنی اخبار یا رسالے کے بنڈل، پُلندے یا گڈّی کے گرد لپٹے ہوئے کاغذ) یا کارڈ یا لِفافوں پر چھپوانا بے ادَبی کو **مُستَلزِم** (یعنی لازم کرتا) اور **حرام** کی طرف **مُنجِر** (یعنی لے جانے والا) ہے اُس پر چِٹّھی رَسانوں (یعنی ڈاکیوں) وغیرہم بے وُضو بلکہ جُنُب (یعنی بےغسل) بلکہ کُفّار کے ہاتھ لگیں گے جو ہمیشہ جُنُب (یعنی بے غسلے) رہتے ہیں اور یہ **حرام** ہے۔ قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا) لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوُضو) مہریں لگانے کے لئے زمین پر رکھے جائیں گے پھاڑ کر رڈّی میں پھینکے جائیں گے ان بے حُرمتیوں پر آیت کا پیش کرنا اس (یعنی چھاپنے یا لکھنے والے) کا فِعل ہوا۔

کردم از عقل سُوالے کہ بگہ ایمان چیست عقل دَر گوشِ دِلَم گُفت کہ ایمان ادب ست

(میں نے عقل سے یہ سُوال کیا تُو یہ بتادے کہ ایمان کیا ہے، عقل نے میرے دل کے کانوں میں کہا کہ ایمان ادب کا نام ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کسی کتاب کے سرِ ورق (TITLE) پر آیتِ قراٰنی چھپی ہوئی دیکھیں تو درخواست ہے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے کتاب

چھاپنے والے کو مندرجہ بالاتحریر دکھایئے یا اس کی فوٹو کاپی بذریعۂ ڈاک ارسال فرمایئے اور ساتھ میں یہ بھی لکھئے کہ آپ کی فُلاں کتاب کے سرِ وَرَق پر آیتِ کریمہ دیکھی تو تحریری طور پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوں کہ برائے کرم! سرِ ورق پر آیاتِ مبارکہ اور ان کے ترجَمے نہ چھاپئے تا کہ مسلمان بے خیالی میں بے وضو چھونے سے محفوظ رہیں۔ **جزاکَ اللّٰہُ خیراً**۔ اگر پبلیشر بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کا عاشق ہوا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے آئندہ احتیاط کی نیّت کا اظہار کریگا۔

محفوظ خدا رکھنا سدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’قراٰن‘‘ کے چار حُرُوف کی نسبت سے ترجَمۂ قراٰن کے 4 مَدَنی پھول

﴿ ۱ ﴾ بغیر تفسیر صرف ترجمۂ قراٰن نہ پڑھا جائے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارَک فتوے کے ایک جُز (یعنی حصّے) کا خلاصہ ہے: بغیر علمِ کثیر کے صرف ترجمۂ قُراٰن پڑھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں، بلکہ اس میں نفع کے مقابلے میں نقصان زیادہ ہے۔ ترجمہ پڑھنا ہے تو کسی عالم ماہر کامل سنّی دیندار سے پڑھے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۸۲ مُلَخَّصا)

﴿ ۲ ﴾ قراٰن پاک کو سمجھنے کے لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، ولیِ نعمت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبرکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قراٰن **’’کنزُ الِایمان‘‘** مع تفسیر **’’خزائن العرفان‘‘** (از حضرت علامہ مولانا سیِّد نعیمُ الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی) حاصِل کیجئے ﴿ ۳ ﴾ روزانہ قراٰن پاک کی کم از کم 3 آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی **تلاوت** کے **مَدَنی انعام** پر عمل کیجئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے

﴿ ۴ ﴾ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی انداز کے مطابق ہر مسجد کو ایک ذیلی حلقہ قرار دیا گیا ہے۔ تمام ذیلی حلقوں میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر **تین آیات** کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان کے **مَدَنی حلقے** کا ہَدَف ہے۔ اگر مُیَسَّر ہو تو اسلامی بھائی اس میں **شرکت** کی سعادت پائیں۔

’’کنزالایمان‘‘ اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''رب'' کے دوحُرُوف کی نسبت سے مقدّس اوراق کودفن کرنے یا ٹھنڈے کرنے کے 2 مَدَنی پھول

﴿ ۱ ﴾ اگر مُصحَف (یعنی قرآن) شریف پُرانا ہوگیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنتَشِر ہوکر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتِیاط کی جگہ دَفن کیا جائے اور دَفن کرنے میں اس کیلئے لَحد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقدّس اَوراق سما جائیں) تا کہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، **مُصحَف شریف** پُرانا ہوجائے تو اُس کو جلایا نہ جائے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۱۳۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) ﴿ ۲ ﴾ **مُقدّس اَوْرَاق** کم گہرے سَمُندر، دریا یا نہر میں نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہ کر کَنارے پر آجاتے اور سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ **ٹھنڈا کرنے کا طریقہ** یہ ہے کہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈالدیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ اس طرح چیرے لگائے جائیں کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے ورنہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات مِیلوں تک تیرتی ہوئی کَنارے پہنچ جاتی ہے اور کبھی گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصِل کرنے کے لالچ میں مُقدّس اَوراق کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اتنی سخت بے اَدبِیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مُقدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاوُن حاصِل کیا جاسکتا ہے مگر بوری میں چیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''کلامُ اللّٰہ'' کے آٹھ حُروف کی نسبت سے مُتَفرّق 8 مَدَنی پھول

﴿ ۱ ﴾ قراٰنِ مجید کو **جُزدان وغِلاف** میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ و تابِعین رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ۱۶ ص۱۳۹) ﴿ ۲ ﴾ قراٰنِ مجید کے **آداب** میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف **پیٹھ** نہ کی جائے، نہ **پاؤں** پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود **اونچی** جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔(اَیضاً) ﴿ ۳ ﴾ **لُغت** ونحو وصَرف (تینوں عُلُوم) کا ایک (ہی) مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک (علم) کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر **عِلمِ کلام** کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر **فِقہ** اور **احادیث ومَوَاعِظ ودعواتِ**

ماثُورہ (یعنی قراٰن واحادیث سے منقول دعائیں) فِقہ سے اوپر اور **تفسیر** کو ان کے اوپر اور **قراٰنِ مجید** کو سب کے اوپر رکھئے۔ قرآن مجید جس صَندُوق میں ہو اس پر **کپڑا** وغیرہ نہ رکھا جائے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص ۳۲۳۔۳۲۴) ﴿۴﴾ کسی نے محض **خیرو بَرَکت** کے لیے اپنے مکان میں قراٰنِ مجید رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ **ثواب** ہے۔ (فتاوی قاضی خان ج۲، ص۳۷۸) ﴿۵﴾ بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ ﴿۶﴾ گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو **کافر** ہو گیا ﴿۷﴾ اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلَف یا قَسم کالفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بہُت ''سخت قَسم'' ہوئی اور اگر حَلَف یا قَسم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۳ ص ۵۷۴۔۵۷۵ مُلَخَّصاً) ﴿۸﴾ اگر مسجِد میں بہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ھدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۶ ص ۱۶۴ مُلَخَّصاً)

ہر روز میں قراٰن پڑھوں کاش خدایا
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مدینہ'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 5 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **سرکارِ نامدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **کا ارشادِ مُشکبار ہے: مردہ کا حال قبر میں** ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے **اِنتظار** کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی **دعا** اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَافِیھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہدِیّہ کیا ہوا **ثواب** پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدِیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ''دعائے مغفرت کرنا ہے''۔ (شُعَب الایمان ج۶ ص ۲۰۳ حدیث ۷۹۰۵) ﴿۲﴾ طَبَرانی میں ہے: ''**جب** کوئی شخص میّت کو **ایصالِ ثواب** کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نُورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کَنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ''**اے قبر**

والے! یہ ہدیّہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قَبول کر۔'' یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانِیّ ج۵ ص۳۷ حدیث ۶۵۰۴ دار الفکر بیروت)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے
فضل سے کردے چاندنا یارب!

﴿۳﴾ تلاوتِ قراٰن کے ساتھ ساتھ فرض، واجِب، سنّت، نَفل، نَماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مُطالَعہ، مَدَنی کاموں کیلئے اِنفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

﴿۴﴾ ''ایصالِ ثواب'' کوئی مشکل کام نہیں صرف اتنا کہہ دینا یا دل میں نیّت کر لینا بھی کافی ہے کہ مَثَلاً یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو قراٰنِ پاک پڑھا (یا فُلاں فُلاں عمل کیا) اس کا ثواب میری والِدۂ مرحومہ کو پہنچا۔'' اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پہنچ جائے گا۔

فاتِحہ کا طریقہ

﴿۵﴾ آج کل مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچّھا ہے، اس دوران تلاوت وغیرہ کا بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجئے۔ اب ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○'' پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۠﴿۶﴾

تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِۙ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَۙ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِۙ ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۠ ﴿۵﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِۙ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِۙ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ۪ۙ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِۙ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ۠ ﴿۶﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُؕ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۠ ﴿۷﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَۙ ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَۙ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَؕ ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے:

﴿۱﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ (پ۲ البقرۃ:۱۶۳)

﴿۲﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۸ الاعراف:۵۶)

﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۷ الانبیآء:۱۰۷)

﴿۴﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ (پ۲۲ الاحزاب:۴۰)

﴿۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

(پ ۲۲ الاحزاب:۵۶)

اب دُرُود شریف پڑھئے:

اس کے بعد پڑھئے:

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۲﴾

اب ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بُلند آواز سے **"اَلفاتِحہ"** کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے: "آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دید یجئے"۔ تمام حاضِرین کہہ دیں: "آپکو دیا"۔ اب فاتحہ پڑھانے والا **ایصالِ ثواب** کردے۔

اِیصالِ ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یااللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہو سکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقِص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے توَسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَیھم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تمام صَحابۂ کرام علیھم الرضوان تمام اولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام کی جناب میں نذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے توَسُّط سے سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ علٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لیکر اب تک جتنے انسان وجِنّات **مسلمان** ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دَوران جن جن بُزُرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیرو مرشِد کو بھی **ایصالِ ثواب** کیجئے۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے) اب حسبِ معمول دعا ختم کر دیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ کھانوں اور پانی میں واپس ڈال دیجئے)

ثواب اعمال کا میرے تو پہنچا ساری اُمّت کو
مجھے بھی بخش یارب بخش اُن کی پیاری اُمّت کو

صَلُّو اعَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

میری زندگی کا پہلا رِسالہ

از: سگِ مدینہ محمد الیاس قادِری رضوی عُفِیَ عَنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے مَحَبَّت ہوگئی تھی۔ ''تذکرۂ احمد رضا بسلسلۂ یوم رضا'' میری زندگی کا پہلا رِسالہ ہے۔ جو کہ میں نے 25 صفر المظفّر 1393ھ (بمطابق 31-3-1973) کو ''یومِ رضا'' کے موقع پر جاری کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بہُت سارے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، وقتاً فوقتاً اِس میں ترامیم کی ہیں، روضۂ رسول علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی یاد دلانے والے دستخط بھی اُن دنوں نہیں تھے بعد میں ذہن بنا مگر آخری صَفْحے پر بطورِ یادگار تاریخ پُرانی رکھی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری اِس کاوِش کو قبول فرمائے اور اِس مختصر سے رِسالے کو عاشقانِ رسول کیلئے نَفْع بخش بنائے۔ اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی بطفیلِ اعلیٰ حضرت میری اور رِسالے کے ہر سُنّی قاری کی بے حساب مغفِرت کرے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

محمد الیاس قادری

۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

21-12-2011

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تذکرۂ امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگربہ نیّتِ ثواب یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی دنیا وآخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحْمتِ عالَم ،نورِ مُجسَّم ،شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمَم ،رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ''جومجھ پردُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔'' (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۶۱ مؤسسة الريان بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادَتِ باسعادت

میرے آقا اعلیٰ حضرت ،اِمامِ اَہلِسُنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی وِلادَتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوّالُ المُکرّم ۱۲۷۲ھ بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ سِنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۵۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اعلیٰ حضرت کا سِنِ وِلادت

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنا سِنِ وِلادت پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَہ کی آیت نمبر 22 سے نکالا

ہے۔اِس آیتِ کریمہ کے عِلْم اَبْجَد کے اِعتِبار کے مطابِق 1272 عَدد ہیں اور ہجری سال کے حساب سے یِہی آپ کا سِنِ وِلادَت ہے۔چُنانچِہ مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت صَفْحَہ 410 پر ہے: وِلادَت کی تاریخوں کا ذِکْر تھا اور اس پر (سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے) ارشاد فرمایا: بِحَمْدِ اللّٰہِ تعالٰی میری وِلادَت کی تاریخ اس آیۃ کریمہ میں ہے:

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (پ۲۸، المجادلہ: ۲۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نَقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

آپ کا نامِ مُبارَک **محمد** ہے اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز بچپن

عُموماً ہر زمانے کے بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ ساٹ آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں، مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بچپن بڑی اَھَمِّیَّت کا حامل تھا۔کم سنی، خُرد سالی (یعنی بچپن) اور کم عمری میں ہوش مندی اور قُوّتِ حافِظہ کا یہ عالَم تھا کہ ساڑھے **چار سال** کی ننّھی سی عُمْر میں قراٰنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے۔ **چھ سال** کے تھے کہ ربیعُ الْاَوّل کے مبارک مہینے میں مِنْبر پر جلوہ افروز ہوکر میلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر ایک بہُت بڑے اجتماع میں نہایت پُر مَغز تقریر فرما کر عُلَمائے کِرام اور مشائخِ عِظام سے تحسین و آفرین کی داد وُصول کی۔ اِسی عُمْر میں آپ نے **بغداد شریف** کے بارے میں سَمْت معلوم کر لی پھر تا دمِ حیات بَلْدَۂ مبارَکہ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم (یعنی غوثِ اعظم کے مُبارَک شہر) کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نَماز سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا چُنانچِہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کا تحفُّظ کرتے ہوئے مسجِد میں جاکر ادا فرمایا کرتے، جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جُھکا لیا کرتے، گویا کہ سُنّتِ مصطَفٰے عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّناء کا آپ پر غَلَبہ تھا جس کا اِظہار کرتے

ہوئے حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ عالِیہ میں یُوں سلام پیش کرتے ہیں: ؎

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرُود

اُونچی بِینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے لڑکپن میں تقویٰ کو اِس قَدَر اپنا لیا تھا کہ چلتے وَقت قدموں کی آہٹ تک سُنائی نہ دیتی تھی۔ سات سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں روزے رکھنے شروع کر دیئے۔

(دیباچہ فتاوٰی رضویہ ج ٣٠ ص ١٦)

بچپن کی ایک حِکایت

جنابِ سیِّد ایّوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحِب قرانِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ایک روز کا ذِکْر ہے کہ مولوی صاحِب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لَفظ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بتاتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبانِ مُبارَک سے نہیں نکلتا تھا وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے آپ ''زیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیت جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا جان حضرتِ مولانا رضا علی خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے دیکھی تو حُضُور (یعنی اعلیٰ حضرت) کو اپنے پاس بُلایا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتِب نے غَلَطی سے زیر کی جگہ زَبر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عَرْض کی: میں اِرادہ کرتا تھا مگر زَبان پر قابو نہ پاتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ خود فرماتے تھے کہ میرے استاد جن سے میں ابتِدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سَبَق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سَبَق سنتے تو حَرْف بَحَرْف لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔روزانہ یہ حالت دیکھ کر سَخْت تعجُّب کرتے۔ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر

نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم شامل حال ہے۔(حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ٦٨) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلا فتوٰی

میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے صِرف تیرَہ سال دَس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے کر کے سَنَدِ فراغت حاصل کر لی۔ اِسی دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتوٰی تحریر فرمایا تھا۔ فتوٰی صحیح پا کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سپرد کر دی اور آخر وَقت تک فتاوٰی تحریر فرماتے رہے۔ (ایضاً ص ۲۷۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلٰی حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تَعَالٰی نے اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بے اندازہ عُلُوم جَلیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کم وبیش پچاس عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قَدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ تَوقِیت (علمِ تو۔قی۔ت) میں اِس قَدَر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچِہ علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءُ الدّین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں رِیاضی کا ایک مسئلہ

پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا: فرمائیے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کچھ تو فرمائیے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتّفاقاً ہمارے دینیّات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت وَمَسرّت واپس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی شخصیَّت سے اِس قَدَر مُتَأَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ (ایضاً ص ۲۲۳، ۲۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عِلاوہ ازیں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ علمِ تکسیر، علمِ ہیئت، علمِ جَفر وغیرہ میں بھی کافی مَہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز قُوّتِ حافِظہ

حضرتِ ابوحامِد سیِّد محمد محدِّث کچھوچھوی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ جب "دارُالْاِفتا" میں کام کرنے کے سلسلے میں میرا بریلی شریف میں قیام تھا تو رات دن ایسے واقِعات سامنے آتے تھے کہ **اعلیٰ حضرت کی حاضِر جوابی** سے لوگ حیران ہو جاتے۔ ان حاضِر جوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقِعات اور وہ **عِلمی حاضِر جوابی** تھی جس کی مثال سُنی بھی نہیں گئی۔ مَثَلاً اِستِفتا (سُوال) آیا، دارُالْاِفتا میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادِثہ دریافت کیا گیا (یعنی نئے قسم کا مُعامَلہ پیش آیا ہے) اور جواب جُزئِیَّہ (جُز۔ئی۔یَہ) کی شکل میں نہ مل سکے گا فُقَہائے کرام کے اُصولِ عامّہ سے اِستِنباط کرنا پڑے گا۔ (یعنی فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضِر ہوئے، عَرض کیا: عجب نئے نئے قسم کے سُوالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پُرانا سُوال ہے۔ ابنِ ہُمام نے **"فتحُ القدیر"** کے فُلاں صَفْحے میں،

ابنِ عابدین نے **"رَدُّ الْمُحتار"** کی فُلاں جلد اور فُلاں **صَفحہ** پر (لکھا ہے)، **"فتاوٰی ہندیہ"** میں، **"خیریہ"** میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو **صَفحہ، سَطْر اور بتائی گئی عبارت** میں ایک نُقطے کا فَرق نہیں ۔ اس خداداد فضل وکمال نے عُلَما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا ۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے

عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

صرف ایک ماہ میں حِفْظِ قرآن

جنابِ سیِّد ایوّب علی صاحِب رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضرات میرے نام کے آگے **حافِظ** لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہْل نہیں ہوں ۔ سیِّد ایوّب علی صاحِب رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کر دیا جس کا وَقْت غالِباً عِشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا ۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرما لیا ۔

ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کر لیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو ۔ (ایضاً ص۲۰۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **عشقِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سرتاپا نُمُونہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ دیوان **''حدائقِ بخشش شریف''** اِس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائیِ قَلْب سے نکلا ہوا ہر مِصْرَعَہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بے پایاں عقیدت و مَحَبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کبھی کسی دُنیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اِس لیے کہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حُضورِ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت و غُلامی کو دل و جان سے قَبول کرلیا تھا۔ اور اس میں مرتبۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے، اس کا اِظہار آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک شِعر میں اِس طرح فرمایا:

اِنہیں جانا اِنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

حُکّام کی خُوشامد سے اِجتِناب

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضلع بہرائچ یوپی ہند) کے نواب کی مَدْح (یعنی تعریف) میں شُعَرا نے قصائد لکھے۔ کچھ لوگوں نے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے بھی گزارِش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحِب کی مَدْح (تعریف) میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مَطْلَع[1] یہ ہے:

وہ کمالِ حُسنِ حُضُور ہے کہ گُمانِ نَقْص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شَمْع ہے کہ دُھواں نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: کمال = پورا ہونا۔ نَقْص = خامی۔ خار = کانٹا

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا محبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسن و جمال درجۂ کمال تک پہنچتا ہے یعنی ہر طرح

[1] غزل یا قصیدہ کے شروع کا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں وہ **مَطْلَع** کہلاتا ہے۔

سے کامل و مکمَّل ہے اس میں کوئی خامی ہونا تو دُور کی بات ہے، خامی کا تصوُّر تک نہیں ہوسکتا، ہر پھول کی شاخ میں کانٹے ہوتے ہیں مگر گلشنِ آمِنہ کا ایک یہی مہکتا پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسا ہے جو کانٹوں سے پاک ہے، ہر شمع میں یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ دُھواں چھوڑتی ہے مگر آپ بزمِ رسالت کی ایسی روشن شمع ہیں کہ دھوئیں یعنی ہر طرح کے عیب سے پاک ہیں۔ اور مَقطَع[1] میں ''نان پارہ'' کی بندِش کتنے لطیف اشارے میں ادا کرتے ہیں: ؎

کروں مَدْحِ اَہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بَلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین ''پارۂ ناں'' نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: مَدْح= تعریف۔ دُوَل= دولت کی جَمْع۔ پارۂ ناں= روٹی کا ٹکڑا

شرحِ کلامِ رضاؔ: میں اَہلِ دولت وثَروَت کی مَدْح سَرائی یعنی تعریف وتوصیف کیوں کروں! میں تو اپنے آقائے کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے دَر کا فقیر ہوں۔ میرا دین ''پارۂ نان'' نہیں۔ ''نان'' کا معنیٰ روٹی اور ''پارہ'' یعنی ٹکڑا۔ مطلب یہ کہ میرا دین ''روٹی کا ٹکڑا'' نہیں ہے کہ جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیداری میں دیدارِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **دوسری بار حج کے لیے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا **میں نبیِّ رَحمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزَل لکھی جس کے مَطْلَع میں دامنِ رَحمت سے وابَستگی کی اُمّید دکھائی ہے۔ ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اے بہار جھوم جا! کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

[1] کلام کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو وہ مَقطَع کہلاتا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے ۔ (طبرانی)

وسلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانِبِ گلزار تشریف لا رہے ہیں! مَقطَع میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مـایَـگی (بے ما۔یہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ یوں کھینچا ہے:ـ

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے مصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے مگر اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھا ہے)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اِس مَقطَع میں عاشقِ ماہِ رسالت سرکارِ اعلیٰ حضرت کمالِ انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضاؔ! تو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ گلیوں میں یوں پھر رہے ہیں! یہ غزل عرض کر کے دیدار کے اِنتظار میں مُـؤَدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی کھلی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُشرَّف ہوئے۔ (ایضاً ص ۹۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے اُن آنکھوں پر کہ جو عالَمِ بیداری میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار سے شَرَفیاب ہوئیں۔ کیوں نہ ہو کہ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اندر عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''فَنا فِی الرَّسول'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ کلام اس اَمر کا شاہد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیرت کی بعض جھلکیاں

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) لکھا ہوا پائے گا۔

(سوانح امام احمد رضا ص۹۶ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضُور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان ''سامانِ بخشش'' میں فرماتے ہیں:

خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

مَشائخِ زمانہ کی نظروں میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ واقعی فَنافی الرَّسُول تھے۔ اکثر فراقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ پیشہ وَر گستاخوں کی گُستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تاکہ وہ جُھنجھلا کر اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بُرا کہنا اور لکھنا شُروع کردیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر اس پر فخر کیا کرتے کہ باری تعالیٰ نے اِس دَور میں مجھے ناموسِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ طریقِ استِعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے رَد کرتا ہوں کہ اِس طرح وہ مجھے بُرا بھلا کہنے میں مصروف ہوجائیں۔ اُس وَقت تک کیلئے آقائے دوجہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:؎

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دوجہاں فدا
دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وَقت بھی عزیز و اقارِب کو وصیّت کی کہ غُرَبا کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھے اچھے اورلذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلَق نہ جِھڑکنا۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(ترغیب وترہیب)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اکثر تصنیف وتالیف میں لگے رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقْت مسجِد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خُوراک بَہُت کم تھی۔

دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مَحْفِلِ میلاد شریف میں ذِکرِ ولادت شریف کے وَقْت صلٰوۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخر تک اَدَباً دو زانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دو زانو ہی مِنْبر شریف پر رہتے۔(ایضاً ص۱۱۹، حیاتِ اعلیٰ حضرت ج۱ ص۹۸) کاش! ہم غلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوت قراٰن کرتے یا سنتے وَقْت نیز اجتماعِ ذِکر و نعت، سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکرات، درس و مَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دو زانو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔

سونے کا مُنفَرِد انداز

سوتے وَقْت ہاتھ کے اَنگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تا کہ اُنگلیوں سے لفظ ''اللّٰہ'' بن جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پَیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ داہنی (یعنی سیدھی) کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارَک سمیٹ لیتے، اِس طرح جسم سے لفظ ''محمّد'' بن جاتا۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج۱ ص۹۹ وغیرہ) یہ ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے چاہنے والوں اور رسولِ پاک اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سچّے عاشِقوں کی ادائیں ؎

نامِ خُدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غُلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ٹرین رُکی رہی!

جنابِ سیِّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ایک بار پیلی

بِھیت سے بریلی شریف بذریعۂ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو منٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرِب کا وَقت ہو چکا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اقامت فرما کر گاڑی کے اندر ہی نیّت باندھ لی، غالباً پانچ شخصوں نے اقتدا کی ان میں میں بھی تھا لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر غیر مسلم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ لائن کلیر تھی اور گاڑی چھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حُضُور اعلیٰ حضرت نے باطمینانِ تمام بلا کسی اِضطِراب کے تینوں فَرض رَکعتیں ادا کیں اور جس وَقت دائیں جانب سلام پھیرا تھا گاڑی چل دی۔ مقتدیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ نکل گیا۔ اِس **کرامت** میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جا سکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزُرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقت میں گارڈ کو کیا خبر ہو سکتی تھی کہ ایک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضۂ نَماز گاڑی میں ادا کرتا ہے۔ (ایضاً ج ۳ ص ۱۸۹، ۱۹۰) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اُس در سے پھرا **اللّٰہ** اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: جو کوئی سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُطیع وفرمانبردار ہُوا مخلوقِ پَروَرْدگار اُس کی اِطاعت گزار ہو گئی اور جو کوئی دربارِ حُضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور ہُوا وہ بارگاہِ ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ سے بھی دُور ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصانیف

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم وبیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقل نہ کئے جا سکے، جو نَقل کر لیے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنزالعمال)

گئے تھے اُن کا نام ''اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّه فِی الفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّه'' رکھا گیا۔فتاوٰی رضویہ(مُخَرَّجہ) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کل صَفْحات:21656،کل سُوالات وجوابات:6847اور کل رسائل:206 ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳۰ ص ۱۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

قراٰن وحدیث،فِقہ،مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **کی وُسْعَتِ نظری کا اندازہ آپ** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کے مُطالَعے سے ہی ہوسکتا ہے۔کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ہر فتوے میں دلائل کا سُمندر موج زن ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سات رسائل کے نام مُلاحَظہ ہوں:

﴿1﴾''سُبْحٰنَ السُّبُّوح عَنْ عیبِ کِذبٍ مَقْبُوح'' سچّے خدا پر جھوٹ کا بُہتان باندھنے والوں کے ردّ میں یہ رسالہ تحریر فرمایا جس نے مخالِفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے ﴿2﴾مقامِعُ الْحَدِید﴿3﴾ اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی﴿4﴾ تَجَلِّی الْیقین﴿5﴾ اَلْکَوکَبَۃُ الشَّھَابِیۃ﴿6﴾ سِلُّ السُّیُوفِ الھِندیه﴿7﴾ حیاتُ الموات۔

عِلْم کا چشمہ ہُوا ہے مَوجْ زَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا (وسائلِ بخشش ص۵۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَرجَمۂ قراٰنِ کریم

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے قراٰنِ کریم کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق (یعنی فوقیت رکھتا) ہے۔ترجَمہ کا نام ''کَنْزُ الْاِیمان'' ہے جس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے **خلیفہ** حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بنامِ ''خزائنُ العرفان'' اور **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان نے ''نورُ الْعرفان'' کے نام سے حاشِیہ لکھا ہے۔

وفاتِ حسرت آیات

اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی وفات سے 4ماہ22 دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ 29 **سُوْرَۃُ الدَّھْر** کی آیت 15 سے سالِ انتقال کا اِستِخراج فرمادیا تھا۔اِس آیتِ شریفہ کے **عِلمِ اَبْجَد** کے حساب سے 1340عَدَد بنتے ہیں اور یِہی ہجری سال کے اِعتِبار سے سِنِ وفات ہے۔وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ (پ۲۹، الدھر:۱۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔

(سوانحِ امام احمد رضا ص۳۸٤)

25 **صَفَرُ الْمُظَفَّر** ۱۳٤۰ھ مُطابِق 28 اکتوبر 1921ءکو **جُمُعَۃُ الْمُبارَک** کےدن ہندوستان کےوَقت کے مُطابِق 2 بجکر 38مِنَٹ (اور پاکستانی وَقت کے مُطابِق 2 بجکر 8مِنَٹ) پر، عَین اذانِ جُمعہ کے وَقت **اعلٰی حضرت، امامِ اَھلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن نے داعیٔ اَجل کولبیّک کہا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ پُرانوار مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُم کیا گئے کہ رونقِ محفِل چلی گئی
شِعر وادب کی زُلف پریشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفِرت ہے۔ (جامع صغیر)

دربارِ رسالت میں انتِظار

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340ھ کو بیتُ الْمقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پایا۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان دربار میں حاضر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتِظار ہے، شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عَرض کی: حُضور! (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا اِنتِظار ہے؟ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **ہمیں احمد رضا کا اِنتِظار ہے۔** شامی بُزُرگ نے عَرض کی: حُضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں بریلی کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مولانا اَحمد رَضا رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشِقِ رسول کا اسی روز (یعنی 25 صفر المظفّر 1340ھ) کو وصال ہو چکا ہے۔ جس روز اُنہوں نے خواب میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ''ہمیں احمد رضا کا انتِظار ہے۔'' (سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۹۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یاالٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سگِ غوث و رضا
محمد الیاس قادری رضوی عُفِیَ عَنہ
ہفتہ ۲۵ صفر المظفَّر ۱۳۹۳ھ
(بمطابق 31-3-1973)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تَذْکِرَۂ صَدْرُ الافاضل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ تذکرہ مکمّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل علمائے اہلسنّت کی مَحَبَّت سے لبریز ہوجائے گا

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِمدینۂ منوّرہ، سردارِمکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اورحساب کتاب سے جلْد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبارج ۲ص ۴۷۵حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ھونھار مَدنی مُنّا

ایک علْمی گھرانے سے تعلُّق رکھنے والے چار سالہ مَدَنی مُنّے کی ''تقریبِ بِسمِ اللّٰہ'' بڑی دُھوم دھام سے ادا کی گئی اور اِس کے بعد اُس مَدَنی مُنّے نے حِفظِ قرآن شروع کر دیا۔ پڑھانے والے حافِظ صاحِب ایک روز سَخت انداز میں تعلیم دے رہے تھے کہ ایک روشن ضَمیر بُزُرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا وہاں سے گزر ہوا، اُنہوں نے فرمایا: حافِظ صاحِب! آپ کو دِکھتا نہیں کہ یہ مُنّا بڑا ہونہار (یعنی ذہین وقابل) ہے، اِس پر اتنی سختی نہ کیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ منزِل پر بَہُت جَلْد پہنچے گا۔'' اس کے بعد حافِظ صاحِب نے اپنی رَوِش میں تبدیلی فرمائی اور نَرمی وشَفقت سے سبق پڑھانا شروع کر دیا۔ اُن بُزُرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فرمانِ بِشارت نشان کے مطابِق ایک وقت آیا کہ یہ مَدَنی مُنّا آسمانِ عِلم وعمل کا ستارہ بن کر چمکا اور ایک عالَم اِس سے رہنمائی حاصل کرنے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ وہ ہونہار مَدَنی مُنّا کون تھا؟ وہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدْرُ الافاضِل، بَدْرُ الْاَمَاثِل، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی تھے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اِبتِدائی حالات

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی کی وِلادت مُبارک ۲۱ صَفَرُ المُظَفَّر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883ء بروز پیر شریف ''ہند'' کے شہر ''مُراد آباد'' ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نام ''محمد نعیم الدین'' رکھا گیا جبکہ علمِ اَبجد کے اِعتبار سے تاریخی نام ''غلام مُصطَفٰے'' (۱۳۰۰ھ) تجویز ہوا۔آپ کے والدِ ماجِد حضرت مولٰینا سیّد محمد معین الدین نُزہَتؔ اور جدِّ امجد (یعنی دادا جان) حضرت مولٰینا سید امین الدّین راسخؔ رحمۃ اللہ تعالی علیہما اپنے اپنے دور میں اُردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے والد حضرت مولانا سیّد محمد معینُ الدّین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے کئی فرزند قراٰن کے حافظ ہونے کے بعد وفات پاچکے تھے۔صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے نَذر مانی کہ مولیٰ تعالیٰ نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس فَرزَند کو وَقف کردوں گا۔

تعلیم و تربیت

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اُردو اور فارسی کی تعلیم والدِ گرامی حضرت مولانا سیّد محمد معین الدین نُزہَتؔ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے حاصل کی پھر حضرت مولانا ابوالفضل فضل احمد علیہ رحمۃ اللہ الاحد سے عَرَبی کی چند کُتُب پڑھیں۔حضرت مولانا ابوالفَضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو نَعتِ سرکار صَلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم سے عِشق تھا۔چُنانچہ ہر جُمُعہ کو بعد نمازِ جُمُعہ مسجد چوکی حَسَن خان مُراد آباد میں نَعت شریف کی مَحفِل کرواتے جس میں شہر بھر سے کثیر لوگ شریک ہوا کرتے۔

دَرسِ نِظامی کی تکمِیل

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے اُستاذِ محترم حضرت مولانا ابوالفضل علیہ رحمۃ اللہ العدل آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو ساتھ لے کر شیخُ الحدیث، امامُ العلماء جامِعُ المَعقُول وَالْمَنقُول حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خِدمت میں لے کر حاضِر ہوئے اور عَرض کی: ''یہ صاحبزادے نہایت ذَکی وفَہیم (یعنی نہایت ذَہین وسمجھدار) ہیں، میری خواہش

ہے کہ بَقِیَّۂ دَرسِ نِظامی کی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے تکمیل کریں۔''حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے قبول فرمایا۔ چنانچہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے اُستاذُ الاساتِذہ حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی سے مَنطِق، فَلْسَفَہ، رِیاضی، اُقْلِیدَس، تَوقِیت وھَیئَت، عَرَبی بَحُروفِ غیر مَنْقُوطَہ (بغیر نقطوں کے حرفوں والی عربی)، تفسیر، حدیث اور فِقہ وغیرہ بہت سے مُروَّجہ دَرسِ نِظامی اور غیر دَرسِ نِظامی عُلُوم وفُنُون کی اَسناد حاصل فرمائیں اور بَہُت سے سَلاسِلِ احادیث وعُلومِ اسلامیہ کی سَنَدیں بھی تَفوِیض ہوئیں (یعنی دی گئیں)۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا سلسلۂ سَنَدِ حدیث قُدْوَۃُ الْفُضَلَاء، عُمْدَۃُ الْمُحَقِّقِین حضرتِ مولانا سید محمد مکّی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی خطیب ومُدَرِّسِ مسجدُ الحرام کے ذریعے مُحَشِّیِٔ دُرِّمختار خاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن سیداحمد طَحْطَاوِی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی سے ملتا ہے جن کی سند عرب وعجم میں مشہور ہے۔ پھر ایک سال تک فتویٰ نَویسی کی مَشق فرمائی۔ ۱۳۲۰ھ بمطابق 1902ء میں 20 سال کی عمر میں عظیم الشّان جلسے میں عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ السّلام نے آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی فرمائی، اِس موقع پر آپ کے والدِ گرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے تاریخ کہی ؎

ہے میرے پِسَر کو طَلَبَہ پر وہ تَفَضُّل سیّاروں میں رکھتا ہے جو مِرِّیخ فضیلت
نُزْہَتؔ! نعیم الدین کو یہ کہہ کے سنادے دستارِ فضیلت کی ہے تاریخ ''فضیلت''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمِ طِبّ کی تَحصیل

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے علمِ طِبّ حکیمِ حاذِق حضرت مولانا حکیم فیض احمد صاحِب امروہوی سے حاصل کیا۔ جس طرح سے آپ کو عُلُومِ مَنْقُولیہ وعُلُومِ مَعْقُولیہ میں ہم عَصر عُلَماء میں نُمایاں حیثیت حاصل تھی اسی طرح میدانِ طِبّ میں بھی آپ کمال مَہارت رکھتے تھے کہ عُموماً مریض کا چہرہ دیکھ کر ہی مرض پکڑ لیا کرتے تھے، نَبّاضی (یعنی نبض دیکھ کر مرض شَناخْت کرنے) میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ مُفرَدَاتِ اَدوِیہ کے خواص اَزْبَر (یعنی زبانی) تھے، مُرَکَّبات میں بھی خاصی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ جامعہ نعیمیہ سے فارِغ ہونے والے بَہُت سے عُلَماء نے آپ سے علمِ طِبّ بھی حاصل کیا۔ آپ کا جو وقت تَبلیغ وتَدرِیس سے بچتا تھا اُس میں طِبّ وحکمت کے ذریعے خِدمتِ خَلْق فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ فرمایا کرتے تھے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے**

صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُرشِد کی تلاش

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل پیر کی جُستجو میں ''پیلی بھیت'' حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحِب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب بڑی مَحَبَّت وکرم سے پیش آئے اور اس سے پہلے کہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کچھ کہیں، فرمایا: ''میاں! مُرادآباد میں مولانا سیّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی بڑی اچّھی صورت ہیں، میں مُرادآباد جاتا ہوں تو اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں، آپ جس اِرادے سے آئے ہیں آپ کا حصہ وہیں ہے۔'' چنانچہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل مُرادآباد واپس آئے تو حضرتِ مولانا سیّد محمد گُل قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ''شاہ جی! میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب کے ہاں ہو آئے، اچھا! پَرسُوں جُمُعہ ہے، نَمازِ فَجر کے بعد آیئے تو آپ کا جو حصّہ ہے، عطا کیا جائے گا۔'' تیسرے روز جُمُعہ کو بعد نَمازِ فَجر حضرت مولانا شاہ محمد گُل علیہ رحمۃ اللہ العدل نے قادِری سلسلے میں بَیْعَت فرمایا اور جو حصّہ تھا عطا کیا۔

دو شہزادوں کی وِلادت

حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواھِب نے چلتے وقت دعا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دشمنانِ دین پر فتح مند رکھے اور بچے عطا فرمائے، مُرادآباد آنے کے بعد ایک ہفتہ گزرا تھا کہ ایک ساتھ دو فَرزَند پیدا ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ سے پہلی ملاقات

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحیِ بِدْعَت، عَالِمِ شَرِیْعَت، پیرِطریقت، اِمامِ عشق ومحبَّت، باعثِ خَیروبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی مُحَقِّقانہ تصانیف کے مُطالَعے سے حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے دل میں غائبانہ طور پر آپ علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی گہری محبت و

عقیدت پیدا ہوگئی تھی۔ ایک دَفعہ کسی بَدمَذہب نے ایک اَخبار میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کے خلاف مضمون لکھا جس میں دل کھول کر دُشنام طَرازِی کا مظاہرہ کیا۔ حضرتِ صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے جب اُس مضمون کو دیکھا تو سخت صدمہ پہنچا، ہاتھوں ہاتھ اُس کے جواب میں ایک وضاحتی مضمون تَحریر فرمایا اور کسی ترکیب سے اُسی اَخبار میں شائع کروادیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کو پتا چلا تو مُرادآباد میں اپنے ایک عقیدت مند حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کو تحریر فرمایا کہ مولانا سید محمد نعیم الدین علیہ رحمۃ اللہ المبین کو ساتھ لے کر بریلی آئیں۔ پہلی ہی ملاقات میں حضرتِ صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کی شَفْقَت ومحبت سے اِس قدر مُتَاَثِّر ہوئے کہ پھر کوئی مہینہ بریلی شریف کی حاضری سے خالی نہ جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خود فرماتے ہیں: ''اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کے آستانہ کے سَفَر کے لئے کبھی میرا بستر کھلا ہی نہیں، میں لازمی ہر پیر اور جمعرات کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کی خدمت میں جاتا تھا۔'' مشہور ہے کہ ''صَدرُالا فاضِل'' کا لقب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ ہی نے دیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ نے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خلافت عطا فرمائی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیس سال کی عمر میں پہلی تصنیف

دورانِ طالب علمی صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے صَحافتی طریقے سے تبلیغِ دین کے لیے مختلف رسائل وجَرائد میں مَضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ مضامین کلکتہ (الھند) کے ''اَلْھِلال'' اور ''اَلْبَلاغ'' میں شائع ہوتے رہے۔ اِسی دوران آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ خیال فرمایا کہ مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ''علمِ غیب'' پر ایک ایسی جامع کتاب ہونی چاہیے، جس سے مُعتَرِضین کے تمام اَوہام وشُکوک اور باطل نظریات کا شافی ووافی مُہذَّب پیرائے میں جواب ہو۔ چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک مُستَقِل کتاب لکھنی شروع کی۔ اُس وقت چُونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس ایسا جامع کُتُب خانہ نہ تھا کہ جس میں ہر قسم کی کتابیں موجود ہوتیں، لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مصطَفٰے آباد (رامپور، ہند) کے کُتُب خانے کی طرف رُجوع کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سفر کر کے ''مصطَفٰے آباد'' جاتے، وہاں کے کُتُب خانے سے حوالہ جات

دیکھ کر آتے اور مُرادآباد میں کتاب لکھتے۔ جب بیس سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی ہوئی تو وہ کتاب بھی مکمّل ہوگئی جس کا نام " اَلْکَلِمَۃُ الْعُلْیَا لِاِعْلَاءِ عِلْمِ الْمُصْطَفٰی " ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کا خِراجِ تحسین

جب یہ کتاب شائع ہوئی تو حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللّٰہ الولی اس کتاب کو لے کر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے اس کو مُلاحَظہ کر کے فرمایا: '' مَاشَآءَ اللّٰہ بڑی عمدہ نفیس کتاب ہے، یہ نوعمری اور اتنے اَحْسن دلائل کے ساتھ اتنی بُلند کتاب مُصَنِّف کے ہونہار ہونے پر دال (یعنی دلالت کرتی) ہے۔''

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خاص عنایت

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند حضرتِ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی رضوی قادِری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی لکھتے ہیں: فِرَق باطِلہ (یعنی باطِل فِرقوں) اور مُعانِدین (یعنی مخالفین) سے گفتگو ومُناظِرات میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بارہا حضرت صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو اپنا وکیلِ خاص بنایا، چنانچہ اسی خُصُوصِیَّت کی بنا پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے '' ذِکرِ اَحباب '' میں ارشاد فرمایا:

میرے نعیمُ الدّیں کو نعمت دے
اس سے بَلا میں سماتے یہ ہیں

مشوروں کی قدر فرماتے

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے اُن مُمتاز خُلَفا میں سے ہیں جنہیں امام اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے مزاجِ عالی میں بڑا دخل تھا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے مشوروں کو قبول بھی فرماتے اور اِظہارِ مُسرَّت وشادمانی فرماتے۔ '' اَلطّارِیُّ الدّاری '' کی تصنیف پر مُسَوَّدہ (مُ۔سَوْ۔وَ۔دہ) حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو دکھایا گیا تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس میں سے کثیر مضمون کے بارے میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ سے درخواست کی کہ یہ نکال دیا جائے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بلا تأمُّل اسے کاٹ دیا اور صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل سے یہ بھی نہ فرمایا کہ کیوں یہ تَرمیم پیش کی! صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ

العِزّة سے مَحَبَّت وعقیدت کا یہ عالَم تھا کہ اُن کی اِجازت کے بِغیر کوئی سَفَر نہ فرماتے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی تدریسی مَہارت

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے ۱۳۲۸ھ میں مُرادآباد (ہند) میں مدرسہ انجمن اہلِ سنّت و جماعت کی بنیاد رکھی جس میں مَعقولات ومَنقولات کی تعلیم کا اعلیٰ پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ ۱۳۵۲ھ میں حضرت صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے اسمِ گرامی ''نَعِیمُ الدِّین'' کی نسبت سے اس کا نام جامعہ نَعِیمیہ رکھا گیا۔ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو اللّٰہ تعالیٰ نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ بہترین مقرِّر، باعمل مبلِّغ، مَنجھے ہوئے مفتی اور پُر اثر مُصنِّف ہونے کے ساتھ ساتھ قابل ترین مُدرِّس بھی تھے۔ علمِ حدیث میں تو آپ مشہورِ خاص وعام تھے۔ بڑے بڑے عُلَماءِ کرام اس بات کا اِعتراف کیا کرتے تھے کہ جس طرح حدیث کی تعلیم آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ دیتے ہیں ان کے کانوں نے کبھی اور کہیں اس کی سماعت نہیں کی۔ اس جامِعیَّت سے مختصر الفاظ بیان فرماتے تھے کہ مفہوم ذِہن کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔ فُنُونِ عَقلِیہ کی کتابوں کی پُر مغز مُدلَّل تقاریر زَبانی کیا کرتے تھے۔ دَرس کے وقت اپنے سامنے فُنُونِ عقلیہ کی کتاب نہ رکھتے تھے۔ طلبہ عبارت پڑھ چکتے تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ جس کتاب پر تقریر فرماتے تو گُمان یہ ہوتا تھا کہ شاید صَدرُ الافاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہی اس کتاب کے مصنِّف ہیں جو کتاب کی گہرائیوں اور عبارت کے رُموز واَسرار کی وضاحت فرما رہے ہیں۔ عِلْمُ التَّوقِیت جسے علم ھَیْئَت بھی کہتے ہیں اس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خداداد مَہارت حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مُتَعدّد کُرَّۂ فلکی تیار کرائے جس میں سَبعہ ثَوابت (یعنی سات آسمانوں) اور سَیّارگان کو کُرَّہ میں چاندی کے نُقطوں سے واضح فرمایا۔ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ علمِ ھَیْئَت کی تعلیم دیتے تھے تو وہ کُرَّہ سامنے رکھ کر طَلَبہ کو گویا آسمان کی سیر کرا دیتے تھے۔ تدریس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی بے مثال مَہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ فقیہِ اعظم ہند، شارِحِ بخاری حضرت مولانا مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی فرماتے ہیں کہ ''میں نے مُدرِّس دو ہی دیکھے ہیں ایک صَدرُ الشریعہ اور دوسرے صَدرُ الافاضِل (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہما)، فرق صرف اتنا تھا کہ صدرُ الشَّریعہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس

شُعبے سے زیادہ وابستہ رہے اور صدرُالافاضِل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذرا کم۔'' آپ کے مَشاہیر تَلامِذَہ میں حضرتِ علامہ سیّدابوالبرکات احمد قادری (بانی دارالعلوم حزب الاحناف مرکز الاولیاء لاہور)، مفسرِ قرآن علامہ سیّدابولحسنات محمد احمد اشرفی (مرکز الاولیاء لاہور)، تاجُ العلماء مفتی محمد عمر نعیمی (باب المدینہ کراچی)، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (گجرات)، فقیہ اعظم مفتی محمد نور اللہ نعیمی (بصیرپور اوکاڑہ)، مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی (مرکز الاولیاء لاہور)، مفتی محمد حسین نعیمی سنبھلی (بانی جامعہ نعیمیہ مرکز الاولیاء لاہور)، خلیفہ قطب مدینہ مولانا غلام قادر اشرفی (لالہ موسیٰ)، مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم شامل ہیں۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دَارُ الْاِفْتاء

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اپنی گوناگوں مَصروفیات کے باوُجود **دارُالْاِفتاء** بھی بڑی خوبی اور باقاعِدَگی کے ساتھ چلاتے، ہِند اور بیرونِ ہِند نیز مُرادآباد کے اَطراف واَکناف سے بے شُمار اِستِفتا اور اِستِفسارات آتے اور تمام جوابات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود عنایت فرماتے۔ بِفَضلہٖ تعالیٰ فِقْہی جُزْئِیّات (جُز۔ئی۔یات) اس قدر **مُستَحضَر** (مُس۔تَح۔ضَر۔ یعنی ذِہن میں رہتے) تھے کہ جوابات لکھنے کے لیے کُتُبہائے فِقہ کی طرف مُراجَعَت (رُجوع کرنے) کی ضَرورت بہت ہی کم پیش آتی۔ شہزادۂ صَدْرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ سیّد اِختِصاصُ الدّین علیہ رحمۃ اللہ المبین فرمایا کرتے تھے کہ میراث وفرائض کے فتوے کثرت سے آتے مگر حضرت کو جواب لکھنے کے لیے کتاب دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا آج تو ایک بَطْن دو بَطْن چار بَطْن کے فتوے اگر دارُالافتاء میں آجائیں تو گھنٹوں کتابیں دیکھی جاتی ہیں تب کہیں جا کر فتوے کا جواب لکھا جاتا ہے مگر حضرتِ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا یہ حال تھا کہ بیس بیس اکیس اکیس بُطون (پیڑھیوں) کے فتوے بھی دارُالْاِفتاء میں آگئے مگر حضرت بغیر کتاب دیکھے جواب تحریر فرما دیتے تھے البتہ انگلیوں پر کچھ شمار کرتے ضَرور دیکھا جاتا اور آپ کے فتوے کے اِستِرداد (رد کرنے) کی کبھی نوبت نہیں آئی۔

خوش نویسی

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی خَطّاطی ایسی عُمْدہ اور قواعد کے مُطابِق تھی کہ سینکڑوں خوش نویس اِس فَنّ میں آپ کے

شاگرد ہیں۔مزید برآں آپ خطّاطی کے ساتوں طرزِ تحریر میں بے مثال کمال رکھتے تھے۔

ترجمہ ''کنزالایمان'' کی پہلی اشاعت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''**کنزالایمان**'' کی اَوَّلین اِشاعت کا سہرا بھی صَدرُ الافاضِل مولانا نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الہادی کے سر ہے۔کنزُ الایمان کی اَوّلین، عُمْدہ اور خوبصورت طَباعت کے لئے صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے جامعہ نعیمیہ مُرادآباد میں ذاتی پریس لگوایا۔جس میں کام کرنے والے سارے اَفراد خوش عقیدہ مسلمان تھے جو باوُضو ہوکر کنزُ الایمان کی کتابت سے لے کر جِلد سازی تک کے تمام مَراحل بڑے اِنْہماک اور عقیدت سے طے کرتے تھے۔اس سارے عمل کی نگرانی صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل خود کرتے تھے۔آج دنیا میں جو کنزُ الایمان دستیاب ہے یہ وُہی ''کنزالایمان '' ہے جسے صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے شائع کرایا تھا۔پھر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے کنزُ الایمان پر تفسیری حاشیہ بنام'' خَزائِنُ الْعِرْفَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن ''لکھا جو اپنی نوعیت کے اِعتبار سے پہلا مکمل حاشیہ ہے اور اِس کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس ایک بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ آج کنزُ الایمان اور خزائنُ العرفان دونوں لازِم ومَلزوم ہیں۔**اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے''مکتبۃُ المدینہ'' نے بھی **کنزالایمان مع خزائن العرفان** بہت خوبصورت انداز میں شائع کرنے کی سعادت پائی ہے۔علاوہ اَزیں دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) نے ایک سافٹ ویئر سی ڈی (cd) مکتبۃُ المدینہ کے ذَریعے پیش کی ہے جس پر تلاوت سننے کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے نیز سرچ آپشن (Search option) کے ذریعے مطلوبہ آیت، ترجمہ یا تفسیر بھی تلاش کی جاسکتی ہے، یہ سافٹ وئیر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی موجود ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والِد صاحب کی رِحلت اور اعلٰی حضرت کا تعزیت نامہ

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے والِدِ بُزُرگوار استاذُ الشُّعَراء حضرت مولانا مُعینُ الدین صاحِب نُزْہَتؔ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے مُرید تھے، ایک شِعْر میں اپنی عَقیدت کا اِظہار یوں کرتے ہیں:

پھرا ہوں میں اُس گلی سے نُزہَت، ہوں جس میں گمراہ شیخ وقاضی

رِضائے احمد اِسی میں سمجھوں کہ مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ 80 سال کی عمر میں چاردن بخار میں مبتلا رہ کر کلمۂ پاک کا وِرد کرتے ہوئے اس دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ حضرت کے انتقالِ پُرمَلال کی خبر جب اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کو ''کوہ بھوالی'' میں پہنچی تو آپ نے جومکتوبِ گرامی تعزیت میں ارسال فرمایا اُس کا خُلاصہ پیشِ خِدمت ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم مَوْلٰنَا الْمُبَجَّلُ الْمُکَرَّمُ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ حَامِی السُّنَنْ مَاحِی الْفِتَنْ جُعِلَ کَاِسْمِہٖ نَعِیْمُ الدِّیْنْ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ، اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابْ وَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابْ، غَفَرَ اللّٰہُ لِمَوْلٰنَا مُعِیْنَ الدِّیْنْ وَرَفَعَ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنْ، وَبَیَّضَ وَجْھَہٗ یَوْمَ الدِّیْنْ، وَاَلْحَقَہٗ بِنَبِیِّہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنْ وَاَجْمَلَ صَبْرَکُمْ وَاَجْزَلَ اَجْرَکُمْ وَجَبَرَ کَسْرَکُمْ وَرَفَعَ قَدْرَکُمْ۔ اٰمِین (یعنی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو وہ عطا کرتا ہے اور جو واپس لے لیتا ہے، بے شک اس کے یہاں وقت ہر شے کا مُقرَّر ہے، صبر کرنے والوں کو بے حساب اَجر ملتا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا معینُ الدین کی مغفرت فرمائے، ان کے نامۂ اعمال کو علیین میں رکھے، بروزِ محشر ان کا چہرہ روشن فرمائے اور انہیں سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ سے ملاقات کا شرف بخشے، اللہ تعالیٰ آپ کو صَبرِ جمیل اور اَجرِ جزیل بخشے اور آپ کے ادھورے کاموں کو مکمل فرمائے اور آپ کو مزید عزّت بخشے۔ آمین)

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں:) یہ پُر ملال کارڈ روزِعید آیا، میں نمازِعید پڑھنے ''نینی تال'' گیا ہوا تھا، شب کو بے خواب رہا تھا اور دن کو بے خور وخواب (یعنی کھائے اور سوئے بغیر) اور آتے جاتے ڈانڈی[1] میں چودہ میل کا سفر! دوسرے دن بعد نمازِ صُبح سورہا، سوکر اٹھا تو یہ کارڈ پایا۔ اسی روز سے مولانا مرحوم کا نام تابقائے حیات، اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالٰی روزِ ایصالِ ثواب کے لیے داخلِ وظیفہ کرلیا۔ وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالٰی بہت اچھے گئے، مگر دنیا میں ان سے ملنے کی حَسرت رہ گئی۔ مولیٰ تعالیٰ آخرت میں زیرِ لِوائے سرکارِ غوثیت (یعنی غوثِ پاک رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے جھنڈے تلے) ملائے، اٰمین اَللّٰھُمَّ اٰمین۔

یک شہادت وفات دررمضان مرگِ جمعہ شہادتِ دگرست

---

[1]: ایک پہاڑی سواری جس کے دونوں طرف لکڑی اور درمیان میں دری لگی ہوتی ہے۔

مــرضِ تپ شـہــادتِ سو میں　　بـہـرِ ہـر سـه شـہادتِ خبرست

درمــزارسـت چشمِ وا یـعـنـی　　پئـے دیـدارِ یـار مـنتظـر سـت

مــردہ ہــرگــز نــه معین الدین　　که تراچوں نعیم دیں پسر ست

(یعنی: رمضان میں مرنا شہادت کی ایک قسم ہے، جُمعہ کے دن مرنا شہادت کی دوسری قسم ہے۔ بُخار میں مرنا شہادت کی تیسری قسم ہے، ان تینوں شہادتوں کا ذکر حدیث میں موجود ہے۔ مزار میں بھی آنکھ کھلی ہے، اس لئے کہ دیدارِ یار کے منتظر ہیں۔ معین الدین (آپ) ہرگز مردہ نہیں، اس لیے کہ آپ کا بیٹا نعیم الدین جیسا ہے۔)

فسادیوں کی توبہ

صَدْرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا اندازِ بیان ایسا مَسْحورکُن تھا کہ اپنے تو داد دیتے ہی تھے مخالفین بھی دم بخود رہ جاتے تھے۔ ایک مرتبہ ''رانا دھول پور'' کے علاقے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان تھا، لوگوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جُوق درجُوق شرکت کی۔ جب بیان شروع ہوا تو شرپسندوں کا ایک ٹولا آیا اور بیٹھ گیا۔ جب انہوں نے حضرتِ صَدْرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا خطاب سنا تو وہ مَسْحور ہو کر رہ گئے، ان کی تُرکی تمام ہوگئی اور انہیں اپنے تہی دامن ہونے کا اِحساس ہو گیا۔ صَدْرُ الا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے بیان کے بعد عام اِعلان فرمایا: ''اگر کسی کو میری تقریر پر کوئی اِشکال (واعتراض) ہو تو بیان کرے، اس کو مطمئن کیا جائے گا۔'' تو یہ پوری جماعت کھڑی ہوگئی اور کہا: حضور! اِشکال تو کوئی نہیں پر اتنی عَرض ہے کہ ہم فساد کے لیے آئے تھے، لیکن آپ کی تقریر نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں، اب اتنا کرم فرمایئے کہ ہمیں توبہ کرائیں اور آج شام اسی موضوع پر ہمارے مَحلّے میں بھی بیان فرمائیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

داڑھی رکھنے کے لئے خاموش انفرادی کوشش

صَدْرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے ایک خِدْمَت گُزار کا بیان ہے: شروع میں میری داڑھی خَشْخَشی ہوتی تھی اور صَدْرُ الا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ ایک دن بڑے پیار بھرے انداز میں میرے چہرے کو اپنے دونوں

ہاتھوں میں لے کر بڑے معنی خیز انداز میں مُسکراتے ہوئے فرمانے لگے: ''مولانا! کیا حال ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے اس اندازِ نصیحت سے میں اتنا مُتأثّر ہوا کہ آج 60 برس سے زائد ہونے کو آئے ہیں کبھی داڑھی حدِّ شرع (یعنی ایک مٹھی) سے کم نہیں ہوئی۔

اِمام بنانے سے پہلے قِرَاءَت دُرُست کروائی

خلیفۂ صَدرُالا فاضِل حضرت مولانا مفتی سَیّد غلام معینُ الدّین نَعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی کا بیان ہے کہ جب سے صَدرُ الا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو مرضِ ذیابیطس (شوگر) نے جماعت کرانے سے روکا ہوا تھا، اس وقت سے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے مجھے ہی فرماتے تھے۔ اگرچہ میری قراءتِ قران کی تصحیح میرے والد صاحب نے شروع ہی میں کرادی تھی، پھر قواعد تجوید بھی سیکھے تھے لیکن حضرتِ صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اس کے باوُجود راتوں کو مشق کروا کر میری قراءت کی تصحیح کرائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نظر میں میری قِراءت دُرُست ہوئی تو مجھے آگے بڑھا دیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعری

اللّٰہ تعالٰی نے حضرتِ صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو شعر گوئی کا بڑا پاکیزہ ذَوق بخشا تھا۔ عَرَبی، فارسی اور اردو میں بڑی رَوانی سے شِعر کہتے تھے، بُلند و بالا تَخَیُّلات کو اِس عمدَگی اور خوبی سے ادا کرتے کہ سُننے والا جُھوم جُھوم جائے، لیکن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا سرمایۂ شاعری حَمد و نَعت، مَنقَبت اور نَصیحت آموز اشعار تک محدود ہے۔ صَدرُ الا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعِری کے مجموعے کا نام ''رِیاضُ النَّعیم'' ہے۔ فِکرِ آخرت سے مَعْمور چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

فَصاحت سے کہتے ہیں مُوئے سفید کہ ہُشیار ہو، اب سَحَر ہوگئی
خُودی سے گزر، چل خدا کی طرف کہ عمرِ گرامی، بسر ہوگئی
غَم و خونِ دل کھاتے پیتے رہے غریبوں کی اچھّی گزر ہوگئی
نعیمِؔ خطا کار مغفور ہو جو شاہِ جہاں کی نظر ہوگئی

ایک نعت شریف کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

دیکھئے سیمائے انور، دیکھئے رُخ کی بہار مہرِ تاباں دیکھئے، ماہِ دَرَخشاں دیکھئے
دیکھئے وہ عارِض اور وہ زُلفِ مُشکیں دیکھئے صبحِ روشن دیکھئے، شامِ غریباں دیکھئے
جلوہ فرما ہیں جبینِ پاک میں آیاتِ حق مُصحف رُخ دیکھئے تفسیرِ قرآں دیکھئے
یہ نعیمِ زار کیسا ہجر میں بے تاب ہے دیکھئے اِس کی طرف، اے شاہِ شاہاں دیکھئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصنیف وتالیف

حضرتِ سیّدُ ناصَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے بے پناہ دینی وملّی مَصروفیات کے باوُجود تصنیف وتالیف کا بڑا ذخیرہ یادگار چھوڑا۔آپ نے ۱۳۴۳ھ بمطابق 1924ء میں مرادآباد سے ماہنامہ ''اَلسَّوَادُ الْاَعْظَم'' جاری فرمایا جس میں مسلمانوں کی خوب تَربِیَّت فرمائی ،آپ کی یادگار کُتُب یہ ہیں: ﴿۱﴾تفسیر خزائن العرفان ﴿۲﴾نعیم البیان فی تفسیر القرآن ﴿۳﴾الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ ﴿۴﴾اطیب البیان دررد تقویۃ الایمان ﴿۵﴾اسواط العذاب علی قوامع القباب ﴿۶﴾آداب الاخیار ﴿۷﴾سوانح کربلا ﴿۸﴾سیرت صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم ﴿۹﴾التحقیقات لدفع التلبیسات ﴿۱۰﴾ارشادالانام فی محفل المولود والقیام ﴿۱۱﴾کتاب العقائد ﴿۱۲﴾زادالحرمین ﴿۱۳﴾الموالات ﴿۱۴﴾گلبن غریب نواز ﴿۱۵﴾شرح شرح مائۃ عامل ﴿۱۶﴾پراچین کال ﴿۱۷﴾شرح بخاری (نامکمل غیرمطبوع) ﴿۱۸﴾شرح قطبی (نامکمل غیرمطبوع) ﴿۱۹﴾ریاض نعیم (مجموعہ کلام) ﴿۲۰﴾کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب ﴿۲۱﴾فرائد النور فی جرائد القبور۔

خیر خواهی

خلیفۂ صَدرُ الافاضِل حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدّین نَعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے وصال سے تین روز قبل کا واقعہ ہے کہ میرے کان میں شدید درد تھا اور بے ساختہ سوتے جاگتے کان پر ہاتھ جاتا تھا۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صُبح کے وقت اِشارے سے قلم دوات طلب فرمائی۔حکم کی تعمیل کر دی گئی،آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بیماری کی حالت میں لکھا:''میں رات کو دیکھتا ہوں کہ بے اختیار بار بار تمہارا ہاتھ کان پر جاتا ہے جاؤ!ڈاکٹر مشتاق کو دکھاؤ۔''

ذکر اللہ عزوجل کی عادت

انہی کا بیان ہے:صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا معمول تھا کہ اُٹھتے بیٹھتے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ

اَلْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر پڑھتے تھے۔عَلالَت کے زمانے میں یہ شوق مزید بڑھ گیا تھا۔اپنی وفات سے کچھ ایّام قبل کلمۂ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ پڑھتے رہتے تھے۔ایک روز مجھ سے فرمایا: ''شاہ جی! گواہ رہنا جب مجھے افاقہ ہوتا ہے، تو میں کلمۂ شہادت پڑھتا ہوں۔'' غالبًا یہ ''اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْض (یعنی تم زمین پر اللہ تعالٰی کے گواہ ہو)'' ارشادِ نبوی کے ماتحت عمل فرمایا گیا، ورنہ کہاں میں اور کہاں اس بُقعۂ نور کے لیے شہادت (یعنی گواہی)!

وقتِ رُخصت کے حالات

انہی کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وقت تھا، صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے اپنی سہ دری کے تینوں دروازے بند کرادیئے۔کمرے میں میرے اور حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سوا کوئی نہ تھا۔تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خاموش ہوگئے۔تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا، پنکھا کھول دو، میں نے کھول دیا، پھر فرمایا: کم کردو، میں نے اس کی رفتار نمبر2 پر کردی، پھر فرمایا اور کم کردو، میں نے نمبر 3 پر رفتار کردی، کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو، اب میں نے پنکھے کا رُخ دیوار کی طرف کردیا، تاکہ دیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد فرمایا: بند کردو۔اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔چُنانچہ میں چار پائی کی داہنی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ زَبانِ اَقدَس سے کچھ فرمارہے ہیں اور چہرۂ اَقدس پر بے حد پسینہ ہے۔میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے نظرِ مبارَک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا، پھر آواز سے کلمۂ پاک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنا شروع کیا۔لیکن دَم بدم آواز پست سے پست ہوتی چلی گئی، ٹھیک بارہ بج کر 25 مِنَٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی، خود ہی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے رُوبقبلہ ہوکر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کرلئے تھے۔یوں ۱۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جانِ پاک، جانِ آفریں کے سُپُرد ہوئی۔**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا

حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نَعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے

مجھ سے فرمایا: میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا، اگر لوگ زیادہ اِصرار کریں تو صِرف مَحَلّہ چوکی حسن خان تحصیلی اسکول، نئی سڑک اور کاٹھ دروازے سے ہوتے ہوئے مدرَسے کے صحن میں نَمازِ جنازہ ادا کرنا، وہاں سے سیدھا میری آخری آرام گاہ لے جانا۔

ایمان افروز خواب

حضرتِ سَیِّدُ ناصَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی وفات سے پہلے حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نَعِیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی نے ایک ایمان افروز خواب دیکھا کہ ایک نہایت عالی شان بُقعۂ نور کمرہ ہے، چاروں طرف قالین پر گاؤ تکیے لگے ہوئے ہیں، ایک طرف حضرت سَیِّدُ نا ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ رونق افروز ہیں، ایک طرف حضرتِ سَیِّدُ نا عثمانِ ذُوالنُّورَین، ایک طرف حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مشکلکشا علی مرتضٰی کرم اللّٰہ تعالٰی وجھہ الکریم ایک طرف حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم تکیہ لگائے رونق افروز ہیں، آخر میں ایک کونے پر ایک نشست خالی ہے، کمرے کے دروازہ پر حضرت سَیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کسی کے اِنتظار میں کھڑے ہیں کہ ایک طرف سے سفید عمامہ باندھے سفید ململ کی اچکن پہنے حضرتِ صَدرُ الافاضِل مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی آرہے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: تمہاری نشست اندر خالی ہے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: میرے لیے یہی بڑی سعادت ہے کہ جُوتیوں میں جگہ مل جائے، مگر حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے، حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ یہ کہہ کر اندر داخل ہو گئے: ''اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ (یعنی حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے)۔ اُس خالی نشست میں آپ کو لے جا کر بٹھایا گیا، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ابھی پورے بیٹھے بھی نہیں تھے کہ میری آنکھ کسی وجہ سے کُھل گئی۔ صُبح میں نے حضرتِ صَدرُ الافاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سامنے اپنا خواب بیان کیا، جسے سن کر حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے، فرمایا: ''میرا انتظار ہے، اب میں جا رہا ہوں، یہی اس کی تعبیر ہے۔'' اس کے بعد آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی غیر مَنقولہ جائیداد کو اپنے چاروں صاحبزادوں کو مُنتقِل فرمایا۔ مَنقولہ جائیداد کو تقسیم کیا، صرف آٹھ سو روپیہ ۸۰۰ اپنے تجہیز و تکفین اور علاج وغیرہ کے لیے باقی رکھا۔

مدینے کا مُسافِر

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حجِّ بَیتُ اللّٰہ پر تشریف لے گئے۔ جب وہ مدینۂ

مُنوّرہ میں سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر ہوئے تو سنہری جالیوں کے قریب دیکھا کہ حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل بھی مَجْمَع میں موجود ہیں۔ ملاقات کی ہِمَّت نہ ہوئی کیونکہ باادب لوگ تو وہاں بات چیت نہیں کرتے۔ صلوٰۃ وسلام سے فارِغ ہونے کے بعد باہَر تلاش کیا مگر ملاقات نہ ہوئی۔ حضرت شیخُ الْفَضِیلَت، شیخ العَرَبِ وَ الْعَجَم قطبِ مدینہ سیِّدی ومولائی ضیاءالدّین احمد قادِری رضوی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی کے دربارِ فیض آثار پر حاضِر ہوئے کہ عَرَب وعَجَم کے تمام عُلَمائے حق اورمَشائِخ کرام حَرَمَینِ طَیِّبَینْ کی حاضِری کے دوران حضرت شَیْخُ الْفَضِیلَت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی زِیارت کے لئے ضَرورحاضِر ہوتے تھے۔ وہاں بھی حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے مُتَعلِّق کوئی معلومات حاصِل نہ ہوئیں۔ حیران تھے کہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اگر تشریف لائے ہیں تو کہاں گئے؟ دَریں اَثنامُرادآباد (ہند) سے تار حضرت شَیْخُ الْفَضِیلَت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے آستانِ عَرش نشان پر آیا کہ فُلاں دن فُلاں وقت حضرتِ صَدرُ الافاضِل مولانا نعیمُ الدِّین صاحِب رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا مُرادآباد میں وِصال ہوگیا ہے۔ مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نے جب وقت مِلایا تو وُہی وقت تھا جس وقت سنہری جالیوں کے قریب صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نظر آئے تھے، فوراً سمجھ گئے کہ جیسے ہی اِنْتِقال فرمایا، بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم میں صلوٰۃ سلام کے لئے حاضِر ہوگئے۔ ؎

مدینے کا مُسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نَوبَت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

مزار شریف

جامعہ نَعیمیہ (مرادآباد، ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آخِری آرام گاہ ہے۔ اللّٰہ تعالٰی ہمیں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فیوضات سے مُستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔[1] **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1]: اِس رسالے کا بیشتر مواد حضرت مولانا مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی کی کتاب ''حیاتِ صدرالافاضل'' سے ماخوذ ہے۔

قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت

قراٰن پاک کو**تجوید** یعنی حروف کو ان کے مخارج اور صفات کے ساتھ پڑھنا **فرض** ہے۔اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاویٰ رضویہ"** میں ارشاد فرماتے ہیں: "اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہرحرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو**فرضِ عین** ہے اور بغیر اس کے **نماز قطعاً باطل** ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۵۳، رضا فاؤنڈیشن) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **"بہارِ شریعت"** میں فرماتے ہیں: "ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم "مد" کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے، آج کل کے اکثر حفاظ اسطرح پڑھتے ہیں کہ "مد" کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے "**یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ**" کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام وسخت حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ج ۱، ص ۵۴۷، مکتبۃ المدینہ) مزید صفحہ ۵۷۰ پر فرماتے ہیں: "جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے (اس کے لیے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں بلکہ) اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں (درست پڑھنے والے) کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کرسکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی، آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں باطل ہیں۔"

تجوید کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہرحرف کی ادائیگی دوسرے حرف سے **ممتاز** ہو بالخصوص ایسے حروف جن کی آوازیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا **امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: "**ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د**، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ **معنیٰ فاسد** ہونے کی صورت میں **نماز نہ ہوگی** اور بعض تو "س ش، ز ج، ق ک" میں بھی فرق نہیں کرتے۔" (بہار شریعت، حصہ سوم، ج ۱، ص ۵۷۰، مکتبۃ المدینہ) ایسے (ملتی جلتی آوازوں والے) حروف کی ادائیگی میں امتیاز نہ ہونے کی صورت میں، معنیٰ میں تبدیلی سے متعلق قرآن پاک سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

" ط " اور " ت " کی مثال (طِیْنٌ اور تِیْنٌ)

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾ (پ ۸، الاعراف: ۱۲) **ترجمۂ کنزالایمان:** تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ﴿۱﴾ (پ ۳۰، التین: ۱) **ترجمۂ کنزالایمان:** انجیر کی قسم اور زیتون

طِیْنٌ کے معنی: مٹی اور تِیْنٌ کے معنی: انجیر۔ اگر پہلی آیت میں طِیْنٌ کی جگہ تِیْنٌ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے انجیر سے بنایا۔ اسی طرح تمام مثالوں میں ایسے الفاظ کے ساتھ ان کے معنی بھی لکھ دیئے گیے ہیں تاکہ اندازہ ہو جائے کہ ایک حرف کی آواز کے بجائے دوسرے حرف کی آواز نکلے تو کس قدر معنوی فساد لازم آتا ہے۔

" ث " اور " س " کی مثال (ثُبَاتٌ اور سُبَاتٌ)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ﴿۷۱﴾ (پ ۵، النسآء: ۷۱) **ترجمۂ کنزالایمان:** اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۴۷) **ترجمۂ کنزالایمان:** اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لیے

ثُبَاتٌ کے معنی: تھوڑے تھوڑے اور سُبَاتٌ کے معنی: آرام۔

" ص " اور " س " کی مثال (صَدِیْدٌ اور سَدِیْدٌ)

مِّنْ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍۙ(۱۶) ترجمۂ کنز الایمان: جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا (پ ۱۳، ابرٰھیم:۱۶)

فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا(۹) (پ ۴، النسآء:۹) ترجمۂ کنز الایمان: تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کریں

صَدِیْدٌ کے معنی: پیپ اور سَدِیْدٌ کے معنی: سیدھا

" ح " اور " ہ " کی مثال (مَحْجُوْرٌ اور مَهْجُوْرٌ)

وَ جَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا(۵۳) (پ ۱۹، الفرقان:۵۳) ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا(۳۰) (پ ۱۹، الفرقان:۳۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا

مَحْجُوْرٌ کے معنی: رکا ہوا اور مَهْجُوْرٌ کے معنی: چھوڑا ہوا

" د " اور " ض " کی مثال (دَلَّ اور ضَلَّ)

فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ (پ ۲۲، سبا:۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰىۚ(۲) (پ ۲۷، النجم:۲) ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے

دَلَّ کے معنی: بتایا اور ضَلَّ کے معنی: بہکا

" ذ " اور " ز " کی مثال (ذَرْعٌ اور زَرْعٌ)

ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُؕ(۳۲) (پ ۲۹، الحاقۃ:۳۲) ترجمۂ کنز الایمان: پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرودو

ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ (پ ۲۳، الزمر:۲۱) ترجمۂ کنز الایمان: پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی

ذَرْعٌ کے معنی: ناپ اور زَرْعٌ کے معنی: کھیتی

" ذ " اور " ظ " کی مثال (ذَلَّلَ اور ظَلَّلَ)

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ(۷۲) (پ ۲۳، یٰسٓ:۷۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے اور کسی کو کھاتے ہیں

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰىؕ (پ ۱، البقرۃ:۵۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر مَن اور سلوٰی اُتارا

ذَلَّلَ کے معنی: نرم کیا اور ظَلَّلَ کے معنی: سائبان کیا

" ق " اور " ک " کی مثال (قَلْبٌ اور كَلْبٌ)

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍؕ(۸۹) (پ ۱۹، الشعرآء:۸۹) ترجمۂ کنز الایمان: مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْؕ (پ ۹، الاعراف:۱۷۶) ترجمۂ کنز الایمان: تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے

قَلْبٌ کے معنی: دل اور کَلْبٌ کے معنی: کتا

''ء'' اور ''ع'' کی مثال (اَلِیْمٌ اور عَلِیْمٌ)

وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۲۱) **ترجمۂ کنزالایمان:** اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے

وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (پ ۶، المآئدۃ: ۷۶) **ترجمۂ کنزالایمان:** اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے

اَلِیْمٌ کے معنی: دردناک اور عَلِیْمٌ کے معنی: جاننے والا

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **''نماز کے احکام''** میں فرماتے ہیں: واقعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے بے شمار مدارس بنام **''مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه''** قائم ہیں ان میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دیجاتی ہے نیز بالغان کو عُموماً بعد نمازِ عشاء حُروف کی صحیح ادائیگی کیساتھ ساتھ سنّتوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ **کاش! تعلیمِ قراٰن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش!** ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قراٰن کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قُرآں عام ہوجائے
تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہوجائے (نماز کے احکام، ص ۲۱۱، مکتبۃ المدینہ)

ضروری ھدایات

قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے وقت جہاں بعض جگہوں پر حروف کی تبدیلی سے معنی میں تبدیلی واقع ہوجاتی ہے یونہی زبر، زیر اور پیش کی تبدیلی بھی معنی بدل جانے کا باعث ہوتی ہے، جس میں بعض اوقات نوبت کفر تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ذکر کی جارہی ہیں انہیں پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ذرا سی غلطی سے معنی کس حد تک بدل جاتا ہے۔

نمبر شمار	مقام	صحیح	صحیح ترجمہ	غلط	غلط ترجمہ
1	پارہ 1، سورۃ الفاتحۃ، آیت 6	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	جن پر تو نے احسان کیا	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ	جن پر میں نے احسان کیا
2	پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 124	وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اور جب ابراہیم کو اسکے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا	وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمُ رَبَّهٗ	اور جب ابراہیم نے اپنے رب کو کچھ باتوں سے آزمایا
3	پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 251	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قتل کیا داود نے جالوت کو	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ	قتل کیا جالوت نے داود کو
4	پارہ 16، سورۃ طٰہٰ، آیت 121	وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ	اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی	وَعَصٰۤى اٰدَمَ رَبُّهٗ	اور آدم کے رب سے آدم کے حکم میں لغزش واقع ہوئی

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے اشاعتی ادارے ''**مکتبۃُ المدینہ**'' کا آغاز آج سے تقریباً 25 سال قبل ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ نے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کرنے سے فرمایا۔ بعد میں ''**مکتبۃُ المدینہ**'' کے مزید شعبے بھی قائم ہوئے اور سنتوں بھرے بیانات ومدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں، سی ڈیز اور وی سی ڈیز دنیا بھر میں پہنچنے کے ساتھ ساتھ فقہ وحدیث، تصوف وحکایات پر مشتمل امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ اور دیگر علمائے کرام دامت فیوضھم کی سینکڑوں کتابیں بشمول رسائل زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ اب ''**مکتبۃُ المدینہ**'' قرآن مجید کی طباعت کے بعد ''**کنزالایمان مع خزائن العرفان**'' کی سعادت بھی حاصل کر رہا ہے یقیناً **قرآن پاک** چھاپنے کا کام بہت احتیاط طلب اور مشکل ہے مگر امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کی خواہش پر مجلسِ ''**مکتبۃُ المدینہ**'' نے اس اہم ذمہ داری کو قبول کیا۔

قرآن پاک چھاپنے کے مدنی پھول

جب صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے ترجمۂ قرآنِ پاک کے لیے اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **قرآنِ پاک** چھاپنے کے حوالے سے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس کی طباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ ﴿۱﴾ باوُضُو کاپیوں کو لکھنا، ﴿۲﴾ باوُضُو کاپیوں اور حروفوں کی تصحیح کرنا اور ﴿۳﴾ تصحیح بھی ایسی ہو کہ اعراب نقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ ﴿۴﴾ پریس مین ہمہ وقت باوضو رہے، ﴿۵، ۶﴾ بغیر وضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، ﴿۷﴾ پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور ﴿۸﴾ چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔ (تذکرہ صدرالشریعہ ص۱۷ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو......! اگرچہ فی زمانہ چھپائی کیلئے جدید ترین مشینیں آچکی ہیں، پھر بھی ہم نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے عطا کردہ اِن مدنی پھولوں پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔

مَدنی التجاء:

ہماری ہر ممکنہ کوشش رہی ہے کہ ''**کنزالایمان مع خزائن العرفان**'' کے اس نسخے میں کتابت وغیرہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہ جائے پھر بھی بتقاضائے بشریت خطا ہونا خارج از امکان نہیں، لہٰذا اگر کوئی اسلامی بھائی اس میں کسی بھی قسم کی کیسی ہی غلطی پائے تو پہلی فُرصت میں ''**مکتبۃُ المدینہ**'' پر رابطہ کر کے تحریراً مطلع فرمادے۔

مجلس مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

محکمہ اوقاف حکومت سندھ

تاریخ اجراء 26-8-2008
مقام اجراء حیدرآباد / کراچی

ترتیب نمبر 201
رجسٹریشن نمبر R.A.A- 201

رجسٹریشن سرٹیفکیٹ

تصدیق کی جاتی ہے کہ فرد / کمپنی / پریس مکتبۃ المدینہ - محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی (فیضانِ مدینہ)

کواشاعت قرآن پاک (طباعتی اغلاط سے مبرا) ایکٹ ایل، آئی، وی ۱۹۷۳ء کے تحت بطور 'ناشر قرآن' رجسٹرڈ کرلیا گیا ہے

Syed Mohd
Research & Registration Officer Auqaf
دستخط ناظم اعلیٰ محکمہ اوقاف سندھ

سید محمد عظمت علی
ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر

تصدیق

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

محکمہ اوقاف حکومتِ سندھ نے اس کی تصدیق کی ہے کہ
اس کے متن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

مکتبۃ المدینہ
کی شاخیں
• کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔فون: 021-32203311
• راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ ۔فون: 051-5553765
• لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔فون: 042-37311679
• پشاور: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور اسٹریٹ، صدر۔
• سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔فون: 041-2632625
• خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔فون: 068-5571686
• کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
• نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
• حیدرآباد: فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
• سکھر: فیضان مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
• ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔فون: 061-4511192
• گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔فون: 055-4225653
• اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
• گلزار طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ۔ 048-6007128
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
021-34921389-93 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net
Email: ilmia@dawateislami.net
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286
مدنی چینل
دیکھتے رہیے
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ کتب اعلیٰحضرت